عمران سیریز

رانگ وے





ارشادالعصر جعفری



محترم قارئین

السلام علیکم!

نیا ناول ''رانگ وے'' اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ رانگ وے ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم تھی جس نے اپنے خونی پنجے دنیا کے کئی ممالک میں گاڑے ہوئے تھے اور اس بار عمران اور اس کے ساتھی اسی رانگ وے کے خلاف حرکت میں آئے۔

ڈیئر قارئین۔ آپ عمران کے چاہنے والے ہیں اور اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ آپ کے ہیرو کی رگوں میں چنگیزی خون دوڑ رہا ہے۔ جس کا اظہار عمران کئی موقعوں پر کر چکا ہے اور آپ میں سے بہت سے قارئین یہ بات بھی جانتے ہوں گے کہ جب چنگیز خان مرنے لگا تھا تو اس نے وصیت کی تھی کہ اس کا مقبرہ بے نام و نشان رکھا جائے۔ چنانچہ جن فوجیوں نے چنگیز خان کو دفن کیا انہوں نے اس کی قبر کا کوئی نشان نہیں بنایا اور پھر ہل چلا کر زمین برابر کر دی گئی اور دیگر فوجیوں نے ان تمام فوجیوں کو ہلاک کر دیا تاکہ یہ راز ہمیشہ راز ہی رہے اور واقعی یہ راز آج تک راز

ہے۔ ہزاروں سال گزر چکے ہیں۔ چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کرنے کی کوششیں ہر دور میں ہوئی ہیں اور لاتعداد ٹیموں نے دعوے بھی کئے ہیں لیکن یہ محض دعوے ثابت ہوئے ہیں۔ آج تک کوئی بھی اس راز کونہیں پا سکا کہ منگولوں کا جد امجد کہاں دفن ہے۔

رانگ وے جیسی بین الاقوامی مجرم تنظیم چنگیز خان کے مقبرے کی تلاش میں نکلی تاکہ وہ چنگیز خان کی لاش کی بے حرمتی کر کے ہزاروں سال پرانی کدورتوں اور عداوتوں اور شرمندگیوں کا بدلہ چکا سکے تو چنگیز خان کی قائم کردہ سلطنت کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی کیونکہ وہاں کے حکام رانگ وے کی طاقت سے واقف تھے۔ بہت سوچ و بچار اور معلومات حاصل کرنے کے بعد ان لوگوں نے عمران سے مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ عمران بھی چنگیزی تھا اور جب عمران کو معلوم ہوا کہ رانگ وے اس کے جدامجد کی بے حرمتی کرنا چاہتی ہے تو وہ فوراً ہی اس کے خلاف میدان عمل میں اتر آیا اور پھر کیا، کیا واقعات پیش آئے اور کن، کن ہنگاموں نے جنم لیا یہ تو آپ کو ناول پڑھنے پر ہی معلوم ہو گا اور میں آپ سے یہاں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں کہ میں آپ کو ایک منفرد موضوع پر یادگار ناول پیش کر رہا ہوں جو یقیناً آپ کے اعلیٰ ذوق پر پورا اترے گا۔ میری آپ سے صرف ایک ہی گزارش ہے کہ ناول پڑھنے کے بعد آپ اپنی پسند اور ناپسند سے مجھے ضرور آگاہ کیجئے گا کیونکہ ناول مارکیٹ میں آنے کے بعد مجھے آپ کے خطوط کا

شدت سے انتظار رہتا ہے اور یہ آپ کے خطوط ہی ہیں جو مجھے بہتر سے بہتر لکھنے پر مجبور کرتے ہیں اور میرا حوصلہ بھی بڑھاتے ہیں۔تو آپ میرا حوصلہ بڑھاتے رہیئے اس سے یقیناً آپ کو اچھے ناول پڑھنے کو ملیں گے۔ انشاء اللہ اگلے ناول میں پھر ملیں گے۔ ڈھیر ساری باتوں کے ساتھ۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

ارشاد العصر جعفری

عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا حالانکہ عمران نے سلیمان کو تاکید کی ہوئی تھی کہ وہ فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند رکھا کرے اور سلیمان اس کی ہدایت پر عمل بھی کرتا تھا لیکن آج نجانے کیوں اس نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا تھا عمران فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور پھر ڈرائینگ روم میں آتے ہی وہ چونک پڑا کیونکہ سلیمان فرش پر گرا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے اس کے قریب پہنچا اور اس نے سلیمان کے قریب بیٹھ کر اس کا جائزہ لیا اور پھر اطمینان کا سانس لیا کیونکہ سلیمان کے جسم پر کوئی زخم وغیرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ عمران نے سلیمان کی نبض دیکھی اس کی نبض تیز چل رہی تھی اور اس کا ہاتھ بھی گرم محسوس ہو رہا تھا۔

''اوہ۔ سلیمان کو بخار ہو رہا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سلیمان کو فرش سے اٹھا کر تھری سیٹر

صوفے پر لٹایا اور ٹیلی فون کی طرف بڑھا تا کہ فون کر کے ڈاکٹر کو بلا لیا جائے۔ ابھی وہ فون کے قریب پہنچا ہی تھا کہ ڈور بیل بج اٹھی۔ ٹیلی فون رسیور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ رک گئے اور وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔

''السلام علیکم''...... جیسے ہی عمران نے دروازہ کھولا اسے آواز سنائی دی۔

''وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ''...... عمران نے سلام کا جواب دیا اور دروازے پر موجود شخص کو دیکھا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا جس نے شیروانی اور جناح کیپ پہنی ہوئی تھی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور ہاتھ میں تھیلہ تھا۔

''غالباً آپ علی عمران صاحب ہیں''...... اس ادھیڑ عمر شخص نے علی عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''غالباً نہیں جناب میں یقیناً علی عمران ہی ہوں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے حکیم لودھی کہتے ہے اور مجھے آغا علی سلیمان پاشا صاحب نے فون کر کے بتایا ہے کہ وہ صاحب فراش ہیں نصیب دشمناں اب ان کی طبعیت کیسی ہے''...... ادھیڑ عمر شخص نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا تو عمران نے طویل سانس لیا۔

''تشریف لے آیئے''...... عمران نے اس کے لئے راستہ چھوڑتے ہوئے کہا تو وہ اندر آ گیا۔ پھر وہ دونوں ڈرائینگ روم

میں آ گئے جہاں سلیمان ایک صوفے پر پڑا ہوا تھا۔

''یہ کچھ دیر پہلے تک صاحب فرش تھا پھر میں نے اسے فرش سے اٹھا کر صوفے پر لٹا دیا''...... عمران نے حکیم لودھی سے کہا۔

''صاحب فرش ۔ میں کچھ سمجھا نہیں علی عمران صاحب''...... حکیم لودھی حیران ہوتے ہوئے بولا۔

''یہ بھی آپ ہی نے تو کہا ہے کہ سلیمان نے آپ کو فون کر کے بتایا ہے کہ یہ صاحب فرش ہے''...... علی عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ صاحب فرش نہیں صاحب فراش۔ جس کا مطلب ہے طبعیت کا ناساز ہونا یعنی انسان کا بیمار ہونا''...... حکم لودھی نے اس انداز میں کہا جیسے ایک استاد اپنے کسی نالائق شاگرد کو سمجھاتا ہے۔

''اچھا۔ میں سمجھا آپ فرش کو فراش کہہ رہے ہیں''...... عمران نے بدستور معصوم سے لہجے میں کہا۔

حکیم لودھی نے اس سے مزید بات نہ کی۔ اس نے سلیمان کا ہاتھ پکڑا اور اس کی نبض پر انگلی رکھ کر بیٹھ گیا چار پانچ منٹ بعد اس نے سلیمان کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا اور اس ہاتھ کی بھی نبض دیکھنے لگا۔

''ان کی یہ حالت کب سے ہے''...... حکیم لودھی نے کچھ دیر بعد سلیمان کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

''مجھے تو نہیں معلوم حکیم صاحب۔ میں کچھ دیر پہلے ہی فلیٹ

میں آیا ہوں اس وقت یہ اسی حالت میں فرش پر پڑا ہوا تھا۔ ویے اسے ہوا کیا ہے''...... عمران نے حکیم لودھی سے کہا۔

''آغا سلیمان پاشا صاحب کو بہت سارے امراض لاحق ہو چکے ہیں''...... حکیم لودھی نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میں سلیمان کی طرف سے مایو ہو جاؤں''...... عمران نے پریشان لہجے میں کہا۔

''نہیں جناب۔ مایوسی تو گناہ ہیں اور حکیم لودھی کے پا سوائے موت کے ہر مرض کا علاج موجود ہے سلیمان صاحب جتنے بھی مرض ہیں ان کا ایک بہترین علاج ہے میرے پاس''۔ حکیم لودھی نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے حکیم صاحب۔ آپ اس کا علاج کریں''۔ عمران نے حکیم لودھی سے کہا۔

''ابھی تو میں انہیں دوائی کی ایک پڑیا دے دیتا ہوں جس سے یہ ہوش میں آجائیں گے اور ان کی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔ ان کا مستقل علاج آپ بعد میں کرائیے گا اور ہاں اگر آپ نے ان کا مستقل علاج نہ کرایا تو پھر ان کی زندگی خطرے سے دوچار جائے گی''...... حکیم لودھی نے کہا اور پھر اس نے اپنے تھیلے میں سے ایک پڑیا نکالی۔ پڑیا کھولنے کے بعد اس نے سلیمان کا منہ کھو اور پڑیا اس کے منہ میں ڈال دی۔

''حکیم صاحب۔ میں بھلا اس کا مستقل علاج کیوں نہیں

کراؤں گا۔ آپ اس کا مستقل علاج شروع کیجئے اور خرچے کی فکر مت کیجئے۔ جتنی رقم آپ کہیں گے آپ کو مل جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''جناب علی عمران صاحب۔ میں تو ان کا علاج صرف تجویز کر سکتا ہوں علاج کرنا آپ کے اختیار میں ہے کیونکہ انہیں جتنے بھی مرض لاحق ہوئے ہیں اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے اور ظاہری سی بات ہے کہ وہ وجہ آپ ہی دور کر سکتے ہیں''...... حکیم لودھی نے عمران سے کہا اور ایک بار پھر سلیمان کی نبض دیکھنے لگا۔

''جی فرمایئے میں اس کے لئے کیا کر سکتا ہوں اور اس کے امراض کی وجہ کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آہ۔ اس بے چارے کی عمر بہت ہو چکی ہے اور آپ یہ بات یقیناً جانتے ہوں گے کہ انسان کی عمر زیادہ ہو جائے اور اس کی شادی نہ ہو سکے تو وہ انسان بیماریوں کا گھر بن جاتا ہے۔ اب یہ بیچارہ بھی بیماریوں کا گھر بن چکا ہے اس کی شادی ہو گی تو بیماریاں ختم ہوں گی ورنہ بیماریاں اسے ختم کر دیں گی''...... حکیم لودھی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ تو عمران نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا۔

''آپ ٹھیک فرما رہے ہیں حکیم صاحب۔ لیکن سلیمان کے لئے کوئی اچھا رشتہ ہی نہیں ملتا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آغا سلیمان پاشا صاحب بہت ہی اچھے انسان ہیں انہیں بھلا رشتوں کی کیا کمی ہو سکتی ہے''...... حکیم لودھی نے کہا۔

''آپ سلیمان کو کب سے جانتے ہیں''...... عمران نے حکیم لودھی سے پوچھا۔

''بہت عرصے سے۔ سلیمان صاحب ہر ماہ مجھے باقاعدگی سے ایک معقول رقم دے جاتے ہیں ان مریضوں کی دوائی کے لئے جو غریب ہوں تا کہ میں انہیں مفت دوائی دے سکوں میں ہر ماہ کئی مستحق مریضوں کو مفت دوائی دیتا ہوں اور وہ مریض یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کے علاج کا خرچہ کون برداشت کرتا ہے''...... حکیم لودھی نے کہا تو عمران نے اسے غور سے دیکھا۔

''آپ۔ آپ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں''...... حکیم لودھی نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

''آپ واقعی حکیم ہیں یا سلیمان نے آپ کو حکیم بنایا ہے''۔ عمران نے حکیم لودھی سے پوچھا۔

''یہ واقعی حکیم صاحب ہیں''...... سلیمان نے اچانک آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ بیٹھا۔

''ہوں۔ تو تم دونوں مجھے بے وقوف بنا رہے تھے''...... عمران نے سلیمان کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں صاحب۔ اس میں حکیم صاحب کا کوئی قصور نہیں۔ میں تو اکثر ان سے جا کر اپنے کسی نہ کسی مرض کا ذکر کرتا رہتا ہوں اور وجہ بھی یہی بتاتا ہوں کہ شادی نہ ہونے کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے حکیم صاحب تو بہت ہی نرم دل انسان ہیں اور ہر نیک اور دیندار

انسان کی طرح ان کی بھی خواہش ہے کہ میری شادی ہو جائے اس لئے میری ہمدردی میں یہ یہاں آ گئے ہیں۔ میں نے فون کر کے انہیں اپنی بیماری کی اطلاع دی تھی''...... سلیمان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اچھا۔ کسی انسان کے نیک اور دیندار ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ دل میں تمہاری شادی کی خواہش رکھے''...... عمران نے بدستور سلیمان کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں صاحب۔ نیک اور دیندار انسان تو یہ چاہتے ہیں کہ ان کا مسلمان بھائی نکاح پڑھوا کر اچھی اور خوبصورت زندگی گزارے اور اپنا جنازہ جائز کرائے اور آپ جانتے تو ہیں کہ کنوارے کا جنازہ جائز بھی نہیں ہے''...... سلیمان نے عمران کے سامنے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارا جسم کیوں گرم ہو رہا تھا۔ کیا یہ حکیم صاحب کی کسی پڑیا کا کمال ہے''...... عمران نے سلیمان سے کہا۔

''نہیں حکیم صاحب تو اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ بھی میرا اپنا کمال ہے''...... سلیمان نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میرا تو کوئی قصور نہیں۔ سلیمان صاحب نے مجھے فون کر کے بلایا تو میں آ گیا اور اس سے قبل یہ مجھے بتاتے تھے کہ انہیں فلاں تکلیف ہے فلاں بیماری ہے اور یہ سب امراض شادی نہ ہونے کی وجہ سے ہیں''...... حکیم لودھی نے عمران کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔

''تو پھر آپ کیسے حکیم ہیں کہ مرض کی تشخیص نہیں کرتے مریض جو کچھ بتائے اس پر یقین کر لیتے ہیں''...... عمران نے حکیم لودھی سے کہا تو شرمندہ سا نظر آنے لگا۔

''بس جناب۔ آج کل تو ایسے ہی چلتا ہے ہم مریض کا حال سن کر ہی دوا تجویز کر دیتے ہیں اب وہ پہلے والے حکیم کہاں رہے کہ باپردہ خاتون کی نبض پر دھاگہ بندھوا کر دھاگے سے ہی نبض کی حرکت محسوس کر کے مرض تشخیص کر لیا کرتے تھے''...... حکیم لودھی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''سلیمان۔ حکیم صاحب کو عزت و احترام کے ساتھ ان کے مطب پر چھوڑ آؤ''...... عمران سے سلیمان سے کہا۔

''آپ تکلیف نہ کریں، جناب۔ میں خود چلا جاؤں گا''...... حکیم لودھی نے کہا اور اٹھنے لگا۔ اٹھنے کے بعد وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ سلیمان بھی اس کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا تاکہ اس کے جانے کے بعد بیرونی دروازہ بند کر دے۔ حکیم لودھی ڈرائنگ روم کے دروازے تک پہنچ کر رکا اور پھر اس نے عمران کی طرف دیکھا۔

''جناب میرا مشورہ تو یہی ہے کہ آپ سلیمان صاحب کا نکاح پڑھوا ہی دیں''...... حکیم لودھی نے کہا اور پھر ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر ڈرائنگ روم سے باہر چلا گیا۔ سلیمان بھی اس کے پیچھے

چلا گیا چند لمحوں بعد عمران کو بیرونی دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی اور پھر اس کے موبائل فون کی بیل بجنے لگی۔ عمران نے جیب سے موبائل نکال کر دیکھا سکرین پر نمبر دیکھ کر وہ چونک پڑا کیونکہ سکرین پر سرداور کی کوٹھی کے نمبر فلیش ہو رہے تھے۔

''السلام علیکم۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''وعلیکم السلام عمران بیٹے۔ میں داور بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

''جی انکل۔ آج آپ کو نالائق بھتیجا کیسے یاد آ گیا''...... عمران نے شوخ لہجے میں سرداور سے کہا۔

''میری نظر میں تو تم جیسا لائق نوجوان پوری دنیا میں نہیں ہے۔ بہرحال اگر تمہارے پاس وقت ہو تو میری کوٹھی پر آ جاؤ۔ آج میں کوٹھی پر ہوں اور دل چاہتا ہے کہ تم سے باتیں کی جائیں''۔ سرداور نے کہا۔

''لگتا ہے کہ آپ کا آنٹی سے جھگڑا ہو گیا ہے اس لئے آپ اداس ہیں اور مجھ سے باتیں کر کے یہ اداسی دور کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھا جا چکا تھا۔ عمران نے رسیور کو گھور کر دیکھا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''صاحب۔ چائے بنا کر لے آؤں''...... جیسے ہی عمران نے

رسیور رکھا سلیمان نے ڈرائینگ روم میں آ کر اس سے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے سرداور نے بلایا ہے اور میں ان سے ملنے جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا تقریباً بیس منٹ بعد وہ سرداور کی کوٹھی کے ڈرائینگ روم میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ سرداور بھی اس کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

''انکل۔ آنٹی نظر نہیں آ رہیں''...... عمران نے چائے پینے کے دوران سرداور سے پوچھا۔

''تمہاری آنٹی آج ہی گاؤں گئی ہیں''...... سرداور نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''میرا خدشہ صحیح نکلا۔ آنٹی آپ سے ناراض ہو کر گاؤں چلی گئی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر اب مجھے کیا کرنا چاہئے''...... خلاف توقع سرداور نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ قیس نے کیا یا جو کچھ پنوں نے کیا۔ آپ کو بھی وہی کرنا چاہئے''...... عمران نے سرداور سے کہا۔

''اور ان صاحبان نے کیا کیا تھا''...... سرداور نے عمران سے پوچھا۔

''حضرت قیس اپنی لیلیٰ کی جدائی میں جنگلوں میں نکل گئے اور پنوں صحراؤں میں بھٹک گیا''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ اچھا۔ وہ لیلیٰ مجنوں والا قصہ ہے لیکن عمران بیٹے میں تو

مجنوں نہیں ہوں''...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ یہ بتائیں آنٹی آپ سے کیوں ناراض ہوئیں''۔ عمران نے سرداور سے کہا۔

''عمران بیٹے۔ ہماری عمر ایسی نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے سے ناراض ہوں اور پھر ایک دوسرے کو مناتے پھریں۔ یہ چونچلے تمہاری عمر کے لوگوں کو اچھے لگتے ہیں۔ اسی لئے تم جلدی سے شادی کر لو تاکہ کوئی تم سے اور تم کسی سے روٹھ سکو اور پھر منا سکو''...... سرداور نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''آج تو آپ بہت رومانٹک قسم کی باتیں کر رہے ہیں انکل۔ میں تو آج تک آپ کو محض سائنس دان ہی سمجھتا رہا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بھئی سکول کالج اور یونیورسٹی کا زمانہ تو ہم نے بھی دیکھا ہے اور آج تم عمر کے جس حصے سے گزر رہے ہو میں بھی اس حصے سے گزرا ہوں''...... سرداور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خالی کپ میز پر رکھ دیا اور پھر اس نے چھت کی طرف دیکھا کیونکہ پنکھا بند ہو گیا تھا جس کا مطلب تھا کہ بجلی کی سپلائی منقطع ہو گئی ہے۔

''انکل۔ آپ کی کالونی میں بھی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے''۔ عمران نے سرداور سے پوچھا۔

''ہم بھی پاکیشیائی شہری اور عام انسان ہیں کوئی سپریئر مخلوق

نہیں ہیں کہ ہمیں لوڈشیڈنگ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے''...... سرداور نے کہا۔

''آپ بجلی کے اس بحران کا کوئی حل سوچیں نا''...... عمران نے سرداور سے کہا۔

''حکومتی سطح پر اقدامات ہو تو رہے ہیں دیکھو کیا بنتا ہے''۔ سرداور نے کہا۔

''انکل آپ سائنس دان ہیں اور ہمارا ملک ایٹمی پاور بھی ہے آپ اٹیمک انرجی کو استعمال کیوں نہیں کرتے''...... عمران نے کہا۔

''اٹیمک انرجی ہماری دفاعی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ ابھی ہمارے پاس اتنی اٹیمک انرجی نہیں ہے کہ ہم اس سے الیکٹرک سٹی تیار کرسکیں۔ ہاں ہمارے پاس اگر سلور سٹون ہوتا تو ہمارے پاس موجود اٹیمک انرجی دفاعی اور بجلی دونوں ضرورتوں کو پورا کر دیتی''۔ سرداور نے کہا۔

''سلور سٹون۔ یہ کیا چیز ہے۔ میں تو نام بھی پہلی بار سن ر ہوں''...... عمران نے سرداور سے پوچھا۔

''دراصل سلور سٹون ایک پتھر ہی ہے اور یہ شاید اس وقت دن میں کہیں نہیں ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ اٹیمک انرجی کی پا میں ہزاروں گنا اضافہ کر دیتا ہے اگر ہمارے پاس دوسو گرام وز کے برابر سلور سٹون ہو تو ہم دوسو سال تک اپنی توانائی کی ضرورتی پوری کر سکتے ہیں اور یہ تحقیق ہمارے ہی ایک ساتھی سائنس دا

اکبر جامی کی ہے''...... سرداور نے کہا۔

''ابھی آپ نے کہا کہ شاید سلور سٹون اس دنیا میں ہے ہی نہیں اور جو چیز اس دنیا میں نہیں ہے اس کا کیا غم کرنا، توانائی کے دوسرے ذرائع تلاش کرنے چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے حکومت اس مسئلے کے حل کے لئے کوشاں ہے امید ہے کہ وہ اس مسئلے پر جلد ہی قابو پا لے گی''۔ سرداور نے کہا تو عمران نے سر ہلایا اور اسی وقت بجلی کی سپلائی بحال ہو گئی اور پنکھا بھی چلنے لگا۔

''آج آپ نے مجھے یاد کیا۔ کیا کوئی خاص بات ہے''۔ عمران نے سرداور سے پوچھا۔

''نہیں۔ کوئی خاص بات تو نہیں تھی۔ بس اسی سلور سٹون کا ذکر کرنا تھا''...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران سمجھ گیا کہ سرداور اس سے کیا چاہتے ہیں۔

''آپ چاہتے ہیں کہ اگر سلور سٹون کہیں سے دستیاب ہو سکتا ہو تو میں وہ حاصل کروں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں عمران بیٹے۔ میری دلی خواہش تو یہی ہے اگر سلور سٹون کہیں سے مل جائے تو ہمارا ملک توانائی کے معاملے میں سپر پاور سے بھی آگے نکل سکتا ہے''...... سرداور نے کہا۔

''میں معلومات حاصل کروں گا اگر سلور سٹون کہیں موجود ہوا تو اسے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اب مجھے اجازت دیجئے''۔

عمران نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔

''تمہارا شکریہ عمران بیٹے۔ تم میرے بلانے پر دوڑے چلے آئے''...... سرداور نے عمران کا شکریہ ادا کیا۔

''انکل۔ میں خود دوڑا دوڑا نہیں آیا بلکہ کار دوڑاتا ہوا آیا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی بات سن کر سرداور بھی مسکرانے لگے۔ پھر عمران انہیں اللہ حافظ کہہ کر باہر آ گیا چند لمحوں بعد اس کی کار مین روڈ پر پہنچ گئی۔ وہ اب دانش منزل جا رہا تھا۔ تقریباً بیس بائیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ جیسے ہی وہ دانش منزل کے کنٹرول روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ رسمی سلام دعا کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ بلیک زیرو چائے بنانے کے لئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی ٹرے تھی جس میں چائے کے دو کپ رکھے ہوئے تھے۔ ایک کپ اس نے عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

''عمران صاحب۔ آج آپ بڑے دنوں کے بعد دانش منزل آئے ہیں''...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آج کل چونکہ راوی نے قسمت میں چین ہی چین لکھ دیا ہے اس لئے خود بھی سکون سے رہتا ہوں اور دوسروں کو بھی سکون سے رہنے دیتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واقعی عمران صاحب۔ ٹیم کو فارغ رہتے ہوئے کئی دن ہو گئے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ سب تمہاری دہشت کا کمال ہے کہ مجرم اور سیکرٹ ایجنٹ اب پاکیشیا آنے سے کترانے لگے ہیں''...... عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا۔

''مجھے کون جانتا ہے عمران صاحب۔ دہشت تو آپ کے نام کی ہے''...... جواب میں بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ دنیا میں جتنی بھی دہشت ہے میرے نام سے ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ بین الاقوامی مجرم اور سیکرٹ ایجنٹ پاکیشیا کا رخ نہیں کرتے اور ہماری ٹیم فارغ رہ رہ کر بوریت کا شکار ہو جاتی ہے''...... بلیک زیرو نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہمارے ساتھی آج کل بور نہیں ہو رہے بلکہ خوب سیر و تفریح کر رہے ہیں اور لائف انجوائے کر رہے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ ٹیم آج کل فارغ ہے انہیں کوئی ریفریشر کورس نہ کرا دیا جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ریفریشر کورس یعنی سرکاری فنڈ ٹھکانے لگانے کا معقول جواز۔ اوکے۔ کسی کورس کا انتظام کر لو''...... عمران نے اثبات میں سر

ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خالی کپ میز پر رکھ دیا اور اس کے بعد وہ اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھا۔ کچھ دیر بعد وہ لائبریری سے واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک موٹی سی کتاب تھی۔

''عمران صاحب۔ یہ تو پتھروں سے متعلق کتاب ہے۔ کیا اب آپ پتھروں پر ریسرچ کرنے لگے ہیں''...... بلیک زیرو نے عمران کے ہاتھ میں موجود کتاب کا سرورق دیکھتے ہوئے کہا۔

''پتھروں پر ریسرچ ہوتی رہتی ہے کچھ پتھر راستوں کے ہوتے ہیں جن کی قسمت میں ٹھوکریں ہوتی ہیں۔ کچھ پتھر ایسے ہوتے ہیں جو محلوں میں سجائے جاتے ہیں اور کچھ پتھر ایسے ہوتے ہیں جو دلوں میں بسائے جاتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ فہرست دیکھنے لگا۔

''لگتا ہے آپ کے دل میں بھی کوئی پتھر کا صنم بسیرا کر چکا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جن دلوں پر تمہاری دہشت کے پہرے لگے ہوں ان دلوں میں پتھر کے صنم کہاں بسیرا کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو اپنی اور سرداور کی ملاقات کی تفصیل بتا دی۔

''کیا اب آپ سلور سٹون کو تلاش کرنا چاہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''پہلے تو میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تاریخ میں اس پتھر کا کہیں ذکر ہوا بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''سرداور نے اس کا ذکر کیا ہے تو لازماً اس کا وجود بھی ضرور کہیں ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں اسی لئے تو میں پتھروں کی تاریخ نامی یہ ضخیم کتاب اٹھا لایا ہوں۔ اگر کسی بھی دور میں یہ پتھر موجود رہا ہو گا تو اس کا ذکر ضرور مل ہی جائے گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس کی نظر فہرست میں ایک عنوان پر ٹھہر گئی۔ عنوان دیکھنے کے بعد عمران کتاب کے صفحے پلٹنے لگا۔

رانگ وے کی دہشت صرف شوگران میں ہی نہیں تھی بلکہ دنیا کے اکثر ممالک کے لوگ اس تنظیم کا نام سن کر ہی خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ رانگ وے شوگران کی ایک مجرم تنظیم تھی جو ہر قسم کی مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث تھی۔ اس کے کئی سیکشن تھے اور ہر سیکشن کا اپنا الگ کام تھا۔ ہر طرح کی اسمگلنگ، تخریبی کارروائیاں، حکومتی رازوں کی چوری، حکومتیں گرانے کی کارروائیاں، بین الاقوامی شخصیات کے قتل اور دیگر ہمہ قسم کی مجرمانہ سرگرمیاں، یہ تنظیم ہر کام اتنی تیزی، دلیری اور راز داری سے کرتی تھی کہ کوئی اس کے مقابل ٹھہر ہی نہیں سکتا تھا اور یہ تنظیم اتنی خفیہ تھی کہ شوگرانی ادارے اس کا سراغ ہی نہیں لگا پاتے تھے۔

رانگ وے کا چیف وانگ لی تھا جو بظاہر ایک بزنس مین تھا۔ اس کا سونے کا بزنس پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا اور شوگران کے اعلیٰ طبقے میں اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

فوجی اور سول افسروں میں اس کا بہت اثر و رسوخ تھا۔ وانگ لی کاروباری حلقوں میں وانگ لی اور تنظیم میں چیف وے کے نام سے جانا جاتا تھا اور تنظیم میں وہ صرف نام سے پہچانا جاتا تھا کیونکہ سوائے اس کے اسٹنٹ لی پو کے اسے اور کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ اس کی آواز کو تنظیم کے تمام کارکن پہچانتے تھے۔

ہلز روڈ پر اس کی بہت بڑی کوٹھی تھی جس کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں اس کا بزنس آفس تھا جبکہ دوسرے حصے میں اس کی رہائش تھی دونوں حصوں میں ہر وقت مسلح افراد کا پہرہ رہتا تھا اس کے علاوہ سائنسی بنیادوں پر بھی اس کوٹھی کے سیکورٹی انتظامات کئے گئے تھے۔ وانگ لی کے بیڈ روم سے ایک خفیہ راستہ رانگ وے کے ہیڈکوارٹر جاتا تھا اور وہ ہیڈکوارٹر جس کوٹھی میں تھا وہ کوٹھی وانگ لی کی رہائشی کوٹھی سے دس کوٹھیوں کے بعد تھی۔

وانگ لی اپنے بیڈ روم سے اس خفیہ راستے کے ذریعے رانگ وے کے ہیڈکوارٹر میں اپنے آفس میں پہنچ جاتا اور پھر آفس سے اپنے بیڈ روم میں آجاتا تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ چیف وے آفس میں کہاں سے آیا اور کہاں غائب ہو گیا۔ اس کی کوٹھی اور رانگ وے کے ہیڈکوارٹر کے درمیان یہ خفیہ راستہ سرنگ نما تھا۔ اس سرنگ میں کئی جگہ سیاہ دیواریں تھیں۔ وانگ لی جب ان دیواروں کے قریب پہنچتا تو کلائی میں موجود گھڑی کے بٹن کو دباتا

تھا جس سے دیوار میں خلاء پیدا ہو جاتا تھا اور وانگ لی اس خلاء سے گزر جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اجنبی کسی طرح سرنگ میں داخل ہو جاتا تو اس پر فوری طور پر بے ہوش ہوجانے والی گیس فائر ہو جاتی تھی اور گیس فائر کا یہ انتظام خودکار سسٹم کے تحت تھا۔ ویسے بھی اس کے بیڈ روم اور آفس میں کسی اجنبی کا داخلہ ممکن ہی نہ تھا۔ اپنے سیکورٹی انتظامات کی وجہ سے وہ خود کو ناقابل تسخیر سمجھتا تھا۔ وانگ لی جب اپنے بیڈ روم سے اپنی تنظیم کے آفس میں آتا تھا تو ماسک میک اپ کر لیتا تھا اور اس وقت بھی وہ اپنے تنظیم آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ انٹرکام کی بیل بجنے لگی۔

''یس''...... وانگ لی نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نہایت ہی کرخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ لی پو صاحب آئے''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ بھیج دو''...... اس نے بدستور کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ دو سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور لی پو اندر آ گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں وانگ لی کو سلام کیا لیکن اس نے لی پو کے سلام کا جواب دینا گوارہ نہ کیا۔ البتہ اس نے لی پو کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کس لئے آئے ہو لی پو تم''...... وانگ لی نے اپنے مخصوص

کرخت انداز میں لی پو سے پوچھا۔

''چیف وے۔ ایکریمیا کی ایک تنظیم ہے ہارڈ اینڈ ہارڈ۔ آپ نے نام سنا ہوگا''...... لی پو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں سنا ہوا ہے۔ آگے بولو''...... وانگ لی نے بدستور کرخت لہجے میں لی پو سے کہا۔

''چیف وے۔ ہارڈ اینڈ ہارڈ کا چیف اینجلو آپ سے ملنا چاہتا ہے''...... لی پو نے کہا۔

''اسے معلوم نہیں ہے کہ میں کسی سے نہیں ملتا''...... وانگ لی نے سخت لہجے میں کہا۔

''چیف وے۔ اسے معلوم ہے لیکن اس نے مجھ سے خصوصی طور پر درخواست کی ہے اور میری خواہش بھی یہی ہے کہ آپ اس سے مل لیں کیونکہ وہ ہم سے کروڑوں ڈالرز کی ڈیل کرنا چاہتا ہے''۔ لی پو نے کہا۔

''تو تم ڈیل کر لو یہ سارے معاملات تو تم سنبھالتے ہو''۔ وانگ لی نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ یہ معاملہ مختلف نوعیت کا ہے اور نہایت دلچسپ بھی۔ اسی لئے میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ آپ مسٹر اینجلو سے مل لیں''...... لی پو نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اس وقت مسٹر اینجلو کہاں ہے''...... وانگ لی نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''چیف وہ دس منٹ میں پوائنٹ ون پر پہنچ جائے گا''...... لی پو نے وانگ لی سے کہا۔

''او کے۔ تم پوائنٹ ون پر پہنچ جاؤ میں آ تا ہوں''...... وانگ لی نے لی پو سے کہا۔ لی پو فوراً ہی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں وانگ لی کو سلام کیا اور پھر آفس سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر نکلنے کے بعد وانگ لی نے دیوار پر لگے ہوئے چند بٹنوں میں سے دو بٹن پریس کئے تو دروازے پر لگا ہوا سبز بلب بند ہو گیا اور سرخ بلب جل اٹھا۔ اس طرح دروازے کے بیرونی طرف بھی دو بلب لگے ہوئے تھے۔ وہاں بھی سبز بلب آف اور سرخ بلب آن ہو گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ اب چیف وے اپنے آفس میں موجود نہیں ہے۔

اس کے بعد اس نے کمپیوٹر کے کی بورڈ پر بھی انگلیاں چلائیں اور سکرین کو دیکھنے لگا۔ سکرین پر ایک عبارت ابھری تو اس نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا اب اس کمرے کو باہر سے نہیں کھولا جا سکتا تھا۔ یہ کمرہ ہر طرح سے سیل ہو گیا تھا اس کے بعد اس نے رسٹ واچ پر لگے دو بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا تو کرسی کے قریب ہی فرش پر ایک خلا پیدا ہو گیا اور سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دینے لگیں اس نے خلا میں موجود پہلی سیڑھی پر قدم رکھا جب وہ تیسری سیڑھی پر پہنچا تو اوپر خلا بند ہو جانے کے باوجود روشنی اور آکسیجن کی کمی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ بہت سی سیڑھیاں اترنے کے

بعد وہ نیچے پہنچ گیا۔

اب سرنگ نما راستہ تھا وہ اس راستے پر چلنے لگا۔ پھر تقریباً تیس منٹ بعد وہ پوائنٹ ون پر پہنچ گیا پوائنٹ ون ایک فائیو سٹار ہوٹل تھا جس کا نام پیس ہوٹل تھا۔ اس ہوٹل کا مالک لی پو تھا۔ اس ہوٹل کے تمام ملازم رانگ وے کے کارکن تھے۔ یہ ہوٹل ایک مجرم تنظیم کا تھا لیکن اس کی حقیقت سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔ اس ہوٹل کا انتظام اور سروس دیگر فائیو سٹار ہوٹلوں سے بھی اچھی تھی۔ اسی ہوٹل کے ایک کمرے میں لی پور اور اینجلو موجود تھے۔ وانگ لی بھی میک اپ میں آیا تھا اور اس میک اپ سے لی پو بھی واقف نہیں تھا۔ اس لئے جیسے ہی وانگ لی کمرے میں داخل ہوا تو لی پو نے اسے حیرت اور سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''لی پو۔ مسٹر اینجلو کی کوئی خدمت بھی کی ہے یا نہیں''۔ وانگ لی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو لی پو چونک پڑا اور پھر اس نے مطمئن انداز میں اپنا سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی وہ وانگ لی کے احترام میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر اینجلو بھی کھڑا ہو گیا اور پھر وانگ لی نے اینجلو سے ہاتھ ملایا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یس چیف۔ ہارڈ ہارس مسٹر اینجلو کی فیورٹ شراب ہے اور وہ انہیں پیش کر دی گئی ہے''...... لی پو نے مؤدبانہ لہجے میں وانگ لی سے کہا تو اس نے میز پر رکھی ہوئی دنیا کی قیمتی شراب ہارڈ ہارس کی

بوتل دیکھی جو نصف سے زیادہ خالی ہو چکی تھی۔

''یس مسٹر اینجلو۔ آپ کس لئے مجھ سے ملاقات کے خواہش مند تھے''...... وانگ لی نے اینجلو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''مسٹر چیف وے۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا اب بھی آپ کی قوم منگولوں سے خوفزدہ ہے''...... اینجلو نے کہا۔

''کیا مطلب ہے تمہارا''...... وانگ لی نے اینجلو کی بات سن کر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری۔ میرا مقصد آپ کو ناراض کرنا نہیں ہے۔ میں آپ سے اربوں ڈالرز کی ڈیل کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق منگولوں سے ہی ہے اور آج سے ہزاروں برس پہلے آپ کی قوم نے منگولوں کے حملوں سے بچنے کے لئے دو ہزار چار سو ستر کلو میٹر طویل دیوار تعمیر کرائی۔ شاید وہ نفسیاتی خوف اب بھی موجود ہو''...... اینجلو نے نہایت ہی نرم لہجے میں وانگ لی سے کہا۔

''اس ہوٹل میں ہم جس سے ملتے ہیں اسے مہمان سمجھتے ہیں اور پوری دنیا میں ہماری مہمان نوازی مشہور ہے۔ کاش میں نے تمہیں یہاں نہیں کسی اور جگہ ملنے کا وقت دیا ہوتا تو تم دوسرا سانس نہ لے سکتے''...... وانگ لی نے بدستور غراتے ہوئے کہا۔

''چیف وے۔ میں نے آپ سے معذرت کی ہے اور بتایا ہے کہ میرا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ میں آپ کو ناراض کروں۔ میں آپ کو بہادر، جری اور اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک سمجھتا ہوں۔ تبھی تو

آپ سے ایک کام لینا چاہتا ہوں جو کہ نہایت ہی خطرناک اور جان لیوا ہے''...... اینجلو نے کہا۔

''پھر ہزارہا سال پرانی باتیں کرنے کا کیا مقصد ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہزارہا سال پہلے منگول ایک عظیم قوم تھی۔ ان کی سلطنت بہت عظیم تھی اور یہ قوم جس طرف جاتی تھی تباہیاں پھیلا دیتی تھی۔ شوگرانی قوم نے انہی کے حملوں سے بچنے کے لئے یہ دیوار تعمیر کی تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس وقت خوفزدہ تھے یا آج خوفزدہ ہیں۔ آج ہم عظیم قوم ہیں اور ہمارے سامنے دنیا کی کوئی بھی دوسری قوم عظیم نہیں ہے یہاں تک کہ دنیا کا طاقتور ترین اور سب سے زیادہ باوسائل ملک بھی ہم سے ڈرتا ہے''...... وانگ لی نے تکبر بھرے لہجے میں کہا۔

''میں یہ باتیں جانتا ہوں اور میں نے یہ جو گفتگو کی ہے اس لئے کی ہے کہ کہیں آپ میرا کام کرنے سے انکار تو نہیں کر دیں گے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ میرا کام ضرور کریں گے''۔ اینجلو نے کہا۔

''تم کام بتاؤ۔ پھر میں فیصلہ کروں گا کہ یہ کام کرنا چاہئے یا نہیں''...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا۔ اینجلو کی بات سن کر بھی اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا اس لئے اس کے لہجے میں کرختگی موجود تھی۔

''آپ نے چنگیز خان کا نام تو سنا ہوا ہے''...... اینجلو نے

پوچھا۔

''اس کے نام سے دنیا کا بچہ بچہ واقف ہے لیکن تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو''...... وانگ لی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''چنگیز خان کا مقبرہ آج تک دریافت نہیں ہو سکا۔ اس کی جائے مدفن دنیا کے اہم ترین رازوں میں سے ایک راز ہے۔ چنگیز خان نے ظلم و جبر کے بازار گرم کر دیئے تھے۔ خاص طور پر تمہاری قوم کے ساتھ اس نے نہایت ہی ظالمانہ سلوک کیا۔ تم اس کا مقبرہ تلاش کرو اس کی لاش کو نکال کر اس کی بے حرمتی کر کے اپنی ہزاروں سال پرانی ذلت کا بدلہ لو۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے مقبرے میں ایک خزانہ دفن ہے۔ تم وہ خزانہ بھی حاصل کر لو میں تمہیں اس کام کے ایک ارب ڈالر دوں گا''...... اینجلو نے کہا تو وانگ لی نے اسے غور سے دیکھا۔

''اس سارے کام میں تمہاری کیا دلچسپی ہے تم کیوں ایک ارب ڈالر ہمیں دو گے جبکہ تم ایکریمی تو بغیر مقصد کے اپنی ماں کو بھی ایک ڈالر نہیں دیتے''...... وانگ لی نے طنزاً کہا۔

''اس سارے کام میں میری دلچسپی صرف ایک چیز میں ہے چنگیز خان کے خزانے میں چند پتھر بھی ہیں جن کا پرانا نام سلور سٹون ہے۔ اگر تم نے چنگیز خان کی لاش برآمد کر لی اور اس کا خزانہ حاصل کر لیا تو پھر تم وہ سلور سٹون مجھے دے دو گے''۔ اینجلو نے

کہا۔

''کیا وہ پتھر اتنے ہی قیمتی ہے کہ تم ایک ارب ڈالر مجھے آفر کر رہے ہو''...... وانگ لی نے حیرت سے کہا۔

''ظاہری بات ہے کہ میں ایک ارب ڈالرز دے رہا ہوں تو کئی ارب ڈالرز حاصل کروں گا''...... اینجلو نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو وانگ لی سوچ میں پڑ گیا۔

''اگر چنگیز خان کے خزانے میں یہ پتھر نہ ہوئے تو''...... وانگ لی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''اس کے خزانے میں یہ پتھر موجود ہیں۔ یہ بات کنفرم ہے''۔ اینجلو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر ہم سے بھی چنگیز خان کا مقبرہ دریافت نہ ہو سکا تو پھر''۔ وانگ لی نے اینجلو سے کہا۔

''ظاہری سی بات ہے کہ پھر ایک ارب ڈالرز تمہیں نہیں مل سکیں گے۔ میں پھر کسی اور تنظیم کے ذمے یہ کام لگاؤں گا کیونکہ مجھے تو ہر حال میں وہ سلور سٹون چاہئیں''...... اینجلو نے کہا۔

''چنگیز خان کے مقبرے کی تلاش ہزاروں سال سے ہو رہی ہے لیکن آج تک کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہم بھی یہ کوشش کریں گے لیکن کامیابی کی گارنٹی نہیں دے سکتے کیونکہ یہ رسک ہے لیکن اس کوشش میں ہماری افرادی طاقت نے کام کرنا ہے اور ہمارا سرمایہ بھی خرچ ہونا ہے۔ اب تم نے یہ کام کرانا ہے تو اس پر

ہونے والے اخراجات تمہیں ہی برداشت کرنے چاہئیں۔ کامیابی کی صورت میں معاوضہ دے دینا اور ناکامی کی صورت میں نہ دینا''...... وانگ لی نے اینجلو سے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تمہاری معقول ہے اوکے میں پانچ کروڑ ڈالرز ایڈوانس دے دیتا ہوں اگر تم کامیاب ہو گئے تو بقیہ پچانوے کروڑ ڈالر دے دوں گا اور اگر ناکام ہو گئے تو تم پانچ کروڑ ڈالرز دینے کے پابند نہیں ہو گے''...... اینجلو نے کہا۔

''ہم دو چار یا پانچ کروڑ ڈالرز کی خاطر کام کرنے والے نہیں ہیں تم ہمیں پچاس کروڑ ڈالرز ایڈوانس دو اگر کامیاب ہو گئے تو بقیہ پچاس کروڑ ڈالرز لیں گے اور ناکام ہوگئے تو ایڈوانس پچاس کروڑ ڈالرز میں سے تمہیں تیس کروڑ ڈالرز واپس کر دیں گے بیس کروڑ ڈالرز ہم اپنے اخراجات کی مد میں رکھ لیں گے''...... وانگ لی نے کہا۔

''تم پچاس کروڑ ڈالرز لے لو اور پھر کچھ عرصے کے بعد تیس کروڑ ڈالرز واپس کر دو۔ اس منصوبے پر کام ہی نہ کرو اور مجھ سے کہہ دو کہ تم مقبرہ تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تو مجھے بیٹھے بٹھائے بیس کروڑ ڈالرز کا نقصان اور تمہیں فائدہ ہو جائے گا''۔ اینجلو نے وانگ لی سے کہا۔

''ہم ڈیل کر رہے ہیں اور ہم ڈیل میں بے ایمانی نہیں کیا کرتے''...... وانگ لی نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''میں ایڈوانس اور اخراجات کی مد میں دس کروڑ ڈالرز دے رہا ہوں اگر منظور ہے تو بولو''...... اینجلو نے سوالیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چیک بک بھی نکال لی۔

''بیس کروڑ ڈالرز کا چیک لکھنا ہو تو لکھ کر لی پو کو دے دینا بصورت دیگر بوتل میں بچی ہوئی ہارڈ ہارس پی لینا اور چلے جانا''۔ وانگ لی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اسے اٹھتے دیکھ کر لی پو بھی کھڑا ہو گیا۔ البتہ اینجلو نے کھڑے ہونے کا تکلف نہ کیا وانگ لی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ جب وہ باہر جا چکا تو لی پو نے اینجلو کی طرف دیکھا جو چیک لکھنے میں مصروف تھا۔

''لو جناب لی پو صاحب۔ بیس کروڑ ڈالرز کا چیک ہے''۔ چیک لکھنے کے بعد اینجلو نے چیک لی پو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ لی پو نے چیک لے کر غور سے دیکھا یہ ایکریمیا کے سب سے بڑے بینک کا گارنٹڈ چیک تھا اور اس بینک کی کئی برانچز شوگران میں موجود تھیں۔ چیک دیکھنے کے بعد لی پو نے اسے جیب میں رکھ لیا۔

یہ ایک کشادہ کمرہ تھا جو کہ قدیم طرز کے فرنیچر سے آراستہ تھا کمرے کی تمام تر سیٹنگ سے قدیم انداز جھلکتا تھا کمرے کے وسط میں ایک ٹیبل موجود تھی۔ ٹیبل کی ایک سائیڈ پر ایک بڑی اور خوبصورت کرسی رکھی ہوئی تھی جبکہ دوسری طرف تین کرسیاں موجود تھیں ٹیبل پر تین مختلف رنگوں کے ٹیلی فون سیٹ، ایک انٹرکام سیٹ، ایک کمپیوٹر اور چند فائلیں رکھی ہوئی تھیں۔

یہ کمرہ منگولیا کے سیکرٹری دفاع باگا بانڈی کا آفس تھا اور چونکہ ابھی آٹھ بجنے میں چند منٹ باقی تھے اس لئے یہ کمرہ ابھی خالی تھا اور پھر جیسے ہی آٹھ بجے منگولیا کا سیکرٹری دفاع باگا بانڈی اپنے آفس میں داخل ہوا اور اس نے اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہی سبز رنگ کے ٹیلی فون سیٹ کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس'' ...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھایا گیا اور باگا بانڈی کو مختصر

سے الفاظ سنائی دیئے۔

''سیکرٹری دفاع باگا بانڈی بول رہا ہوچن سے بات کراؤ''۔ باگا بانڈی نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ چند سیکنڈ ہولڈ کیجئے'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

''ہوچن دی چیف آف ٹاپ ایجنسی سپیکنگ'' ...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک سخت آواز سنائی دی۔

''باگا بانڈی بول رہا ہوں'' ...... باگا بانڈی نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر'' ...... دوسری طرف سے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''آپ فوراً میرے آفس تشریف لے آئیں'' ...... باگا بانڈی نے نسبتاً نرم لہجے میں کہا۔

''اوکے سر۔ میں ابھی حاضر ہو رہا ہوں'' ...... ہوچن نے کہا تو باگا بانڈی نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد انٹرکام کی بیل بجی تو اس نے فائل واپس رکھی اور انٹرکام کا رسیور اٹھالیا۔

''یس'' ...... باگا بانڈی نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''سر۔ مسٹر ہوچن تشریف لائے ہیں'' ...... دوسری طرف سے

اس کی پی اے کی آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ بھیج دو''...... باگا بانڈی نے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند سیکنڈ بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور پھر ٹاپ ایجنسی کا چیف ہوچن اندر آ گیا۔

ٹاپ ایجنسی منگولیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی تھی جو ڈیفنس منسٹری کے تحت تھی اس لئے باگا بانڈی ہوچن کا بھی باس تھا جبکہ دیگر تمام محکمے اور منگولیا کی عوام ہوچن کے نام سے خوف کھاتی تھی کیونکہ ہوچن انتہائی ظالم اور سنگدل انسان تھا اور اس کے اختیارات بھی بہت وسیع تھے۔ جب ہوچن ٹیبل کے قریب پہنچا تو باگا بانڈی نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''تھینک۔ یو۔ سر''...... ہوچن نے باگا بانڈی کا شکریہ ادا کیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کل شام کو آپ کی طرف سے مجھے یہ فائل بھیجی گئی ہے لیکن رات ایک بجے تک میری مصروفیات بہت تھیں اس لئے میں کل آپ سے میٹنگ نہیں کر سکا اب بتائیں کہ یہ کیا معاملہ ہے''۔ باگا بانڈی نے کہا۔

''سر۔ شوگران کی ایک مجرم تنظیم ہے رانگ وے اس تنظیم نے ہمارے گریٹ سردار کے خلاف ایک بھیانک منصوبہ بنایا ہے''۔ ہوچن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہمارے گریٹ سردار کو فوت ہوئے ہزاروں سال گزر چکے

ہیں اب وہ اس کے خلاف کیا منصوبہ بنا سکتے ہیں''...... باگا بانڈی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''سر۔ میں نے رپورٹ میں لکھا تو ہے''...... ہوچن کے لہجے میں معمولی سی سختی آ گئی تھی۔

''یہ تم مجھ سے کس لہجے میں بات کر رہے ہو''...... باگا بانڈی نے غصیلے لہجے میں ہوچن سے کہا۔

''سوری سر۔ رانگ وے ہمارے جد امجد کی لاش برآمد کر کے اس کی بے حرمتی کرنا چاہتی ہے اور اس بات پر میرا مشتعل ہونا فطری امر ہے اور آپ ہیں کہ میری بات پر توجہ نہیں دے رہے''...... ہوچن نے جذباتی لہجے میں کہا تو باگا بانڈی اسے تیز نظروں سے دیکھنے لگا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ اس بات پر صرف تم غصہ کر سکتے ہو منگولیا کا کوئی اور انسان غیرت مند نہیں ہے لیکن حقیقت اور افسانے میں فرق ہے۔ جو کچھ تم نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے وہ صرف ایک افسانہ ہے۔ گریٹ سردار کا مقبرہ ہزارہا سال گزرنے کے باوجود آج تک کوئی دریافت نہیں کر سکا تو رانگ وے کہاں سے یہ مقبرہ ڈھونڈ لے گی''...... باگا بانڈی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''رانگ وے افسانہ نہیں ایک حقیقت ہے سر''...... ہوچن نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''جب رانگ وے گریٹ سردار کا مقبرہ تلاش کر لے تو پھر

مجھے بتانا۔ اب جاؤ مجھے بہت سے کام ہیں''...... باگا بانڈی نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا تو ہوچن ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''اوکے سر''...... اس نے کہا اور پھر ہاتھ کے اشارے سے سلام کر کے وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار سڑک پر دوڑ رہی تھی اور اس کے دماغ میں مختلف خیالات آرہے تھے۔

''نانسنس۔ یہ مجھے کام نہیں کرنے دے گا اور کہیں رانگ وے کوئی کامیابی ہی حاصل نہ کر لے''...... اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دل ہی دل میں ایک فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ کر کے اس نے مطمئن انداز میں اپنا سر ہلایا اور اگلے موڑ سے اس نے کار موڑ لی۔ اب وہ اپنے آفس کی بجائے اپنی ایک پرائیویٹ کوٹھی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کی یہ کوٹھی ایک زیر تعمیر علاقے میں تھی اس لئے یہ علاقہ فی الحال سنسان تھا۔ اپنی اس کوٹھی میں پہنچ کر ہوچن نے میک اپ کیا، ہاتھوں پر دستانے پہنے اور الماری سے ایک ریوالور نکال کر اس پر سائیلنسر فٹ کیا۔ وہ باگا بانڈی کے قتل کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ریوالور پر سائیلنسر فٹ کرنے کے بعد اس نے ریوالور جیب میں رکھا اور کوٹھی کو لاک کر کے وہ پیدل ہی ایک طرف بڑھنے لگا۔ وہ پندرہ منٹ چلا ہو گا کہ اسے اپنے عقب سے کار کی آواز سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا ایک کار تیزی سے اسی سمت آرہی تھی۔ اس نے کار والے کو لفٹ کا اشارہ کیا تو کار رک گئی۔

''مجھے شہر تک جانا ہے کیا آپ مجھے لے چلیں گے''...... ہوچن نے کار ڈرائیور سے کہا جو کہ ایک نوجوان لڑکا تھا۔

''جی ہاں۔ تشریف لائیے''...... لڑکے نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار کا فرنٹ دروازہ کھول دیا۔

''شکریہ''...... ہوچن نے لڑکے سے کہا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لڑکے نے اخلاق بھری مسکراہٹ سے ہوچن کو دیکھا اور پھر وہ کار کے گیئر کی طرف متوجہ ہوا لیکن ابھی اس نے گیئر پر ہاتھ ہی رکھا ہی تھا کہ اس کی کنپٹی پر ایک دھماکہ ہوا اور اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔ ہوچن نے آگے پیچھے دیکھا ارد گرد کوئی نہیں تھا۔ اس نے لڑکے کو ڈرائیونگ سیٹ سے کھینچ لیا پھر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی تھوڑی ہی دیر بعد وہ ایک ہسپتال کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے ہسپتال کا جائزہ لیا۔ ہسپتال کے مین گیٹ کے قریب ہی سائن بورڈ لگے ہوئے تھے اور پھر ان کے قریب ہی ایک گلی تھی۔ ہوچن جانتا تھا کہ اس گلی سے کئی گلیاں نکلتی تھیں۔ ہوچن نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا دستہ لڑکے کی کنپٹی پر مارا اور پھر ریوالور جیب میں رکھ لیا اس کے بعد وہ کار سے اتر کر ہسپتال میں داخل ہو گیا اور استقبالیہ تک پہنچ گیا جو کہ بالکل ہی سامنے تھا۔

''کار میں سیکرٹری دفاع باگا بانڈی صاحب کا بیٹا بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ اسے ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ جلدی سے اسے ایمرجنسی

میں پہنچاؤ اور باگا بانڈی صاحب کو بھی اطلاع کرو۔ جلدی کرو۔ جلدی''...... ہوچن نے گھبرائے ہوئے اور تیز لہجے میں کہا۔ اس کی بات سنتے ہی وہاں افراتفری پھیل گئی۔ ہسپتال کے دو تین ملازم اسٹریچر لے کر کار کی طرف دوڑے اور استقبالیہ کلرک ڈائریکٹری میں نمبر تلاش کرنے لگا۔

''احمق۔ ان کے نمبر تلاش کرتے ہوئے دیر لگاؤ گے۔ نمبر پریس کرو میں نمبر بتاتا ہوں''...... ہوچن نے استقبالیہ کلرک کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے نمبر بھی بتائے۔ استقبالیہ کلرک نے اس کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

''ہیلو۔ میں سٹی ہسپتال کے ریسپشن سے بول رہا ہوں سر۔ باگا بانڈی صاحب کا لڑکا یہاں آیا ہے۔ اسے ہارٹ اٹیک ہوا ہے''...... کلرک نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف کی بات سننے لگا۔ اس کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

''باگا بانڈی صاحب آ رہے ہیں''...... استقبالیہ کلرک نے ہوچن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''احمق۔ جلدی جاؤ اور ڈاکٹر کو بتاؤ کہ وہ لڑکے پر فوری توجہ دیں''...... ہوچن نے ایک بار پھر استقبالیہ کلرک کو ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر ایمرجنسی وارڈ کی طرف دوڑا جبکہ ہسپتال کے ملازم اس دوران لڑکے کو اسٹریچر پر ڈال کر ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے تھے۔ باگا بانڈی کا لڑکا یونیورسٹی میں پڑھتا تھا اور ہوچن جانتا تھا کہ وہ

اس وقت یونیورسٹی میں ہی ہو گا لیکن جیسے ہی باگا بانڈی کو ہسپتال کی طرف سے خبر ملے گی کہ اس کا بیٹا یہاں داخل ہے تو وہ فطری طور پر فوراً ہی ہسپتال کی طرف بھاگے گا اور تصدیق کے چکر میں نہیں پڑے گا۔

جیسے ہی استقبالیہ کلرک ایمرجنسی وارڈ کی طرف گیا ہوچن ہسپتال سے باہر آ گیا۔ گیٹ کے قریب ہی بہت سے چھوٹے بڑے سائز کے سائن بورڈ لگے ہوئے تھے۔ وہ ان سائن بورڈز کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ ہسپتال کا گیٹ اس کے قریب اور اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ اسے وہاں کھڑے ابھی پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ باگا بانڈی کی سرکاری کار اسے نظر آ گئی۔ ہسپتال کے گیٹ کے قریب پہنچ کر کار آہستہ ہو گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر باگا بانڈی نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں ہوچن کا ریوالور جیب سے باہر آ گیا۔ اس نے باگا بانڈی پر دو فائر کئے۔ دونوں گولیاں باگا بانڈی کے سر میں لگیں اور اس کی کار ہسپتال کے گیٹ سے ٹکرائی چونکہ ریوالور پر سائیلنسر فٹ تھا اس لئے فائرنگ کی آواز بھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ لوگوں کو معلوم ہی نہ ہوا کہ اس کار والے کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کار گیٹ سے ٹکرائی تو کئی لوگ کار کی طرف بڑھے جبکہ اس دوران ہوچن سائن بورڈ کے پیچھے چلتا ہوا گلی میں داخل ہو گیا اور چند ہی لمحوں میں کئی گلیاں کراس کرنے کے بعد وہ

مین روڈ پر آ گیا۔ مین روڈ پر آنے کے بعد اس کی نظر ایک ہوٹل پر پڑی تو وہ اس ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ ہوٹل میں داخل ہونے کے بعد اس کا رخ باتھ رومز کی طرف ہو گیا۔ باتھ روم میں اس نے اپنا میک اپ صاف کیا، کوٹ کو الٹ کر پہنا اور پھر ہال میں آ کر بیٹھ گیا۔ ہوٹل سے کافی پینے کے بعد وہ اٹھا اور اپنے آفس پہنچ گیا۔

''سر۔ آپ کو معلوم ہے باگا بانڈی صاحب قتل ہو گئے ہیں''۔ جیسے ہی وہ اپنی کرسی پر بیٹھا اس کے اسسٹنٹ کیوچنگ نے ہوچن سے کہا تو اس نے حیرت سے اپنے اسسٹنٹ کو دیکھا۔

''اڑھائی گھنٹے پہلے تو میری ان سے ملاقات ہوئی ہے''۔ ہوچن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ واقعہ تو سر صرف آدھا گھنٹہ پہلے کا ہے''...... کیوچنگ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ویری سیڈ۔ باگا بانڈی صاحب تو ہمارے پاس تھے کیسے قتل ہوئے ہیں''...... ہوچن نے کہا۔

''سر۔ سٹی ہسپتال ایک لڑکا لایا گیا جو کہ بے ہوش تھا اور لانے والے نے بتایا کہ یہ سیکرٹری دفاع باگا بانڈی صاحب کا لڑکا ہے لہٰذا ہسپتال والوں نے باگا بانڈی صاحب کو اطلاع دی اور لڑکے کی ٹریٹمنٹ بھی شروع کر دی لیکن لڑکے کو ہارٹ اٹیک نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی کنپٹی پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس دوران

باگا بانڈی صاحب ہسپتال کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ ان کا قاتل پہلے ہی تاک میں تھا۔ سو اس نے سائیلنسر لگے ریوالور سے باگا بانڈی صاحب کے سر پر گولیاں ماری دیں۔ انہیں آپریشن تھیٹر پہنچایا گیا اور دوران آپریشن ان کی ڈیتھ ہو گئی''...... کیوچنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری ویری سیڈ۔ تم معلوم کرنا کہ ان کی آخری رسومات کب ادا کی جائیں گی۔ ہم ان کی آخری رسومات میں شامل ہوں گے''...... ہوچن نے بدستور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے سر''...... کیوچنگ نے کہا اور پھر وہ آفس سے باہر چلا گیا۔ کیوچنگ کے آفس سے باہر چلے جانے کے بعد ہوچن نے ایک فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ پھر کئی گھنٹے وہ آفیشلی ورک میں مصروف رہا۔ آفس ٹائم ختم ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا کہ اس کے انٹرکام کی گھنٹی بجنے لگی تو اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''سر۔ نئے سیکرٹری دفاع صاحب کا فون ہے''...... دوسری طرف سے اس کی پی اے نے بتایا۔

''اوکے۔ بات کراؤ''...... ہوچن نے کہا تو دوسرے ہی لمحے ٹیلی فون کی بیل بج اٹھی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''ہیلو۔ زونگ دی سیکرٹری دفاع سپیکنگ''...... دوسری طرف سے بارعب آواز سنائی دی تو ہوچن چونک پڑا کیونکہ ہوچن زونگ

وی کو جانتا تھا۔ زونگ وی کے پاس پانچ سال پہلے تک ایکریمین نیشنلٹی تھی اور وہ ایکریمیا میں بھی ڈیفنس آفس میں ملازم تھا پھر منگولیا گورنمنٹ نے اسے طلب کر لیا تو وہ ایکریمین نیشنلٹی کینسل کرا کے منگولیا آ گیا۔ منگولیا میں وہ فارن منسٹری میں تھرڈ سیکرٹری تھا۔ ہوچن سے اس کی اچھی خاصی واقفیت تھی۔

''یس سر۔ ہوچن دی چیف آف ٹاپ ایجنسی سپیکنگ''۔ ہوچن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہوچن صاحب۔ آپ میرے آفس آ جایئے''...... دوسری طرف سے زونگ وی کی آواز سنائی دی۔

''اوکے سر۔ میں ابھی آ رہا ہوں''...... ہوچن نے کہا تو دوسری طرف سے کال منقطع ہو گئی۔ ہوچن نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ نئے سیکرٹری دفاع زونگ وی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

''سر۔ آپ کو نئی سیٹ مبارک ہو''...... ہوچن نے زونگ وی کو مبارک دیتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو۔ میں نے دو گھنٹے پہلے ہی آفس کا چارج سنبھالا ہے میں نے آپ کی طرف سے بھیجی گئی فائل پڑھی ہے جس میں آپ نے شوگران کی تنظیم رانگ وے کے متعلق رپورٹ دی ہے۔ باگا بانڈی صاحب سے اس سلسلے میں آپ کی کیا بات ہوئی تھی''...... زونگ وی نے ہوچن سے پوچھا۔

''سر۔ یہ فائل میں نے انہیں کل شام بھیجی تھی۔ آج صبح انہوں نے مجھے اپنے آفس بلایا تھا اور انہوں نے بتایا کہ وہ رات دیر تک مصروف رہے ہیں اس لئے فائل کا مطالعہ نہیں کر سکے۔ آج انہوں نے رانگ وے کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ رانگ وے شوگران کی مجرم تنظیم ہے جس کی جڑیں دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں اور یہ ایک خطرناک تنظیم ہے''...... ہوچن نے زونگ وی سے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر باگا بانڈی صاحب نے کیا کہا''...... زونگ وی نے ہنکارہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

''سر۔ انہوں نے اس معاملے میں زیادہ دلچسپی نہیں لی۔ انہوں نے کہا کہ اگر رانگ وے نے منگولیا میں کوئی کارروائی کی تو پھر دیکھیں گے''...... ہوچن نے زونگ وی سے کہا۔

''باگا بانڈی رانگ وے کے بارے میں شاید اتنا زیادہ نہیں جانتے تھے جتنا میں جانتا ہوں۔ رانگ وے کا نام سن کر تو ایکریمین فارن آفس بھی خوفزدہ ہو جاتا ہے.. خیر اب اس سیٹ پر میں آ گیا ہوں لہٰذا ہم نے اس معاملے کو سنجیدہ لینا ہے اور پھر کوئی ٹھوس فیصلہ بھی کرنا ہے۔ فائل میں نے پڑھ لی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے زبانی یہ معاملہ ڈسکس کریں''...... زونگ وی نے ہوچن سے کہا۔

''رائٹ سر۔ سر شوگران کے لوگوں کے دلوں سے ہزاروں سال

پرانی دشمنی ختم نہیں ہوئی۔ بظاہر وہ ہمارے دوست ہیں لیکن باطنی طور پر ان کے دلوں میں ہمارے لئے نفرت موجود ہوتی ہے کیونکہ آج سے ہزاروں سال پہلے ہماری قوم سے انہیں بار بار بے عزت ہونا پڑا تھا اور ہمارے ہی حملوں سے بچنے کے لئے اس قوم نے اڑھائی ہزار کلو میٹر لمبی دیوار بنائی تھی''...... ہوچن نے اتنا کہا اور سانس لینے کے لئے رکا۔

''اس دور میں ہم بہت بڑی طاقت تھے''...... ہوچن نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔

''ہماری سلطنت دنیا کی سب سے بڑی سلطنت تھی لیکن آج شوگران بہت بڑی سلطنت ہے۔ ترقی یافتہ اور طاقتور ہے۔ اس کی مجرم تنظیمیں بھی نہایت پاورفل ہیں۔ رانگ وے بھی انہی طاقتور تنظیموں میں سے ایک ہے۔ ایک ایکریمی تنظیم ہارڈ اینڈ ہارڈ کو ہزاروں برس پرانے پتھر سلور ستون کی اشد ضرورت ہے اور یہ پتھر گریٹ سردار کے خزانے میں موجود تھا جو خزانہ ان کے ساتھ دفن کیا گیا۔ ہارڈ اینڈ ہارڈ کا چیف اینجلو رانگ وے کے سیکنڈ چیف لی پو سے ملا ہے اور ایک ارب ڈالرز کے معاوضے پر رانگ وے نے گریٹ سردار کا مقبرہ تلاش کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ساتھ ہی عہد بھی کیا ہے کہ وہ گریٹ سردار کی لاش کی بے حرمتی بھی کریں گے اور خزانہ تلاش کر کے خزانہ اپنے پاس رکھیں گے جبکہ سلور ستون ہارڈ اینڈ ہارڈ کو دے دیں گے''...... ہوچن نے مکمل تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

''گریٹ سردار کو وفات پائے ہزاروں سال ہو چکے ہیں اور ہزاروں لوگوں نے ان کا مقبرہ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن آج تک کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکا''...... زونگ وی نے سوالیہ لہجے میں ہوچن سے کہا۔

''سر۔ جو کام آج تک نہیں ہو سکا کیا ضروری ہے کہ وہ آئندہ بھی نہیں ہوگا''...... ہوچن نے کہا۔

''بات تو ٹھیک ہے آپ کی''...... زونگ وی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''سر۔ دوسری بات یہ کہ آج تک جن لوگوں نے بھی مقبرہ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے وہ عام لوگ تھے۔ سیاح یا ایڈونچر پسند کسی طاقتور گروپ یا کسی بڑی تنظیم نے آج تک یہ کوشش نہیں کی تھی۔ اب رانگ وے نے اپنے ذمے یہ کام لیا ہے اور ابھی آپ نے خود بتایا ہے کہ آپ رانگ وے کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس کی دہشت سے ایکریمیا بھی خوفزدہ ہے''۔ ہوچن نے زونگ وی سے کہا۔

''ہاں۔ رانگ وے تنظیم تو یہ واقعی بہت خطرناک ہے لیکن آپ یہ بتائیں کہ آپ کو یہ رپورٹ کیسے ملی گئی۔ رانگ وے تو انتہائی خفیہ تنظیم ہے اس کا چیف تو اپنے کارکنوں سے بھی خفیہ رہتا ہے''...... زونگ وی نے کہا۔

''سر۔ رانگ وے کے اسسٹنٹ باس لی پو کی دوست لڑکی کا نام زوچی ہے جس کی ماں منگول اور باپ شوگرانی تھا اور زوچی کو اپنی ماں سے بہت محبت ہے۔ لی پو نے زوچی کو یہ باتیں بتائی ہیں اپنی دوست اور رانگ وے کی رکن سمجھ کر اور زوچی مجھے جانتی ہے اس لئے اس نے یہ تفصیل مجھے بتا دی''...... ہوچن نے کہا تو زونگ وی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب آپ مجھے ایک بات سچ سچ بتائیں کہ کیا آپ رانگ وے جیسی تنظیم کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں''...... زونگ وی نے ہوچن کو غور سے دیکھتے ہیں ئے کہا تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔

''ہوچن۔ ہم نے رانگ وے کو اس کے مقصد میں ناکام کرنا ہے اور اسے عبرت ناک انجام سے دوچار کرنا ہے تاکہ آئندہ اس میں اور دیگر تنظیموں میں یہ جرأت پیدا ہی نہ ہو کہ وہ ہمارے گریٹ سردار کی بے حرمتی کے بارے میں سوچیں اور اس مقصد کے لئے ہمیں حقائق کو سامنے رکھ کر کوئی منصوبہ بندی کرنی پڑے گی''۔ زونگ وی نے ہوچن کو سوچ میں ڈوبے دیکھ کر کہا۔

''آپ درست کہہ رہے ہیں سر۔ ہمارے پاس اتنے وسائل اور افرادی قوت نہیں ہے کہ ہم اتنی بڑی تنظیم کا مقابلہ کر سکیں اور میرا خیال ہے کہ ہمیں رانگ وے جیسی کسی طاقتور اور بین الاقوامی تنظیم کی مدد حاصل کرنی چاہئے''...... چند لمحوں تک سوچ میں ڈوبے رہنے کے بعد ہوچن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ آپ حقیقت پسند ہیں اور مجھے آپ کی یہ بات اچھی لگی۔ اب ہم کافی پیتے ہیں اور اس دوران سوچتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... زونگ وی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اپنی پی اے کو کافی بھیجنے کی ہدایت کی تو تھوڑی دیر بعد انہیں کافی بھجوا دی گئی۔ وہ دونوں کافی بھی پیتے رہے اور ساتھ ہی معاملہ بھی ڈسکس کرتے رہے۔

''میرے ذہن میں ایک نام آ رہا ہے۔ ایکریمی ایجنسیاں اور ایکریمی حکام یہ نام سنتے ہی خوف سے کانپنے لگ جاتے تھے''۔ زونگ وی نے کافی کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''سر۔ پھر تو وہ تنظیم رانگ وے کے مقابلے کی ہوگی''۔ ہوچن نے کہا۔

''نہیں۔ یہ نام کسی تنظیم کا نہیں بلکہ یہ ایک سیکرٹ ایجنٹ کا نام ہے''...... زونگ وی نے کہا۔

''ایک سیکرٹ ایجنٹ اور اس سے ایکریمی حکام اور ایجنسیاں خوفزدہ رہتی ہیں''...... ہوچن نے حیرت سے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ایکریمی ڈیفنس سیکرٹری کو خود اپنی آنکھوں سے اس سیکرٹ ایجنٹ کا نام سن کر تھر تھر کانپتے دیکھا ہے اور ایکریمی ڈیفنس سیکرٹری نے مجھے بتایا تھا کہ یہ نام سن کر تو اسرائیلی صدر کی حالت اس سے بھی زیادہ خراب ہو جاتی ہے''...... زونگ وی نے کہا تو ہوچن اور زیادہ حیران ہو گیا۔

''سر۔ ایسا کون سا سیکرٹ ایجنٹ ہے''...... ہوچن نے حیرت بھرے لہجے میں زونگ وی سے پوچھا۔

''ٹھہرو۔ مجھے اس کا نام یاد کرنے دو۔ اس سیکرٹ ایجنٹ کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ شیطان کی طرح پوری دنیا میں مشہور ہے''...... زونگ وی نے ایک بار پھر سوچتے ہوئے کہا۔

''آپ نے پاکیشیا کا نام لیا ہے تو میں سمجھ گیا ہوں سر۔ آپ علی عمران کی بات کر رہے ہیں''...... ہوچن نے مسکراتے ہوئے کہا تو زونگ وی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں۔ بالکل۔ کیا تم بھی اس کے بارے میں جانتے ہو''۔ زونگ وی نے ہوچن سے کہا۔

''سر۔ ہماری فیلڈ کے ہر آدمی نے اس کا نام سنا ہوا ہے''۔ ہوچن نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایکریمی حکام تو اس کے بارے میں بہت زیادہ جانتے ہیں بلکہ مجھے یاد آ گیا کہ ایک بار ایکریمی ڈیفنس سیکرٹری نے مجھ سے کہا تھا کہ علی عمران ہم میں سے ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہ وہ کیسے تو اس نے بتایا کہ اس کی رگوں میں بھی چنگیزی خون دوڑ رہا ہے یعنی یہاں سے صدیوں پہلے کوئی چنگیزی گھرانہ وہاں جا کر آباد ہوا ہو گا اور یہ علی عمران اسی کی نسل سے ہو گا''۔ زونگ وی نے کہا۔

''ایسا ممکن ہے سر۔ منگول تو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور

اس لئے وہ اتنا باصلاحیت اور آفاقی شہرت کا مالک ہے کیونکہ وہ چنگیزی ہے''...... ہوچن نے اب بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب سوال یہ ہے کہ اگر ہم اسے اپنی مدد کے لئے بلاتے ہیں تو کیا وہ ہماری مدد کرے گا''...... زونگ وی نے کہا۔

''میرا خیال ہے سر کہ وہ ہماری مدد کرنے پر ضرور آمادہ ہو جائے گا''...... ہوچن نے کہا۔

''کیسے۔ جبکہ اس کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اسے روپے پیسے کا لالچ نہیں ہے۔ دنیا کی حسین سے حسین عورت اسے متاثر نہیں کر سکتی اور وہ صرف اور صرف پاکیشیا کے لئے کام کرتا ہے۔ اسے صرف پاکیشیا اور مسلمانوں سے محبت ہے''...... زونگ وی نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ میں اسے آمادہ کر لوں گا۔ آپ مجھے چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا بھجوا دیں''...... ہوچن نے کہا۔

''وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے تم اسے تلاش کیسے کرو گے''...... زونگ وی نے پوچھا۔

''سر۔ جس طرح وہ خود مشہور ہے اس طرح اس کا ایڈریس بھی مشہور ہے''...... ہوچن نے کہا۔

''مجھے خدشہ ہے کہ اگر اس نے انکار کر دیا تو پھر''...... زونگ وی نے کہا۔

''پھر کوئی اور راستہ سوچیں گے ہم نے رانگ وے کو ہر حال

میں ناکام کرنا ہے''...... ہوچن نے پر عزم لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اوکے۔ آپ تیاری کر کے ایئر پورٹ پر پہنچیں میں چارٹرڈ طیارہ تیار کراتا ہوں''...... زونگ وی نے ہوچن سے کہا تو وہ فوراً ہی کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے ہاتھ کے اشارے سے زونگ وی کو سلام کیا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران کو بانسری بجنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ وہ اس وقت ریڈنگ روم میں شاعری کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا جبکہ سلیمان کچن میں دوپہر کا کھانا پکا رہا تھا۔ فلیٹ میں بانسری کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔

''سلیمان۔ کس نے بجائی ہے یہ بانسریا''...... عمران نے بلند آواز میں سلیمان سے کہا۔

''صاحب۔ آپ گیت کا مکھڑا گا رہے ہیں تو ذرا سر میں تو گائیں۔ دیکھیں یوں۔ کس نے بجائی ہے یہ بانسریا میرا دھڑکن لاگا جی۔ او میرا دھڑکن لاگا جی''...... سلیمان نے باقاعدہ سر میں گاتے ہوئے کہا۔

''او بھائی۔ تم بعد میں گاتے رہنا پہلے یہ بانسری تو بند کراؤ۔ یہ کہاں بج رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''صاحب۔ اب آپ اتنے بھولے بادشاہ ہو گئے ہیں کہ آپ کو ڈور بیل کا بھی پتہ نہیں لگتا۔ یہ نئی ڈور بیل ہے اور میں نے آج ہی لگوائی ہے''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ سمجھ تو وہ پہلے ہی گیا تھا کہ سلیمان نے نئی اور جدید ڈور بیل لگوائی ہو گی۔

''مس۔ شاید آپ ڈور بیل کے بٹن پر ہاتھ رکھ کر بھول گئی تھیں''...... عمران کو سلیمان کی آواز سنائی دی۔

تم چپ کرو۔ عمران ہماری ڈور بیلوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتا ہے''...... عمران کو جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران کے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ اس نے کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور ریڈنگ روم سے نکل کر سٹنگ روم میں آ گیا۔ سٹنگ روم میں آتے ہی وہ چونک پڑا کیونکہ جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر، تنویر، چوہان، نعمانی اور خاور بھی تھے۔

''آج تو بارات دلہن سمیت پیا کے گھر آ گئی ہے''...... عمران نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''وہ لڑکی انتہائی بدقسمت ہو گی جس کا تم جیسا پیا ہو گا''۔ جولیا نے غصے کی بجائے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ماشاء اللہ۔ لگتا ہے تمہیں بھی زبان لگ گئی ہے''...... عمران نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''تو کیا پہلے میں بے زبان تھی''...... جولیا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''کہیں تنویر نے تمہیں کچھ گھول کے تو نہیں پلا دیا۔ تم ترکی بہ ترکی جواب دینے لگی ہو''...... عمران نے تنویر کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب جواب تم سے نہیں بن پا رہا اور الزام مجھے دے رہے ہو''...... تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''یااللہ۔ یہ سورج آج کس طرف سے طلوع ہوا ہے''۔ عمران نے کھڑکی سے باہر دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو وہاں موجود سب افراد کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''عمران صاحب۔ آج ہم آپ کی پاور دیکھنے آئے ہیں''۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا تم کوئی ہاتھی لائے ہو جس سے میں نے کشتی لڑنی ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر جوزف اور جوانا موجود ہیں۔ ان کی پاور دیکھو''...... عمران نے کہا۔

''آج گرینڈ ہوٹل میں گرینڈ شو ہے جس میں مصر کی رقاصہ اپنے فن کا مظاہر کر رہی ہیں لیکن شو کے تمام ٹکٹ فروخت ہو چکے ہیں جبکہ ہم نے یہ شو ہر حال میں دیکھنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس سلسلے میں، میں کیا پاور رکھتا ہوں۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو۔ تمہیں شاید اپنے اختیارات کا علم نہیں۔ تم چاہو تو

پورا ہال تمہارے لئے خالی ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے اپنے اختیارات یہاں استعمال نہیں کرنے۔ یہ شو ہم نے تمہاری پاور پر دیکھنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''پاور تو میری کچھ بھی نہیں ہے۔ تم جانتے ہو میں تو بے روزگار سا بندہ ہوں۔ بہرحال میں کوشش کر کے دیکھتا ہوں''...... علی عمران نے کہا اور وہ اٹھ کر فون کی طرف بڑھا۔

''عمران صاحب۔ کوشش نہیں کرنی ہم نے یہ شو دیکھنا ہے۔ بہرحال یہ بات ذہن نشین رہے''...... خاور نے کہا تو عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر وہ رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

''گرینڈ ہوٹل''...... رسیور اٹھائے جانے کے بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے سبھی فون پر ہونے والی گفتگو سن سکتے تھے۔

''میں اکمل شیخ بول رہا ہوں ڈائریکٹر آف ایکسائز۔ اپنے منیجر سے بات کراؤ''...... عمران نے بارعب لہجے میں کہا۔

''اوکے سر۔ ہولڈ کیجئے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

یس۔ کامران چوہدری منیجر دی گرینڈ ہوٹل سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی۔

''اکمل شیخ ڈائریکٹر آف ایکسائز''...... عمران نے دوبارہ نام بتاتے ہوئے کہا۔

''جی سر۔ مجھے ٹیلی فون آپریٹر نے بتا دیا ہے۔ حکم فرمایئے۔ ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں''...... دوسری طرف سے کامران چوہدری کی آواز سنائی دی۔

''آپ کے ہوٹل میں آج ایک شو ہو رہا ہے۔ مجھے اس شو کے ٹکٹ چاہئیں لیکن فری نہیں۔ میں آپ کو قیمت دوں گا''...... عمران نے گرینڈ ہوٹل کے منیجر کامران چوہدری سے کہا۔

''سر۔ آپ کے حصے کے چار پاس تو ہم نے آپ کو بھجوا دیئے تھے۔ اب ہم معذرت چاہتے ہیں سر۔ اب مزید کوئی ٹکٹ دستیاب نہیں ہے''...... دوسری طرف سے کامران چوہدری نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ اپنے مالک سے میری بات کرائیں''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ آپ کی سیٹھ صاحب سے بھی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ایک گھنٹہ پہلے ایکریمیا چلے گئے ہیں اور سر واقعی ہم مجبور ہیں۔ اب ہمارے پاس مزید ایک سیٹ کی بھی گنجائش نہیں ہے ورنہ ہم آپ جیسی شخصیت کو تو انکار نہیں کر سکتے''...... کامران چوہدری نے کہا۔

''اگر مجبوری ہے تو پھر کیا، کیا جاسکتا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کال منقطع کر دی۔ دوبارہ ٹون آنے پر وہ ایک بار پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس سوپر فیاض فرام انٹیلی جنس سپیکنگ''...... رابطہ ملنے پر دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

''سنا ہے تم نے گرینڈ ہوٹل کے آج کے شو کے لئے دس ٹکٹیں حاصل کی ہوئی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران تم۔ ہاں دس ٹکٹیں حاصل کی ہوئی ہیں پھر تمہیں اس سے کیا مطلب''...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مطلب تو تمہیں اس وقت سمجھ آئے گا جب تم ایک نام نہاد این جی او کی نو کارکن لڑکیوں کے درمیان گھرے بیٹھے ہو گے اور سلمیٰ بھابھی اور ڈیڈی تمہارے سر پر پہنچ جائیں گے اور پھر ساری پبلک کے سامنے تمہارے سر پر جوتے برسیں گے۔ اس بارے میں سوچو''...... جواب میں عمران نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران۔ تم اچھا نہیں کر رہے''...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے تمام تفصیل مع ثبوت اور ان کارکنان لڑکیوں کی تصاویر حاصل کر لی ہیں۔ کچھ دیر بعد ایک فائل ڈیڈی کی ٹیبل پر اور ایک فائل سلمیٰ بھابھی کے پاس پہنچ جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''تت۔تم۔تم کیا چاہتے ہو''...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے بے بسی کی وجہ سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ شو غیر لڑکیوں کی بجائے صرف سلمیٰ بھابھی کے ساتھ دیکھو''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ تم صرف اتنا ہی چاہتے ہو''...... سوپر فیاض کی حیرت میں ڈوبی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں صرف اتنا ہی چاہتا ہوں۔ سلمیٰ میری بہن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میری بہن کا خاوند غیر عورتوں کے ساتھ نظر نہ آئے صرف اپنی بیگم کے ساتھ نظر آئے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ عمران۔ تم بہت ہی اچھے دوست ہو۔ اوکے۔ میں یہ شو دیکھنے سلمیٰ کے ساتھ جاؤں گا''...... سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

''اب تم نے چونکہ سلمیٰ بھابھی کے ساتھ شو دیکھنے جانا ہے اس لئے تمہیں صرف دو ٹکٹوں کی ضرورت پڑے گی۔ باقی آٹھ ٹکٹیں تم اپنے پیئن کے ہاتھ فوراً میرے فلیٹ پر بھجوا دو''...... عمران نے سوپر فیاض کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''تو یہ سارا چکر تم نے میری ٹکٹیں ہتھیانے کے لئے چلایا ہے''...... سوپر فیاض نے ایک مرتبہ پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے ٹکٹوں کی ضرورت نہیں۔ تم مت بھجواؤ میں فون بند کر کے اٹھ رہا ہوں۔ ڈیڈی اور سلمیٰ بھابھی کو تمہاری ان فائلوں کی ضرورت ہے۔ میں انہیں یہ فائلیں ابھی پہنچا رہا ہوں''...... عمران نے سوپر فیاض کو نہایت ہی نرم لہجے میں دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''تم اگر فلیٹ سے باہر گئے تو میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ میرا پیئن تھوڑی دیر میں پہنچ رہا ہے۔ تم اس سے آٹھ ٹکٹیں لے لینا''...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی غصیلی آواز سنائی دی

اور اس کے ساتھ ہی کال کٹ گئی تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے گالیاں تو پڑ رہی ہوں گی لیکن بہرحال ٹکٹوں کا بندوبست ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بھی کیسے کیسے لوگوں کو بلیک میل کر لیتے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ شیطان ہے۔ پکا شیطان"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ واقعی آپ نے سوپر فیاض کے خلاف فائلیں بنائی ہوئی ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"توبہ کرو جی۔ میں تمہیں بلیک میلر لگتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر سوپر فیاض تو فوراً ہی آپ کے دباؤ میں آ گیا"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بچہ ہے نا اور بچے جلد ڈر جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب۔ کھانا لگ گیا ہے۔ آپ لوگ ڈرائننگ روم میں تشریف لے چلیں"...... سلیمان نے یکدم ہی سٹنگ روم میں آ کر اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔ چونکہ یہ دوپہر کے کھانے کا وقت تھا اور انہوں نے ابھی کھانا کھایا نہیں تھا اس لئے وہ فوراً ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور ڈائننگ روم میں آ گئے۔ چونکہ انہیں بھوک لگی

ہوئی تھی اس لئے وہ سب کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ سلیمان نے نہایت ہی لذیذ کھانا بنایا تھا۔ کھانے کے دوران ہی سوپر فیاض کا پیئن ٹکٹیں لے کر آ گیا تھا۔ سلیمان نے اس سے ٹکٹیں لے کر عمران کو دے دی تھیں جبکہ عمران نے ٹکٹیں صفدر کے حوالے کر دی تھیں۔ کھانے کے بعد سلیمان نے انہیں کافی بھی پیش کر دی۔ کافی کے بعد وہ سٹنگ روم میں آ گئے۔

"سلیمان۔ تم نے اتنی جلدی اتنے سارے آدمیوں کا کھانا تیار کر لیا۔ کیا تمہیں ہمارے آنے کی اطلاع مل گئی تھی"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں سلیمان سے کہا۔

"تنویر صاحب۔ یہ کھانا میں نے فقیروں کے لئے بنایا تھا کہ آپ آ گئے اور آپ نے کھانا کھا لیا۔ خیر ایک ہی بات ہے۔ آپ نے کھایا یا فقیروں نے کھایا"...... سلیمان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اسے اور سر پر چڑھاؤ۔ اب یہ ہمیں اس طرح ذلیل کرے گا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آ گئی۔

"آج تم ساتھیوں سے وعدہ کر کے آئے تھے کہ آج کے دن تم مجھ پر غصہ نہیں کرو گے۔ افسوس تمہارا وعدہ ٹوٹ گیا۔ اب جرمانے کے طور پر تم سب کو رات کا کھانا کھلاؤ گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے اسے گھور کر دیکھا۔ وہ واقعی وعدہ کر

کے آیا تھا اور وعدہ توڑنے کا جرمانہ بھی وہی تھا جس کا ذکر عمران نے کیا تھا۔

’’میں سب کو ہوٹل میں ڈنر کرا سکتا ہوں۔ تمہاری طرح کنجوس نہیں ہوں‘‘...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

’’اسی لئے تو کہتے ہیں کہ یہ بری بات ہے۔ ہر بات پر غصہ نہ ہوا کرو‘‘...... عمران نے تنویر سے کہا۔

’’کھانا ہم نے کھانا تھا وہ کھا لیا۔ شو ہم نے دیکھنا ہے اس کی ٹکٹیں آ گئیں اب ہم یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اٹھو چلو‘‘۔ جولیا نے کہا اور وہ کھڑی ہو گئی۔ اسے دیکھ کر باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

’’عمران صاحب۔ آپ بھی رات دس بجے گرینڈ ہوٹل آ جائیے گا‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’اگر تنویر ڈنر کرائے گا تو پھر میں ضرور آؤں گا‘‘...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ ہاں۔ کراؤں گا۔ مرو نہیں‘‘...... تنویر نے شوخ لہجے میں کہا اور پھر وہ سب سلام کرتے ہوئے فلیٹ سے باہر چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد سلیمان بھی شاپنگ کے لئے چلا گیا جبکہ عمران نے سوچا کہ وہ دانش منزل کا چکر لگا لے۔ یہ سوچ کر اس نے فلیٹ لاک کیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے کنٹرول روم میں داخل ہو رہا تھا۔ بلیک زیرو اسے دیکھ کر حسب معمول اس کے

جانا ہو گا‘‘...... آپریٹر نے جواب دیا۔

’’شوگران یا باچان کی فلائٹس کی تفصیل بتائیں‘‘...... عمران نے کہا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں ملکوں کو جانے والی فلائٹس کی تفصیل بتا دی۔

’’تھینک یو۔ تفصیل سننے کے بعد عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

’’اس کا مطلب ہے کہ منگولیا جانے کے لئے کل دوپہر تک آپ کو انتظار کرنا ہو گا‘‘...... بلیک زیرو نے عمران سے کہا کیونکہ فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے وہ بھی باتیں سن رہا تھا۔

’’حالات تو یہی کہتے ہیں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’عمران صاحب۔ آپ کس کس کو اپنے ساتھ لے جائیں گے‘‘۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

’’یہ میرا پرائیویٹ مشن ہے اس لئے میں جوزف کو ساتھ لے جاؤں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ٹائیگر اور جوانا کو بھی نہیں لے جائیں گے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’فی الحال تو ارادہ نہیں ہے۔ شاید کل تک ارادہ بن جائے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’عمران صاحب۔ بہت عرصے سے ممبران فارغ ہیں۔ دو چار کو آپ ساتھ لیتے ہی جائیں‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر تو یہ سرکاری مشن بن جائے گا۔ تمہیں ٹی اے ڈی اے اور دیگر اخراجات براداشت کرنے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ کسی طور بھی سرکاری مشن نہیں لیکن آپ خرچے کی پرواہ مت کریں۔ خرچہ میں اپنی جیب سے ادا کر دوں گا"...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ممبران آج کل فراغت کے مزے اڑا رہے ہیں اور لائف انجوائے کر رہے ہیں۔ شاید وہ پرائیویٹ مشن پر جانا پسند نہ کریں یا کسی نے ساتھ جانے کا اصرار کیا تو پھر سوچا جائے گا۔ فی الحال تو میں گرینڈ ہوٹل جا رہا ہوں۔ شو کا وقت ہونے والا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار گرینڈ ہوٹل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

بانسری کی آواز سنائی دی تو عمران کی آنکھ کھل گئی۔ عمران صبح نماز پڑھ کر سویا تھا اور اب دن کے گیارہ بجے کال بیل کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔

"اوہ۔ مس جولیا آپ۔ لیکن صاحب تو ابھی سو رہے ہیں"۔ عمران کو سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"یہ کون سا وقت ہے سونے کا۔ گیارہ بج چکے ہیں"...... عمران کو جولیا کی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا۔ صاحب ملک سے باہر جا رہے ہیں نا اس لئے رات شو سے واپس آنے کے بعد تیاری کرتے رہے اور پھر صبح نماز پڑھنے کے بعد سوئے ہیں"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ چونکہ عمران کے بیڈ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے اسے یہ آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"صاحب۔ کیا آپ جاگ رہے ہیں۔ مس جولیا تشریف لائی ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسے قریب سے آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ سلیمان اس کے بالکل قریب کھڑا تھا۔ عمران نے اسے گھورا تو وہ واپس مڑ گیا۔

"جلدی سے تیار ہو جائیے۔ میں آپ کے لئے لنچ تیار کر لوں۔ ناشتے کا وقت تو آپ نے سونے میں گزار دیا"...... سلیمان نے بیڈروم کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا اور پھر باہر نکل گیا جبکہ عمران اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سٹنگ روم میں جولیا کے سامنے پہنچ گیا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم کسی مشن پر منگولیا جا رہے ہو"...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔ اسی لمحے سلیمان نے چائے اور دیگر لوازمات ان کے سامنے رکھے اور واپس چلا گیا۔

"یہ میرا ٹاپ سیکرٹ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے صبح بھی تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا تو سلیمان نے بتایا تھا کہ تم کسی مشن پر منگولیا جا رہے ہو اور اسی سلسلے میں رات بھر تیاری کرتے رہے ہو۔ اب میں یہاں آئی ہوں تو تب بھی سلیمان نے یہی بتایا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میں کسی مشن پر نہیں جا رہا بلکہ میرے پرکھوں کی عزت خطرے میں ہے۔ میں اسے بچانے جا رہا ہوں"...... عمران نے

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرکھوں کی عزت۔ یہ پرکھوں کیا ہوتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے پوچھا۔

"پرکھوں کا مطلب ہے آباؤ اجداد"...... عمران نے جولیا کو پرکھوں کا مطلب بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے آباؤ اجداد منگولیا میں کیسے پہنچ گئے۔ تم تو جدی پشتی پاکیشیا کے رہنے والے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا۔ تو تم یہ بات نہیں جانتی کہ میں چنگیزی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"معلوم نہیں تم کس چنگیزی کی بات اتنے فخر سے کر رہے ہو۔ میں نے تو کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ رہ جاتی ہے چنگیزی"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ شعر کچھ اس طرح ہے کہ جدا ہو دین سے سیاست تو رہ جاتی ہے چنگیزی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل ایسے ہی تھا شعر۔ کیا شاعر نے اس شعر میں تمہاری ہی چنگیزی کا ذکر کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس شعر میں شاعر نے میرے ہی پرکھوں کی بڑائی بیان کی ہے اور اب میں انہی پرکھوں کی خاطر منگولیا جا رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصراً ہوچن کی آمد اور مدد طلب کرنے کی تفصیل بتا دی۔

''کمال ہے۔ چنگیز خان کو فوت ہوئے ہزاروں سال ہو گئے ہیں اور تم اب اس کی خاطر منگولیا جا رہے ہو۔ یہ تو انتہائی درجے کی قوم پرستی ہو گئی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گی''...... عمران نے جولیا کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

''کل سے اب تک تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا اور اب مجھ سے پوچھ رہے ہو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''چونکہ یہ مشن میرا ذاتی ہے اس لئے میں کسی بھی ساتھی کو تکلیف نہیں دینا چاہتا''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ تمہاری ذات ہم سے الگ تو نہیں ہے۔ تم کبھی ہمیں اپنا سمجھ کر تو دیکھو''...... جولیا نے نگاہیں جھکاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اسی لمحے جولیا کے ہینڈ پرس میں سے بیل کی آواز سنائی دینے لگی۔ جولیا نے ہینڈ پرس کھول کر موبائل فون نکالا اور سکرین پر نظریں دوڑائیں۔

''چیف کا فون ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے اوکے کا بٹن پریس کر کے موبائل فون کان سے لگا لیا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا مزید مستعد ہو گئی۔

''لیس چیف۔ جولیا سپیکنگ''...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے موبائل فون کے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جولیا۔ عمران نے ایک ذاتی مشن کے لئے منگولیا جانے کی اجازت مانگی ہے جو میں نے اسے دے دی ہے۔ عمران کا مشن بیشک ذاتی ہے لیکن جس تنظیم کے خلاف ہے وہ تنظیم شوگرانی مسلمانوں کی نسل کشی کے منصوبے پر بھی عمل کر رہی ہے اس لئے اس تنظیم کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ تم، تنویر اور صفدر فوری طور پر تیار ہو کر عمران کے فلیٹ پر پہنچو۔ میں عمران کو فون کر کے ہدایت کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں بھی ساتھ لے جائے''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''چیف۔ میں اس وقت عمران کے فلیٹ پر ہی ہوں''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ موبائل فون عمران کو دو''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا۔

''لیس چیف۔ عمران سپیکنگ''...... عمران نے جولیا سے موبائل فون لے کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''عمران۔ تمہیں منگولیا جانے کی اجازت دینے کے بعد میں نے رانگ وے کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ تنظیم مسلمانوں کی نسل کشی کے منصوبے پر بھی کام کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود یہ ٹیم کا سرکاری مشن نہیں بنتا۔ تم پرائیویٹ طور پر جولیا، صفدر اور تنویر کو ساتھ لے جاؤ۔ ان کے اخراجات میں اپنی ذاتی جیب سے ادا کروں گا''...... اپنی عادت کے برعکس ایکسٹو نے

طویل بات کرتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ چونکہ یہ سرکاری مشن نہیں اس لئے اگر یہ لوگ نہ جانا چاہیں تو''...... عمران نے کہا۔

''پھر انہیں زبردستی نہیں بھیجا جائے گا۔ فون جولیا کو دو''۔ ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ جولیا سپیکنگ''...... جولیا نے عمران سے موبائل فون لے کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''جولیا۔ کیا تم اپنی مرضی سے عمران کے ساتھ جانا چاہو گی۔ چونکہ یہ سرکاری مشن نہیں اس لئے تمہیں زبردستی نہیں بھیجا جا سکتا''۔ ایکسٹو نے نرم لہجے میں جولیا سے پوچھا۔

''چیف۔ رانگ وے جیسی تنظیم کے خلاف کام کرنا میری خوش قسمتی ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''او کے۔ صفدر اور تنویر سے بھی پوچھ لو۔ اگر ان میں سے کوئی ساتھ نہ جانا چاہے تو اس پر جبر نہیں ہو گا''...... ایکسٹو کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔

وانگ لی نے کرسی پر بیٹھتے ہی ٹیبل کی سائیڈ پر لگے درجنوں بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کیا تو دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب آف ہو گیا۔ وانگ لی نے دوسرا بٹن پریس کیا تو سبز رنگ کا بلب آن ہو گیا۔ اب اس کی پی اے جان گئی تھی کہ چیف وے اپنی سیٹ پر آ گیا ہے۔ سبز بلب آن ہوئے ابھی چند ہی لمحے گزرے تھے کہ انٹرکام کی بیل بج اٹھی۔

''یس''...... وانگ لی نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ لی پو صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بھیج دو''...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور لی پو اندر داخل ہوا۔ وانگ لی نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ مؤدبانہ انداز

میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب تک تم نے کیا معلومات حاصل کی ہیں"...... وانگ لی نے لی پو سے پوچھا۔

"چیف۔ حتمی طور پر تو چنگیز خان کی قبر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا۔ سن سولہ سو باسٹھ کی منگولی حکومت کے روز نامچے میں درج ہے کہ جب تموچن المعروف چنگیز خان کا تابوت تیار کیا گیا تو وہ تابوت خالی تھا۔ اس میں چنگیز خان کی لاش موجود نہیں تھی۔ سن سولہ سو چار کی ایک دستاویز میں لکھا گیا ہے کہ چنگیز خان کے تابوت میں صرف اس کی قمیض اور جوتے تھے۔ منگولوں کی تاریخ نامی ایک دستاویز میں چنگیز خان کی ہلاکت کے واقعات اور مقام کے بارے میں تو لکھا گیا ہے لیکن یہ نہیں لکھا گیا کہ اسے دفن کہاں کیا گیا تھا۔ تاریخ کے نامور سیاح مارکو پولو کے مطابق بھی منگول اپنے عظیم سربراہ کی آخری آرام گاہ سے ناواقف ہیں۔ بہرحال مختلف تحقیقات کے مطابق چنگیز خان کو بدخان نامی پہاڑی سلسلے کے قریب دفنایا گیا اور وہاں ایک عظیم مقبرہ بھی موجود ہے۔ اس کے ارد گرد دو سو چالیس مربع کلومیٹر کے رقبے کو منگول حکومت نے سیل کر دیا تھا اور اس علاقے میں داخل ہونے والے کو موت کی سزا دی جاتی تھی۔ یہ علاقہ آج سے بائیس سال پہلے ماہرین آثار قدیمہ کے لئے کھولا گیا اور بعد میں عام لوگوں کے لئے۔ منگول حکومت کے ان اقدامات کی وجہ سے اس خیال کو تقویت ملی

کہ یہی چنگیز خان کا مقبرہ ہے لیکن اس کی تصدیق نہ ہو سکی۔ ایک شوقیہ محقق میوری کراوی نے چالیس سال اس مقبرے کی تلاش میں صرف کئے اور اس موضوع پر لکھی جانے والی تمام کتابوں سے چنگیز خان کے مقبرے کے بارے میں اشارے بھی موجود ہیں۔ لیکن ان اشاروں کو سمجھنا بہت مشکل ہے"...... لی پو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔ وانگ لی کی ٹیبل پر شراب کی بوتل اور گلاس رکھے ہوئے تھے۔ لی پو خاموش ہوا تو وانگ لی نے شراب کی طرف اشارہ کیا۔

"تھینک یو چیف"...... لی پو نے وانگ لی کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس نے گلاس میں شراب ڈالی اور ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر دیا۔

"کچھ عرصہ قبل جاپانی اور منگولی آثار قدیمہ کے ماہرین کی مشترکہ ٹیم نے اعلان کیا کہ چنگیز خان کا محل تلاش کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے چار سال تک مشترکہ تحقیق کے بعد چند کھنڈرات کی نشاندہی کی تھی۔ یہ کھنڈرات منگولیا کے دارالحکومت اولان بتور کے مشرقی حصے سے دو سو پچاس کلومیٹر دور ہیں اور مقبرہ اس محل کے ارد گرد بارہ کلومیٹر کے علاقے میں ہونا چاہئے۔ لیکن اس ٹیم کی باتیں بھی خیال آرائیاں ثابت ہوئیں۔ کچھ لوگوں کا خیال یہ بھی ہے کہ شوگران کے سرحدی صوبے فتر منگولیا میں ایک قدیم محل ہے اور اس محل میں چنگیز خان کو وفات کے بعد دفن کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ

سن دو ہزار ایک میں ایکریمی اور منگولی مہم جوؤں کی ایک ٹیم نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے اولان بتور کے شمال مشرقی پہاڑی سلسلے میں چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کر لیا ہے لیکن یہ بھی محض دعویٰ ہی ہے۔ ابھی تک حقیقت سامنے نہیں آئی۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری کوشش سے چنگیز خان کا مقبرہ دریافت ہو جائے“...... لی پو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یقیناً۔ ہم چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کر لیں گے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تم نے اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے ہیں“...... وانگ لی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ اس سلسلے میں ہونے والی تمام کوششوں اور تحقیقات کی تفصیل میں نے حاصل کر لی ہے۔ اس کی روشنی میں ہم اپنے کام کا آغاز کریں گے“...... لی پو نے کہا۔

اس دوران تمہیں کوئی مشکلات تو پیش نہیں آئیں گی“۔ وانگ لی نے پوچھا۔

”نو چیف۔ اس سلسلے میں مہم جو، انفرادی طور پر بھی اور گروپ کی شکل میں بھی آتے رہتے ہیں۔ یہ تو روٹین کی بات ہے“...... لی پو نے مطمئن لہجے میں کہا۔

”ان مہم جوؤں کی اور بات ہے۔ اگر منگولیا گورنمنٹ کو ہمارے بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ چونک پڑے گی اور ہمارے خلاف رکاوٹیں پیدا کرے گی“...... وانگ لی نے کہا۔

”چیف۔ ہمارے بارے میں تو کوئی جانتا ہی نہیں۔ ہمارے پراجیکٹ کے بارے میں کون جان پائے گا اور اگر منگولیا گورنمنٹ کو ہمارے اور ہمارے منصوبے کے بارے میں معلوم ہو بھی گیا تو وہ کیا کر لیں گے۔ ہمارا راستہ تو وہ روک نہیں سکتے اور نہ ہی ہمیں“...... لی پو نے کہا۔

”او کے۔ تم منگولیا کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ اپنے ساتھ جسے بھی لے جانا چاہو لے جاؤ اور وہاں، تم جس انداز میں بھی کام کرنا چاہو کر سکتے ہو لیکن ناکام واپس نہیں آنا۔ یہ رانگ وے کی عزت کا معاملہ ہے“...... وانگ لی نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں چیف۔ میں پورے اعتماد کے ساتھ جا رہا ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ ہمیں ناکامی نہیں ہو گی“...... لی پو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو وانگ لی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اپنی پی اے کا نمبر پریس کیا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”میں آفس سے اٹھنے لگا ہوں۔ تم نے کوئی بات تو نہیں کہنی“...... وانگ لی نے پوچھا۔

”نو سر۔ آپ سے تو کچھ نہیں کہنا البتہ ریڈ سیکشن کے چیف مسٹر چن ڈن، لی پو صاحب کے منتظر ہیں“...... پی اے نے کہا۔

”ریڈ سیکشن کا چیف چن ڈن۔ اوہ۔ اسے میرے آفس بھیج

دو‘‘...... وانگ لی نے سوچتے ہوئے کہا۔

’’اوکے سر‘‘...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی تو وانگ لی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

’’ریڈ سیکشن کسی پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے‘‘...... انٹرکام کا رسیور رکھنے کے بعد وانگ لی نے لی پو سے پوچھا۔

’’یس چیف۔ آپ کے ذہن سے اتر گیا ہے۔ کافرستانی حکومت نے ہمیں پراجیکٹ دیا تھا کہ ہم عرصہ پانچ سال کے اندر اندر شوگرانی مسلم گھرانوں کا خاتمہ کر دیں۔ اس مقصد کے لئے کافرستانی حکام ہمیں ایک ارب ڈالرز سالانہ اور دس کروڑ ڈالرز ماہانہ بھی دیتے ہیں۔ ریڈ سیکشن اسی پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے‘‘۔ لی پو نے کہا تو وانگ لی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور چن ڈن اندر آ گیا۔ اس نے نہایت ہی مؤدبانہ انداز میں پہلے وانگ لی اور پھر لی پو کو سلام کیا۔

’’بیٹھو‘‘...... وانگ لی نے کہا تو چن ڈن مؤدبانہ انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’یہ مت سمجھ لینا کہ تم نے چیف وے کو دیکھ لیا ہے۔ میں ہر وقت میک اپ میں رہتا ہوں‘‘...... وانگ لی نے کہا۔

’’یس چیف۔ یہ بات ہم سب جانتے ہیں‘‘...... چن ڈن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’ہاں لی پو۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ تم نے غالباً پانچ چھ ماہ پہلے

اس پراجیکٹ کا ذکر کیا تھا۔ کیسا چل رہا ہے یہ پراجیکٹ‘‘۔ وانگ لی نے، لی پو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

’’چیف۔ چھ ماہ پہلے یہ پراجیکٹ ہمیں ملا تھا۔ ان چھ ماہ میں ریڈ سیکشن ایک سو مسلم گھرانوں کا خاتمہ کر چکا ہے‘‘...... لی پو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’چھ ماہ اور ایک سو مسلم گھرانہ۔ یہ رفتار کچھ کم نہیں ہے‘‘۔ وانگ لی نے کہا۔

’’نو چیف۔ کافرستانی گورنمنٹ ہماری اس رفتار سے مطمئن ہے۔ اگر ہم نے اپنا یہ پراجیکٹ تیز کیا تو شوگرانی حکومت اور دیگر ممالک چونک پڑیں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ ہمارے لئے کچھ مسائل پیدا ہو جائیں اس لئے یہ پراجیکٹ نہایت ہی دھیمی رفتار سے چلتا رہے گا‘‘...... لی پو نے کہا۔

’’پہلے والے جو سو مسلم گھرانے ختم ہوئے ہیں ان کا ردعمل کیا ہوا ہے‘‘...... وانگ لی نے پوچھا۔

’’چیف۔ ان کا ردعمل کچھ بھی نہیں ہوا کیونکہ ہم نے ایسے تمام واقعات کو حادثات کا رنگ دیا ہے اور آئندہ بھی ایسے واقعات کو حادثات کا رنگ دیا جائے گا‘‘...... لی پو نے جواب دیا۔

’’ہاں۔ اب تم بتاؤ کہ تم لی پو سے کس لئے ملنے آئے تھے‘‘۔ وانگ لی نے، چن ڈن سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’چیف۔ کل میرے سیکشن نے ایک مسلم خاندان کا خاتمہ کیا ہے

اور میں اس کی رپورٹ دینے حاضر ہوا ہوں“...... چن ڈن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ تفصیل بتاؤ“...... وانگ لی نے کہا۔

”چیف۔ کل ایک مسلم گھرانے میں شادی تھی اور خاندان کے بہت سے لوگ وین میں سوار ہو کر جا رہے تھے۔ پہاڑوں پر سے گزرتے ہوئے وین کا حادثہ ہو گیا۔ وین موڑ کاٹتے ہوئے پہاڑ سے نیچے گری اور سینکڑوں فٹ گہری کھائی میں پہنچ گئی۔ وین میں موجود تمام افراد ہلاک ہو گئے“...... چن ڈن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ انسانوں کی ہلاکت کی بجائے مچھروں کی ہلاکت کے بارے میں بتا رہا ہو۔ چن ڈان کی بات سن کر وانگ لی اور لی پو کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

”وین کو کیا حادثہ پیش آیا ہے چن ڈن“...... لی پو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”سائیلنسر لگے ریوالور سے وین کے اگلے ٹائر پر فائر ہوا اور وین بے قابو ہو کر کھائی میں جا گری“...... چن ڈن نے مسکراتے ہوئے کہا تو وانگ لی اور لی پو نے اثبات کے انداز میں سر ہلا دیئے۔

”چن ڈن۔ میں نے تمہیں اس لئے اپنے آفس بلایا ہے کہ لی پو ایک پراجیکٹ کی تکمیل کے لئے جا رہا ہے۔ اسے پراجیکٹ کی تکمیل کے لئے کافی وقت چاہئے اس لئے اب تم اپنے پراجیکٹ کی

رپورٹ براہ راست مجھے دیا کرو“...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں چن ڈن سے کہا۔

”اوکے چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی“...... چن ڈن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اب تم جا سکتے ہو“...... وانگ لی نے چن ڈن سے کہا تو وہ کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے وانگ لی اور لی پو کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر باہر چلا گیا۔

”اب تم بھی جاؤ اور منگولیا جانے کی تیاری کرو“...... وانگ لی نے لی پو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوکے چیف“...... لی پو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے وانگ لی کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر وانگ لی کے آفس سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد وانگ لی نے سبز بلب آف کر کے ریڈ بلب جلایا اور اس کے بعد وہ بھی اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

''عمران صاحب۔ یہ کیا چکر ہے۔ آپ کو ہزاروں سال پرانے کردار سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی''...... صفدر نے کہا۔ صفدر، تنویر، جولیا، جوزف اور عمران اس وقت منگولیا کے دارالحکومت اولان بتور میں موجود تھے۔ ان کی رہائش کا انتظام ہوچن نے کیا تھا۔ یہ ڈن کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس تھی۔ گو کہ کوٹھی چھوٹی تھی لیکن تمام جدید سہولیات سے آراستہ تھی۔ کوٹھی میں ایک تہہ خانہ بھی موجود تھا جس میں ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ میک اپ کا سامان اور اسلحہ بھی وافر مقدار میں وہاں موجود تھا۔

''کردار سے تمہاری کیا مراد ہے۔ کیا چنگیز خان کسی ڈرامے کا فرضی کردار ہے یعنی ہم ایک فرضی کردار کی نسل میں سے ہیں''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر گھبرا گیا۔

''نہیں۔ نہیں۔ عمران صاحب۔ میرے کہنے کا یہ مقصد نہیں تھا

جو آپ نے سمجھ لیا۔ چنگیز خان تو اتنی پراسرار شخصیت ہے کہ حقیقی ہونے کے باوجود وہ فرضی کردار لگتا ہے''...... صفدر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تموچن۔ المعروف چنگیز خان میرا جدامجد ہے۔ اگر اس کے خلاف کوئی سوچے گا بھی تو میں اس کی آنکھیں نکال لوں گا اور یہی کام کرنے یعنی آنکھیں نکالنے کے لئے میں یہاں آیا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''اس کے لئے یہاں منگولیا آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے وہیں بتا دیتے۔ میں دیکھتا کہ تم کیسے میری آنکھیں نکالتے ہو۔ میں تو ہر وقت اس ظالم انسان کے خلاف سوچتا اور بولتا رہتا ہوں''۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ تمہاری یہ جرأت تم میرے سامنے میرے جدامجد کی شان میں گستاخی کرو۔ میں، میں تمہاری آنکھیں نوچ لوں گا''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر تنویر کی طرف بڑھا۔ لیکن جیسے ہی وہ تنویر کی طرف بڑھا جولیا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر اس نے عمران کے ہاتھ کو جھٹکا دے کر اسے واپس صوفے پر بٹھا دیا۔

''بس۔ یہ ڈرامے بازی بند کرو۔ میں صفدر اور تنویر کو حقیقت بتاتی ہوں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''حقیقت۔ کیا مطلب۔ کیا حقیقت کچھ اور ہے اور ہمیں حقیقت

سے دور رکھا گیا ہے''...... تنویر نے غصے سے کہا۔

''یہ حقیقت ہے کہ ہم ایک ایسی تنظیم کے خلاف مشن پر آئے ہیں جو چنگیز خان کے مقبرے کی تلاش میں ہے تا کہ اس کا مدفون خزانہ بھی حاصل کرے اور اس کی لاش کی بھی بے حرمتی کرے لیکن شوگران کی یہ تنظیم جس کا نام رانگ وے ہے، صرف اسی ایک پراجیکٹ پر کام نہیں کر رہی۔ چیف کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ رانگ وے شوگرانی مسلمانوں کی نسل کشی کے منصوبے پر بھی کام کر رہی ہے اور یہ منصوبہ کافرستانی متعصبات حکام کا ہے۔ سو چیف نے ایک پنتھ دو کاج والا کام کیا کہ عمران کے جدامجد کی عزت بھی بچ جائے اور رانگ وے مسلمانوں کی نسل کشی والے اپنے منصوبے سمیت زمین میں دفن ہو جائے''...... جولیا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ مشن ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم پرائیویٹ طور پر آئے ہیں۔ ہم تینوں کو چھٹی کی درخواست دینی پڑی ہے''...... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہ سرکاری مشن نہیں ہے۔ شوگرانی مسلمان ہلاک ہو رہے ہیں تو یہ شوگرانی حکومت کا کام ہے کہ وہ اس قتل کو روکے اور رانگ وے کے خلاف کارروائی کرے، اپنے شوگرانیوں کے جان و مال کی حفاظت کرنا تو حکومت کا کام ہوتا ہے''...... جولیا نے صفدر سے کہا۔

''پھر ہم کیوں آئے ہیں۔ ہمیں شوگرانی حکومت سے کہنا چاہئے

تھا وہ خود ہی رانگ وے کے خلاف کارروائی کرتی''...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''رانگ وے ایک خفیہ تنظیم ہے اور اس کی کارروائیوں کا کوئی ثبوت بھی ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہم کس بنیاد پر شوگران حکومت کو کوئی ہدایت دے سکتے ہیں۔ لہٰذا فیصلہ یہی ہوا ہے کہ ہم پرائیویٹ طور پر جا کر اس تنظیم کے خلاف کارروائی کریں''...... جولیا نے کہا۔

''اس تنظیم کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے ہمیں شوگران جانا چاہئے تھا۔ پھر ہم منگولیا کیوں آئے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''رانگ وے ایک انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ اسے شوگران میں اتنی جلدی تلاش نہیں کیا جا سکتا تھا جبکہ اس نے منگولیا میں بھی اپنی کارروائیاں کرنی ہیں۔ لہٰذا ان کارروائیوں کی وجہ سے ہم اسے یہاں جلد ٹریس کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''انشاء اللہ۔ مسلمانوں کو مٹانے کا سوچنے والے خود مٹ جائیں گے''...... تنویر نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں رانگ وے کی کارروائی کا علم کیسے ہو گا۔ اس نے یہاں ایک مقبرہ تلاش کرنا ہے اور یہ کام کئی لوگ کرتے رہتے ہیں''...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''اس بارے میں معلومات ہمیں ٹاپ ایجنسی مہیا کرے گی''۔ عمران نے جواب دیا۔

''کیا تم یہاں ٹاپ ایجنسی پر ڈپینڈ کر کے آئے ہو''...... جولیا

نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''معلومات کے لئے ہمیں کئی بار دوسروں پر انحصار کرنا پڑا ہے۔ یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر رانگ وے یہاں نہ آئی اور اس نے چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کرنے کا پراجیکٹ کینسل کر دیا تو پھر ہم کیا کریں گے۔ کیا یہاں منگولیا میں بیٹھے رہیں گے''...... تنویر نے عمران سے پوچھا۔

''نہیں۔ پھر ہم شوگران جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں پہلے ہی شوگران جانا چاہئے تھا''۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے کہا نا کہ شوگران میں ہمیں زیادہ وقت لگ جاتا اور پھر جب رانگ وے یہاں ہو تو شوگران میں ہمیں کیا ملنا ہے''۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

''یس۔ پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ''...... عمران نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''پرنس۔ میں ہوچن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ہوچن کی آواز سنائی دی۔

''چھوچھن۔ کون چھوچھن''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر اور تنویر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی کیونکہ پاکیشیا کی

ایک مقامی زبان میں چھوچھن آوارہ، نکمے اور مسخرے ٹائپ انسان کو کہتے تھے۔

''چھوچھن نہیں پرنس۔ ہوچن۔ دی چیف آف ٹاپ ایجنسی''۔ ہوچن نے اپنے نام کے ساتھ اپنا عہدہ بتاتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں یہ کیسی ٹاپ ایجنسی ہے جس نے چھوچھن ٹائپ لوگوں کو بھرتی کیا ہوا ہے۔ بہرحال آ جاؤ''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ کر صفدر اور تنویر کی طرف دیکھا جن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

''تم تینوں فوراً میک اپ کر لو۔ میں نہیں چاہتا کہ چھوچھن قسم کے لوگ تمہیں اصل حلیوں میں دیکھیں''...... عمران نے صفدر، تنویر اور جولیا سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلائے اور فوراً ہی ماسک میک اپ کر لئے۔ یہ ماسک میک اپ مقامی تھے اس لئے وہ تینوں اب مقامی نظر آ رہے تھے۔

''عمران۔ چھوچھن کا کیا مطلب ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''تنویر سے پوچھو۔ جو بذات خود چھوچھن ہے۔ مجھ سے کیا پوچھ رہی ہو''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر تم بکواس نہ کرو تو کیا تمہارا کھانا ہضم نہیں ہوتا''...... تنویر نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''میں ہوچن کو چھوچھن کہہ رہا تھا تو تم خوش ہو رہے تھے۔

تمہیں کہہ دیا تو سیخ پا ہو رہے ہو۔ جو بات تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے کیوں پسند کرتے ہو''...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ یہ بات تم مجھ سے کہہ رہے ہو۔ تم جو ہر وقت دوسروں کا تمسخر اڑاتے ہو''...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا تو عمران اور صفدر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''تمہاری فضول باتوں میں میرا سوال تو گم ہی ہو گیا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ سوال گم ہو گیا تو کیا۔ ہم اسے تلاش کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر بتاؤ کہ چھوچھن کا مطلب کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نکما، مسخرہ، آوارہ ٹائپ کے لوگوں کو پاکیشیا کی ایک مقامی زبان میں چھوچھن کہا جاتا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مسخرہ اور آوارہ۔ جس طرح کہ عمران خود ہے''...... تنویر نے کہا تو صفدر اور جولیا کے ساتھ ساتھ عمران بھی ہنسنے لگا اور پھر اسی لمحے ڈور بیل بجنے لگی۔

''جوزف۔ ہوچن آیا ہو گا۔ اسے لے آؤ''...... عمران نے جوزف سے کہا جو کافی دیر سے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''اوکے باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر

باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو ہوچن اس کے ساتھ تھا۔ اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سب کو اپنے انداز میں سلام کیا اور رسمی کلمات کے بعد کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران کے ساتھ تین مقامی افراد کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ تینوں میک اپ میں ہیں۔

''رانگ وے کے بارے میں کوئی تازہ خبر''...... عمران نے ہوچن سے سوالیہ انداز میں کہا۔

''جی ہاں۔ رانگ وے کا سیکنڈ باس لی پو ایک گروپ کے ساتھ منگولیا پہنچ چکا ہے''...... ہوچن نے کہا۔

''تو پھر انتظار کس بات کا ہے۔ ان لوگوں کو فوراً گرفتار کر لو''۔ تنویر نے ہوچن سے کہا۔

''ان لوگوں نے منگولیا میں ابھی تک کوئی جرم نہیں کیا۔ آئے بھی وہ اوریجنل کاغذات پر ہیں۔ وہ ٹورازم انٹرنیشنل کے باقاعدہ ممبر ہیں اور گریٹ سردار کے مقبرے کی تلاش کی مہم پر ہی آئے ہوئے ہیں۔ اب جب تک وہ منگولیا میں کوئی جرم نہ کریں ہم انہیں کیسے گرفتار کر سکتے ہیں''...... ہوچن نے کہا۔

''گرفتار نہیں کر سکتے تو کسی روڈ ایکسیڈنٹ میں ان کا خاتمہ تو کیا جا سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''سر۔ پھر کوئی ایسا گروپ آ جائے گا جس کی شاید ہمیں خبر بھی نہ ہو سکے''...... ہوچن نے کہا۔

''مسٹر ہوچن۔ سب کچھ آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ آپ

خود ان کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں پھر آپ نے ہمیں کیوں بلایا ہے''...... جولیا نے ہوچن سے کہا۔

''مس۔ آپ نے بالکل درست سوال کیا ہے۔ اس وقت سب کچھ ہماری نظروں میں اس لئے ہے کہ وہ لوگ صحیح طریقے سے منگولیا آئے ہیں اور ان کے آنے کی اطلاع ہمیں لی پو کی ایک دوست لڑکی نے دی ہے لیکن ضروری تو نہیں ہے کہ ہمیں آئندہ بھی اطلاع مل سکے اور یہ لوگ عام طریقے کی بجائے منگولیا آنے کا کوئی اور طریقہ استعمال کریں''...... ہوچن نے کہا۔

''اس وقت یہ لوگ کہاں ہیں''...... عمران نے ہوچن سے پوچھا۔

''پرنس۔ اس وقت یہ لوگ پیس ہوٹل کے کمرہ نمبر تین سو پچاس میں موجود ہیں''...... ہوچن نے کہا۔

''لی پو کی دوست لڑکی کا نام کیا ہے جس نے آپ کو اطلاع دی ہے''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ اس کا نام زوچی ہے۔ اس کی ماں منگولی تھی اور باپ شوگرانی اور اپنی ماں کی محبت میں ہی اس نے اتنا بڑا رسک لیا ہے''...... ہوچن نے کہا۔

''وہ لڑکی زوچی کیا اس وقت بھی لی پو کے ساتھ ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ شوگران میں ہے''...... ہوچن نے انکار میں اپنے سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ مسٹر چھوچھن۔ اب آپ بے فکر ہو جائیں۔ لی پو اب ہماری نظروں کے سامنے رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ میرا نام ہوچن ہے۔ چھوچھن نہیں''...... ہوچن نے عمران کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''چھوچھن نام بھی تو ہو گا تم لوگوں میں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ ہوتا ہے لیکن یہ میرا نام تو نہیں نا''...... ہوچن نے کہا۔

''اب میں کیا کروں۔ مجھے نام بھول جاتے ہیں''...... عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کوئی بات نہیں پرنس۔ میرا مقصد آپ کو شرمندہ کرنا نہیں تھا''...... ہوچن نے عمران کو شرمندہ ہوتے دیکھا تو وہ خود شرمندہ سے لہجے میں بولا۔

''ہوچن صاحب۔ آپ عمران کی کسی بات کو محسوس نہ کریں۔ یہ بہت بڑی چیز ہے۔ آپ اسے نہیں جانتے''...... تنویر نے ہوچن سے کہا تو اس نے پہلے تنویر کو اور پھر عمران کو دیکھا۔

''اوکے سر۔ میں اب چلتا ہوں''...... ہوچن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سلام کیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف مین گیٹ بند کرنے کے لئے اس کے پیچھے چلا گیا۔

''میرے خیال میں یہ لوگ خود رانگ وے کے خلاف کام کرنا

نہیں چاہتے۔ رانگ وے کوئی توپ تنظیم نہیں ہو گی“...... ہوچن کے جانے کے بعد تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ لوگ بھی احمق نہیں ہیں۔ رانگ وے واقعی توپ تنظیم ہے اور ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کے ایک گروپ کی آمد کا پتہ انہیں اس لئے چل گیا ہے کہ ایک لڑکی نے مخبری کی ہے ورنہ انہیں پتہ ہی نہ چلتا اور رانگ وے اپنا مقصد پورا کر کے چلی بھی جاتی“...... عمران نے کہا۔

”تم رانگ وے کے بارے میں جانتے ہو“...... جولیا نے عمران سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”عمران صاحب۔ اب آپ کی کیا پلاننگ ہے“...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”سادہ سا کام کرنا ہے۔ ایکریمین میک اپ کرتے ہیں اور لی پو سے ملنے جاتے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا بیٹھا۔ ڈریسنگ ٹیبل پر میک اپ بکس رکھا ہوا تھا۔ اس نے میک اپ بکس کھولا اور میک اپ کرنے لگا۔

”کئی لوگوں نے چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کرنے کے دعوے کئے ہیں لیکن ثابت کوئی نہیں کر سکا“...... لی پو نے کہا۔ وہ اس وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک کوٹھی میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے دو گروپ اپنے ساتھ لایا تھا۔ ایک گروپ میں چوانگ اور لی چن تھے۔ یہ گروپ اس کوٹھی میں ٹھہرا ہوا تھا اور ان دو ساتھیوں کو اپنے ساتھ لانے کا فیصلہ بھی اس نے شوگران سے روانگی کے آخری لمحات میں کیا تھا۔ دوسرے گروپ میں لی تانگ اور چن چو تھے۔ لی پو نے ساتھیوں کو ہوٹل پیس میں ٹھہرایا تھا۔ ان کے پاس ٹورازم انٹرنیشنل کے اوریجنل کارڈ تھے اور یہ چنگیز خان کے مقبرے کی تلاش کی مہم پر آئے ہوئے تھے۔

”سر۔ ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ ان میں سے قریب ترین کون رہا۔ جس کے بارے میں یہ خیال ہو کہ وہ قریب ترین رہا

ہے۔ ہمیں اس کے دعوے کی روشنی میں آگے بڑھنا چاہئے"۔ چوانگ نے لی پو سے کہا۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ تم نے بہت اچھی بات کی ہے اور تمہاری بات کی روشنی میں ہمیں منگولیا آثار قدیمہ کا کوئی ایسا ماہر تلاش کرنا ہو گا جو انتہائی تجربہ کار ہو اور جس کی ساری زندگی اسی کام میں گزری ہو۔ اس سے ہمیں شاید کچھ اشارے مل سکیں۔ جن کی روشنی میں ہم چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں"۔ لی پو نے چوانگ کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو وہ خوش ہو گیا۔

"سر۔ میری نظر میں ایک ایسا ماہر ہے۔ اس کا نام ناچاگین ہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں منگولیا آثار قدیمہ سے ریٹائر ہونے کے بعد وہ اب بیس سالوں سے مہم جوؤں کی رہنمائی کرنے کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ اسی سال عمر ہونے کے باوجود وہ نہایت چاق وچوبند اور صحت مند انسان ہے"...... لی چن نے کہا۔

"کہاں رہتا ہے وہ۔ ہم ابھی اس سے جا کر ملتے ہیں"...... لی پو نے پوچھا۔

"برخان کالونی کی کوٹھی نمبر چالیس میں"...... لی چن نے کہا تو لی پو کھڑا ہو گیا۔

"آؤ۔ ہم ابھی اس سے ملتے ہیں"...... لی پو نے کہا اور وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ چوانگ اور لی چن بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ اس کوٹھی میں ان کی اپنی کار موجود تھی۔ وہ کار میں سوار

ہو کر برخان کالونی کی طرف بڑھنے لگے۔ تقریباً آدھ گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ برخان کالونی پہنچ گئے۔ کوٹھی نمبر چالیس تلاش کرنے میں انہیں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ بیل کے جواب میں ایک ملازم نے گیٹ کھولا۔

"لیس سر"...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم سیاح اور مہم جو ہیں۔ ہم گریٹ سردار چنگیز خان کے مقبرے کی تلاش میں آئے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم نے ناچاگین صاحب سے ملنا ہے"...... چوانگ لی نے کہا۔

"او کے سر۔ میں صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"...... ملازم نے کہا اور اندر چلا گیا۔

"تشریف لے آیئے سر"...... کچھ دیر بعد ملازم نے واپس آ کر کہا اور پھر اس نے گیٹ کھول دیا۔ وہ کار سمیت کوٹھی میں داخل ہو گئے اور پھر ملازم کی رہنمائی میں وہ ایک سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔

"سر۔ تشریف رکھیئے۔ صاحب ابھی آتے ہیں"...... ملازم نے کہا تو وہ صوفوں پر بیٹھ گئے جبکہ ملازم چلا گیا۔

"یہ ناچاگین تو بہت ٹھاٹ سے رہ رہا ہے"...... لی پو نے ڈرائنگ روم کی سجاوٹ اور فرنیچر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ناچاگین تو بہت بڑا افسر ریٹائر ہوا ہے اور اب وہ سیاحوں اور مہم جوؤں کو مشورے اور معلومات دیتا ہے اور اس کا

بھاری معاوضہ لیتا ہے۔ اسی لئے یہ ٹھاٹ باٹ نظر آ رہے ہیں''...... لی چن نے کہا اور اسی لمحے ایک بوڑھا آدمی ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو وہ سمجھ گئے کہ یہی ناچاگین ہے اس لئے وہ اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔

''میرا نام ناچاگین ہے''...... اس بوڑھے نے کہا اور ان تینوں سے مصافحہ کیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ لی چن نے اس کی عمر اسی سال بتائی تھی لیکن اپنی صحت سے وہ اسی سال کا نظر نہیں آتا تھا۔ وہ بمشکل ساٹھ سال کا دکھائی دے رہا تھا۔

''سر۔ میرا نام لی پو ہے۔ یہ چوانگ اور یہ لی چن ہے۔ ہم سیاح ہیں اور ٹورازم انٹرنیشنل کے باقاعدہ ممبر ہیں۔ ہمارے دل میں خواہش ہے کہ ہم منگولوں کے گریٹ سردار چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کریں تاکہ تاریخ میں ہمارا نام امر ہو جائے۔ ہم اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کریں''...... لی پو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جو مہم جو بھی اس مہم پر آتا ہے اس کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن آج تک کوئی کامیاب نہیں ہوا''...... ناچاگین نے لی پو سے کہا۔

''کوشش کرنا تو سب کا حق ہے سر اور ہم بھی کوشش کرنا چاہتے ہیں لیکن اس یقین اور اعتماد کے ساتھ کہ ہم اس مہم میں ضرور کامیاب ہوں گے''...... لی پو نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے تمہارے ماتھے پر عزم نظر آ رہا ہے۔ شاید تمہی وہ لوگ ثابت ہو گے جن کا نام تاریخ میں لکھا جائے گا۔ شاید تم گریٹ سردار کا مقبرہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤ''۔ ناچاگین نے کہا۔ ناچاگین کی بات سن کر وہ تینوں ہی خوش ہو گئے۔ وہ یہ بات نہیں جانتے تھے کہ ناچاگین ہر آنے والے سے ہی اس قسم کی باتیں کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس قسم کی باتوں سے مہم جو خوش ہو جاتے ہیں اور اسی خوشی میں وہ ناچاگین کو منہ مانگا معاوضہ دیتے ہیں۔

''ہمیں بھی یقین ہے کہ ہمارے بارے میں آپ کا خیال درست ثابت ہوگا''...... لی پو نے کہا۔

''تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا''...... ناچاگین نے لی پو سے کہا۔

''یس سر۔ فرمایئے ہم آپ کی ہر ہدایت پر عمل کریں گے''۔ لی پو نے ناچاگین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر تم لوگ گریٹ سردار کا مقبرہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو میرا نام ضرور لینا کہ میں نے تمہیں مشورے اور معلومات دیں تاکہ تمہارے ساتھ ساتھ تاریخ میں میرا نام بھی امر ہو سکے''۔ ناچاگین نے کہا۔

''ایسی باتیں تاریخ سے ڈھکی چھپی تو نہیں رہتیں سر۔ ہم اس وقت آپ کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے آپ کی رہنمائی حاصل کر

رہے ہیں۔ اگر ہم مقبرہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ لمحات بھی تاریخ کا حصہ بن جائیں گے اور آپ کی یہ کوٹھی بھی قو ورثے میں شامل ہو جائے گی''...... لی پو نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... ناچاگین نے کہا۔

''ناچاگین صاحب۔ آج تک لاتعداد ٹیمیں گریٹ سردار ک مقبرہ تلاش کرنے آئی ہیں اور انہوں نے مختلف مقامات کے دعوے کئے ہیں کہ چنگیز خان یہاں دفن ہے لیکن ثابت نہیں ہو سکا۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کے خیال میں وہ کون سا مقام ہے جہاں چنگیز خان کا مقبرہ ہو سکتا ہے''...... لی پو نے ناچاگین سے پوچھا۔

''حتمی طور پر تو میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ جانتے ہوں گے کہ ہمارے گریٹ سردار سن بارہ سو ستائیس میں اس دنیا سے رخصت ہوئے اور انہیں دریائے اونون کے قریب کہیں دفنایا گیا۔ پچاس فوجیوں کا ایک دستہ انہیں دفنانے کے لئے گیا تھا اور اس فوجی دستے نے راستے میں نظر آنے والے ہر جاندار کو قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد جن مزدوروں نے چنگیز خان کو دفنایا تھا واپسی پر باقی فوجیوں نے انہیں بھی قتل کر دیا اور بعد میں ان فوجیوں کو دوسرے فوجیوں نے قتل کر دیا اور دریا کا رخ بھی موڑ کر اس کی جائے مدفون کی طرف کر دیا گیا تا کہ اس کی قبر کا نام و نشان مٹ جائے۔ بہرحال یہ بھی ایک روایت ہے۔ دیگر روایات کے مطابق

برخان نامی پہاڑی سلسلے، شوگران میں فز منگولیا سرحدی صوبے اولان بتور کے شمال مشرقی پہاڑی سلسلوں میں گریٹ سردار کے مقبرے کے دعوے کئے گئے ہیں''...... ناچاگین نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ناچاگین صاحب۔ ان روایات اور دعوؤں کے بارے میں تو ہم بھی پڑھ چکے ہیں اور سن رکھا ہے۔ آپ ہمیں کوئی خاص اشارے دیں''...... لی پو نے کہا تو لی پو کی بات سن کر ناچاگین اٹھ کر ڈرائینگ روم سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔ اس نے وہ کاغذ لی پو کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔ لی پو نے دیکھا تو وہ ایک نقشہ تھا۔

''یہ دریائے اونون اور اس کے اردگرد کے علاقے کا نقشہ ہے۔ یہ بات شاید ہی کوئی جانتا ہو کہ چنگیز خان کی لاش کے ساتھ ایک اونٹنی کے بچے کو بھی دفن کیا گیا تھا۔ بعد میں اونٹنی کو اپنے بچے کی قبر پر آنسو بہاتے ہوئے دیکھا گیا۔ لہٰذا اس نشانی کو ہم مدنظر رکھتے ہوئے بہتر انداز میں گریٹ سردار کا مقبرہ تلاش کر سکتے ہیں''...... ناچاگین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ کون سی۔ کون سی جگہ ہے وہ''...... لی پو نے چونکتے ہوئے ناچاگین سے پوچھا۔

''یہ راز مجھے تین دن پہلے ہی ایک قدیم کتاب سے ملا ہے اور وہ کتاب ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے جس کا مطلب ہے کہ اس کتاب کا

دوسرا نسخہ بھی کہیں نہیں ہو سکتا'' ...... ناچاگین نے کہا۔

''آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کون سی جگہ ہے۔ بلکہ وہ قدیم کتاب بھی ہمیں لادیں'' ...... لی پو نے بے چین لہجے میں کہا تو ناچاگین کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی۔

''جناب۔ یہ میری شب و روز کی محنت ہے۔ میں آپ کو ایسے ہی کیسے بتا سکتا ہوں'' ...... ناچاگین نے کہا۔

''آپ ایسے ہی نہ بتائیں۔ آپ اپنا معاوضہ بتائیں۔ ہم آپ کو منہ مانگا معاوضہ دیں گے'' ...... لی پو نے کہا تو ناچاگین کے چہرے پر عیارانہ مسکراہٹ آ گئی۔

''جناب لی پو صاحب۔ اس کتاب کو حاصل کرنے کے لئے ہی میرے پچاس ہزار ڈالرز خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ میرا ایک بیٹا بھی اس کتاب کی وجہ سے مارا جا چکا ہے'' ...... ناچاگین نے فوراً ہی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ کے بیٹے کی موت کا بہت افسوس ہوا۔ اسے تو ہم واپس نہیں لا سکتے لیکن آپ کو منہ مانگا معاوضہ دے سکتے ہیں لہٰذا آپ معاوضہ بتائیں'' ...... لی پو نے کہا۔

''پچاس ہزار ایکریمین ڈالرز تو میرے خرچ ہو چکے ہیں۔ میں آپ سے ایک لاکھ ایکریمین ڈالرز لوں گا'' ...... ناچاگین نے لی پو سے کہا۔ پچاس ہزار ڈالرز کا سن کر ہی لی پو سمجھ گیا تھا کہ ناچاگین اس سے ایک لاکھ ڈالرز طلب کرے گا۔

''اوکے۔ ہم آپ کو ایک لاکھ ایکریمین ڈالرز دیں گے۔ آپ وہ کتاب بھی لے آئیں اور نقشے میں اس کے مطابق نشاندہی بھی کریں'' ...... لی پو نے فوراً ہی ایک لاکھ ڈالرز دینے پر آمادگی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ میں کاروبار میں ادھار کا قائل نہیں ہوں۔ آپ رقم نقد ادا کریں تو میں کتاب لا کر آپ کو دیتا ہوں'' ...... ناچاگین نے لالچی لہجے میں کہا۔

''چوانگ۔ ہماری گاڑی میں ڈالرز موجود ہیں'' ...... لی پو نے چوانگ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یس سر۔ ہماری کار میں ایکریمین ڈالرز موجود ہیں''۔ چوانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایک لاکھ ڈالرز لے آؤ'' ...... لی پو نے کہا تو چوانگ اٹھ کر باہر چلا گیا۔

''باتوں میں مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ آپ چائے پئیں گے یا کافی'' ...... ناچاگین نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹیبل پر رکھی ہوئی بیل بجائی تو فوراً ہی ایک ملازم اندر آیا اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''جی فرمایئے لی پو صاحب۔ آپ چائے پئیں گے یا کافی''۔ ناچاگین نے پوچھا۔

''سر۔ آپ اس تکلف کو رہنے دیں'' ...... لی پو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"تم جاؤ اور جلدی سے چائے لے آؤ"...... ناچاگین نے لی پو کے انکار کو نظر انداز کرتے ہوئے ملازم سے کہا۔

"رائٹ سر"...... ملازم نے کہا اور پھر وہ ڈرائینگ روم سے باہر چلا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد چوانگ ڈرائینگ روم میں واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ڈالرز کی دس گڈیاں موجود تھیں۔ اس نے وہ گڈیاں ٹیبل پر رکھ دیں۔ ڈالرز دیکھ کر ناچاگین کی آنکھوں میں خوشی کی چمک پیدا ہو گئی اور اس نے ڈالرز کی طرف ہاتھ بڑھائے۔

"سر۔ یہ غلط بات ہے۔ آپ اس وقت تک ڈالرز کو ہاتھ نہ لگائیں جب تک کہ ہمیں وہ کتاب نہ دے دیں اور ساتھ ہی ہمیں سمجھا نہ دیں"...... لی پو نے ناچاگین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بات آپ کی بالکل درست ہے۔ او کے۔ میں کتاب لے آتا ہوں اور پھر آپ کو نقشہ سمجھا بھی دیتا ہوں"...... ناچاگین نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر ڈرائینگ روم سے باہر چلا گیا۔

"سر۔ یہ بوڑھا تو بہت ہی لالچی ہے"...... ناچاگین کے جانے کے بعد لی چن نے لی پو سے کہا۔

"لالچی نہیں۔ اس نے محنت کی ہے اور محنت کا معقول معاوضہ ہر انسان کو ملنا چاہئے"...... لی پو نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مخصوص اشارے سے لی چن کو منع کیا کہ وہ اس قسم کی باتیں نہ

کرے۔ لی پو کی بات سن کر وہ دونوں ہی خاموش ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ملازم چائے کے برتن اٹھائے آ گیا۔ اس نے تین کپ تیار کئے اور ان کے سامنے رکھ کر خاموشی کے ساتھ واپس چلا گیا۔ اس کے واپس جانے کے بعد ناچاگین ڈرائینگ روم میں آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔ وہ لی پو کے سامنے صوفے پر بیٹھا اور اس نے کتاب کھول کر ٹیبل پر رکھ لی اور پھر وہ لی پو کو مختلف صفحے دکھانے لگا اور ساتھ ہی وہ وضاحت بھی کرتا جا رہا تھا جبکہ لی پو اثبات کے انداز میں سر ہلا رہا تھا۔ کتاب کے بعد ناچاگین نقشے کی طرف آ گیا اور پھر وہ لی پو کو نقشہ سمجھانے لگا۔ چند منٹوں میں لی پو نے نقشہ سمجھ لیا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ اس کے ساتھی چائے پی کر فارغ ہو چکے تھے اور اس کی چائے ٹھنڈی ہو گئی تھی۔

"سر۔ آپ کا ایک بیٹا اس کتاب کے سلسلے میں مارا گیا ہے"۔ لی پو نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ ان مہمات کے دوران اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں"...... ناچاگین نے کہا۔

"افسوس کہ آپ کا بیٹا دوسری دنیا میں پہنچ گیا اور آپ ابھی تک اس دنیا میں موجود ہیں"...... لی پو نے بدستور عجیب سے لہجے میں کہا تو ناچاگین نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا"...... ناچاگین نے غصیلے لہجے میں کہا

تو لی پو کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''چوانگ''...... لی پو نے ناچاگین کی بات کا جواب دینے کی بجائے چوانگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... چوانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ لی پو اس سے کیا کہنے والا ہے۔

''ناچاگین صاحب کا بیٹا دوسری دنیا میں تنہا ہے اور اپنے باپ کو آوازیں دے رہا ہے۔ تمہیں یہ آوازیں سنائی دے رہی ہیں''...... لی پو نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ ناچاگین کو اپنے جسم میں کپکپاہٹ سی محسوس ہوئی اور اس نے خوفزدہ نظروں سے لی پو کو دیکھا۔

''یس سر۔ مجھے یہ آوازیں صاف سنائی دے رہی ہیں''۔ چوانگ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''چوانگ۔ ہم چاہتے ہیں کہ دونوں کو ملا دیں۔ ناچاگین صاحب کے بیٹے کو تو ہم اس دنیا میں نہیں لا سکتے البتہ ناچاگین صاحب کو اس کے بیٹے کی دنیا میں پہنچا سکتے ہیں۔ بچھڑے ہوئے باپ بیٹے کو ملانا بہت بھلائی کا کام ہے اور تم اس کام میں بہت تاخیر کر رہے ہو''...... لی پو نے چوانگ سے کہا۔

''سر۔ میں تو بس آپ کے حکم کا منتظر تھا''...... چوانگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ناچاگین پر جھپٹا۔ ناچاگین ان کی عجیب باتیں سن کر حیران اور خوفزدہ ہو رہا تھا۔ چوانگ بجلی کی سی تیزی

سے اس پر جھپٹا تھا اور جس طرح بلی اپنے شکار کو ہلنے کا موقع تک نہیں دیتی اسی طرح چوانگ نے بھی ناچاگین کو مزاحمت کا بھی موقع نہ دیا اور اس کی گردن توڑ دی۔ گردن ٹوٹتے ہی وہ تڑپنے لگا۔ لی پو نے کتاب اور نقشہ اٹھایا جبکہ چوانگ نے اپنے ڈالرز اٹھائے اور ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھے۔ ابھی وہ دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ ناچاگین کا ملازم وہاں آ گیا۔ لی چن نے اس کا بھی سر پکڑ کر زور دار جھٹکا دیا تو اس کی بھی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ ڈرائنگ روم کے دروازے پر ہی گر کر تڑپنے لگا۔ پھر مین گیٹ تک کوئی اور ان کے سامنے نہ آیا اور ان کی کار مین گیٹ سے نکل کر روڈ پر آ گئی۔

''مجھے پیس ہوٹل کے قریب اتار کر تم آگے چلے جانا''...... لی پو نے چوانگ سے کہا۔ چوانگ کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ لی پو کی بات پر اس نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا اور پھر پیس ہوٹل کے قریب پہنچ کر اس نے کار روک دی۔ لی پو کار سے نیچے اتر کر آگے بڑھا تو چوانگ نے بھی کار آگے بڑھا دی۔

''تانگ فو۔ تم بہت اچھے ہو۔ بہت ہینڈسم''...... زوچی نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت اپنے فلیٹ پر تھی اور اس نے برداشت سے زیادہ پی لی تھی۔ لی پو منگولیا گیا ہوا تھا اور وہ خود کو تنہا محسوس کر رہی تھی اسی لئے اس نے بے تحاشا پی لی تھی اور پھر اسی دوران تانگ فو آ گیا۔ تانگ فو رانگ وے کے فائٹر گروپ کا انچارج تھا اور زوچی سے دوستی کا خواہش مند تھا لیکن لی پو کی موجودگی میں وہ زوچی کے قریب نہیں آ سکتا تھا۔ اب جبکہ لی پو ملک سے باہر گیا ہوا تھا تو اس نے موقع غنیمت جانا اور زوچی سے ملنے کے لئے اس کے فلیٹ پر آ گیا۔ جب وہ زوچی کے فلیٹ پر پہنچا تو زوچی نشے میں دھت تھی۔

''اس سے پہلے تو تم نے کبھی مجھ پر نظر ڈالی ہی نہیں''۔ تانگ فو نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں پسند کرتی ہوں لی پو کو نہیں، لیکن لی پو رانگ وے کا سیکنڈ چیف ہے۔ وہ بہت طاقتور بااختیار اور ظالم ہے۔ اگر میں اس سے کہہ دوں کہ میں اس سے نہیں بلکہ تانگ فو سے محبت کرتی ہوں تو وہ نہ صرف مجھے بلکہ تمہیں بھی قتل کرا دے گا''...... زوچی نے اٹک اٹک کر بولتے ہوئے کہا۔ نشے کی زیادتی کی وجہ سے اس سے ٹھیک طرح سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

''زوچی۔ میں بھی تم سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں لیکن لی پو کے ڈر کی وجہ سے تمہارے قریب نہیں آتا۔ اب بھی میں ڈرتے ڈرتے یہاں آیا ہوں حالانکہ لی پو ملک سے باہر ہے''...... تانگ فو نے کہا۔

''اب تمہیں لی پو سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اس کا واپس آنا مشکل ہے''...... زوچی نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو تانگ فو نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''ڈیئر۔ ایسی کیا بات ہو گئی ہے کہ اس کا واپس آنا مشکل ہے''...... تانگ فو نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ گریٹ خان۔ چنگیز خان کے خلاف کام کرنے منگولیا گیا ہے اور منگول کسی بھی صورت میں اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ منگولیا کی ٹاپ ایجنسی کو اس کے ارادوں کی خبر ہے۔ ٹاپ ایجنسی اس کا خاتمہ کر دے گی۔ پھر تمہاری اور میری دوستی پکی رہے گی''...... زوچی نے بدستور نشے میں دھت آواز میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تمہاری اور میری دوستی ابھی سے پکی ہوئی اور اب تو میں اپنے دل میں تمہارے لئے اور زیادہ محبت محسوس کر رہا ہوں"...... تانگ فو نے میٹھے لہجے میں کہا اور اس نے شراب کا ایک اور گلاس تیار کر کے زوچی کی طرف بڑھا دیا۔

"اب تم پیئو ڈیئر۔ میں تو پہلے ہی بہت زیادہ پی چکی ہوں"۔ زوچی نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زوچی ڈیئر۔ پہلے تم نے جو جام پیئے ہیں وہ لی پو کی جدائی کے غم میں پیئے ہیں اور اب تم جو جام پیئو گی وہ میری محبت کے جام ہوں گے۔ کیا تم میری محبت کے جام پینے سے انکار کرو گی"۔ تانگ فو نے کہا۔

"تمہاری محبت میں تو میں شراب کا پورا دریا پی جاؤں تانگ فو ڈیئر"...... زوچی نے کہا اور پھر اس نے تانگ فو سے گلاس لے کر ایک ہی سانس میں خالی کر دیا۔

"یہ میری زندگی کا سب سے اچھا جام تھا ڈیئر"...... زوچی نے سرخ آنکھوں سے تانگ فو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب میں بھی تمہاری محبت کا جام پیوں گا"...... تانگ فو نے کہا اور اس نے گلاس میں تھوڑی سی شراب ڈالی اور سپ کرنے لگا۔ اس نے وہ جام پینے میں چار پانچ منٹ لگائے کہ اس دوران زوچی پر شراب کا مزید اثر ہو گیا۔ اب اس سے آنکھیں کھولنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"زوچی ڈیئر۔ یہ بتاؤ کہ ٹاپ ایجنسی کو لی پو کے بارے میں

کیسے معلوم ہوا ہے"...... تانگ فو نے زوچی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ٹاپ ایجنسی کے چیف ہوچن کو میں نے بتایا ہے"...... زوچی نے نشے میں دھت آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیڈ پر لڑھک گئی۔ شراب کی زیادتی کی وجہ سے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔ زوچی نے ایک بہت ہی اہم بات بتائی تھی اور اس بات کو فوراً ہی چیف وے کے نوٹس میں لانا ضروری تھا۔ چونکہ لی پو آج کل ملک سے باہر تھا اس لئے تمام رپورٹیں چیف وے خود ہی وصول کر رہا تھا۔ تانگ فو نے ایک نظر زوچی کو دیکھا اور پھر وہ اس کے فلیٹ سے باہر نکل آیا۔ چند ہی لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے رانگ وے کے ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"مس۔ چیف آفس میں موجود ہیں"...... تانگ فو نے اپنے چیف کی پی اے کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ پی اے نے اس کی طرف دیکھا اور پھر اس نے نظر اٹھا کر دیوار کی طرف دیکھا جہاں دو رنگ کے بلب لگے ہوئے تھے۔ ایک سرخ رنگ کا تھا اور دوسرا سبز رنگ کا تھا۔ سبز رنگ کا بلب اس وقت روشن تھا جس سے تانگ فو سمجھ گیا کہ چیف اپنے آفس میں موجود ہے۔ پی اے نے مسکراتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اپنے چیف کے نمبر پریس کر کے رسیور کان سے لگا لیا۔

"چیف۔ فائٹر گروپ کے انچارج تانگ فو صاحب آئے ہیں

اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور خاموش ہو کر دوسری طرف کی بات سننے لگی۔

''تشریف لے جایئے''...... چیف کی بات سننے کے بعد پی اے نے تانگ فو سے کہا تو وہ آگے بڑھا۔ دوسرے لمحے وہ اپنے چیف وے کے سامنے تھا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں چیف وے کو سلام کیا اور اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... چیف نے کرخت لہجے میں کہا تو تانگ فو اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تمہارے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ تم کوئی خاص بات کرنے کے لئے آئے ہو''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ اب رانگ وے میں بھی غدار پیدا ہونے لگ گئے ہیں''...... تانگ فو نے کہا تو چیف نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی چیف کی آنکھوں میں غصے کے تاثرات پیدا ہو گئے۔

''تمہید مت باندھو۔ سیدھی بات کرو''...... چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''سوری چیف۔ لی پو کی دوست لڑکی زوچی نے منگولیا کی ٹاپ ایجنسی کے چیف ہوچن کو لی پو کی منگولیا آمد اور اس کے مقصد سے آگاہ کر دیا ہے''...... تانگ فو نے چیف سے کہا۔

''تمہیں کس نے بتایا ہے''...... چیف نے بدستور غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں اس وقت زوچی کے فلیٹ سے ہی آ رہا ہوں۔ وہ نشے میں اس قدر دھت تھی کہ اس نے خود ہی یہ بات مجھے بتا دی''...... تانگ فو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ویری سیڈ۔ رانگ وے کے لئے یہ نہایت ہی خطرناک بات ہے اور اس بات کو یہیں پر ختم ہو جانا چاہئے۔ تم فوراً زوچی کے فلیٹ پر جاؤ اور اسے گولی مار کر اس کی لاش کسی فٹ پاتھ پر ڈال دو اور رانگ وے کے لوگوں کو بتاؤ کہ زوچی نے رانگ وے سے غداری کے متعلق صرف سوچا ہی تھا کہ اسے یہ عبرتناک سزا دے دی گئی''...... چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے چیف۔ آپ کی ہدایت پر عمل ہو گا''...... تانگ فو نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔

''زوچی کو انجام تک پہنچانے کے بعد تم اپنے تین آدمیوں سمیت منگولیا روانہ ہو جانا۔ وہاں پہنچ کر تم لی پو اور اس کے ساتھیوں کی صرف نگرانی کرو گے اور وہ بھی ان سے دور رہ کر کسی وقت لی پو کو مدد کی ضرورت محسوس ہو تو تم اس کی مدد کرو گے اور ایس ایس ٹرانسمیٹر پر براہ راست مجھ سے رابطہ رکھو گے''...... چیف نے تانگ فو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے چیف۔ آپ کی ہدایت پر حرف بہ حرف عمل ہو گا''۔ تانگ فو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو چیف نے ہاتھ سے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ چیف کے دفتر سے باہر نکل آیا۔

زوچی کی آنکھیں کھلیں تو اسے اپنا سر بھاری محسوس ہوا۔ زیادہ مقدار میں شراب پی لینے سے اسے اب بھی چکر سے محسوس ہو رہے تھے لیکن اسے نشے کی حالت میں رہنے کے دوران کی باتیں بھی یاد آنے لگیں اور یہ باتیں یاد آتے ہی اس کا نشہ ہرن ہو گیا۔ اسے یاد آ گیا کہ جب وہ نشے میں دھت تھی تو رانگ وے کے فائٹر گروپ کا انچارج تانگ فو آیا تھا اور اس نے تانگ فو سے لی پو کے بارے میں باتیں کی تھیں۔ یہ یاد آتے ہی اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تو دروازہ اندر سے بند نہیں تھا۔ وہ فوراً اٹھی اور اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنا موبائل فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔ جلد ہی دوسری طرف بیل جانے لگی۔

''ہیلو۔ ہوچن صاحب۔ میں زوچی بول رہی ہوں''...... رابطہ

ملنے پر اس نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مس زوچی۔ خیریت تو ہے۔ آپ گھبرائی ہوئی لگ رہی ہیں''...... دوسری طرف سے ہوچن کی آواز سنائی دی۔

''ہوچن صاحب خیریت نہیں ہے۔ میری زندگی کو شدید خطرہ ہے کیونکہ میں نے نشے کی حالت میں رانگ وے کے ایک آدمی تانگ فو کو اپنے راز بتا دیئے ہیں''...... زوچی نے ہوچن سے کہا۔

''آپ گھبرائیں نہیں۔ آپ فوری طور پر شوگران چھوڑ کر منگولیا آ جائیں۔ ہم ہر طرح سے آپ کی حفاظت کریں گے''...... دوسری طرف سے ہوچن نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''ہوچن صاحب۔ رانگ وے انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔ یہ مجھے منگولیا میں بھی نہیں چھوڑے گی''...... زوچی نے مایوس لہجے میں کہا۔

''میں نے کہا نا۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ آپ ایک بار منگولیا آ تو جائیں''...... ہوچن نے کہا۔

''اوکے۔ میں شوگران سے نکلنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن مجھے امید نہیں ہے کہ میں بخیریت شوگران سے نکل سکوں''...... زوچی نے بدستور مایوس لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کال کاٹ دی۔ موبائل فون آف کر کے اس نے جیب میں رکھا اور ڈریسنگ ٹیبل کی دراز کھولی اور دارز میں سے اپنا پاسپورٹ، کچھ رقم اور ریوالور نکال کر بھی اس نے جیب میں رکھ لئے۔ لیکن پھر کچھ

سوچ کر اس نے ریوالور جیب سے نکالا اور پھر اس نے دروازے کی چٹخنی بھی گرا دی۔ اس کے بعد وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔ اس نے تکیہ بھی اپنے قریب کر لیا اور تکیئے کے نیچے اس نے اپنا ریوالور والا ہاتھ رکھ دیا۔ اب دیکھنے والے کو ایسا ہی محسوس ہوتا کہ وہ بدستور نشے میں مدہوش ہو کر پڑی ہوئی ہے۔

اسے یقین تھا کہ تانگ فو یا تنظیم کا کوئی اور رکن اسے ہلاک کرنے کے لئے ضرور آئے گا۔ وہ انتظار کرنے لگی اور اس کا یہ انتظار زیادہ طویل ثابت نہ ہوا۔ اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے پلکوں کی درز میں سے دیکھا تو تانگ فو اس کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ وہ نہایت ہی محتاط انداز میں داخل ہوا تھا لیکن زوچی کو بدستور بیڈ پر مدہوش پا کر وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ اس کے بعد وہ قدم بہ قدم چلتا ہوا زوچی کے بیڈ کے قریب آ گیا اور زوچی کو دیکھنے لگا۔

''زوچی میری خواہش تو تھی کہ میں تم سے دوستی کروں۔ لیکن تو نے تنظیم سے غداری کی اور غداری کی سزا تو موت ہی ہوتی ہے۔ سو چیف نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قتل کر کے فٹ پاتھ پر پھینک دوں تاکہ آئندہ کسی کو تنظیم سے غداری کرنے کی جرأت نہ ہو''۔ تانگ فو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن ابھی اس کا ہاتھ جیب سے باہر بھی نہیں آیا تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور تانگ فو کے سینے میں سوراخ ہو گیا۔ وہ

اوندھے منہ زوچی کے بیڈ پر ہی گر پڑا اور اس کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ زوچی اچھل کر کھڑی ہو گئی اور تانگ فو سے چند قدم دور جا کر اس نے تانگ فو کے سر کا نشانہ لیا اور ایک فائر اور کر دیا۔ دھماکہ ہوا اور تانگ فو کی کھوپڑی میں سوراخ ہو گیا۔ زوچی نے ریوالور وہیں پھینکا اور پھر وہ اپنے فلیٹ سے باہر نکل آئی اس کا فلیٹ ساؤنڈ پروف نہیں تھا۔ اسے معلوم تھا کہ دھماکوں کی آوازیں سن کر کسی نے پولیس کو اطلاع کر دی ہو گی اور اب کسی بھی لمحے پولیس وہاں پہنچنے والی ہو گی اس لئے وہ جلد سے جلد اپنی بلڈنگ سے دور ہو جانا چاہتی تھی۔

بلڈنگ سے نکل کر وہ دو قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ اسے پولیس گاڑی کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ وہ پولیس سائرن پر توجہ دیئے بغیر مطمئن انداز میں آگے بڑھتی رہی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے گھبراہٹ کا مظاہرہ کیا تو وہ نظروں میں آ جائے گی اور اگر وہ نظروں میں آ گئی تو فوراً ہی گرفتار کر لی جائے گی۔ لہٰذا وہ مطمئن انداز میں آگے بڑھتی رہی۔ وہ تقریباً دس بارہ قدم ہی چلی ہو گی کہ اس کے قریب سے ٹیکسی گزری تو اس نے ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا اور ٹیکسی رک گئی۔

''ایئر پورٹ چلو''...... زوچی نے ٹیکسی کا پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس کے سیٹ پر بیٹھتے ہی ٹیکسی آگے بڑھی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایئر پورٹ پر پہنچ

گئی۔ ایئر پورٹ پر پہنچ کر اس نے معلومات حاصل کیں تو اسے معلوم ہوا کہ صرف آدھ گھنٹے بعد ایک فلائٹ منگولیا جا رہی ہے اور یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس جہاز میں کئی سیٹیں خالی تھیں۔ لہٰذا اس نے ٹکٹ لیا اور جہاز میں سوار ہو گئی۔ آدھ گھنٹے کے بعد جہاز زمین سے بلند ہوا تو زوچی نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ فوری خطرے سے باہر نکل آئی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور پچھلے واقعات کے بارے میں سوچنے لگی۔

''کیا گریٹ ایجنسی مجھے تحفظ فراہم کر سکے گی''...... زوچی نے اپنے آپ سے سوال کیا۔

''نہیں رانگ وے کا مقابلہ کرنا گریٹ ایجنسی کے بس کی بات نہیں ہے''...... زوچی نے اپنے سوال کا خود ہی جواب دیا لیکن اس کے پاس چوائس بھی صرف یہی تھی منگولیا کے علاوہ وہ کسی اور ملک فوری طور پر نہیں جا سکتی تھی کیونکہ باقی تمام ممالک کے لئے ویزا ضروری تھا لیکن منگولیا کے لئے ویزے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایئر پورٹ پر صرف داخلہ اور خارجہ کا اندارج ہوتا تھا۔ دونوں ملکوں کی حکومت نے عوام کی سہولت کے لئے ویزے کی شرط ختم کر دی تھی اس لئے منگولیا ہی ایسا ملک تھا جہاں وہ فوراً جا سکتی تھی۔ سفر کے دوران وہ مسلسل سوچوں میں گم رہی۔ جہاز اولان بتور کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا تو وہ ڈرتے ہوئے ایئر پورٹ کی عمارت سے باہر آئی۔

چونکہ اس کے پاس سامان بھی نہیں تھا اس لئے اسے امیگریشن پر بھی وقت نہیں لگا تھا۔ ایئر پورٹ کی عمارت سے باہر آ کر اس نے سہمے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھا لیکن اسے کوئی بھی مشکوک آدمی نظر نہ آیا۔ ہر طرف سے اطمینان کر لینے کے بعد وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئی۔

''کہاں جانا ہے مس''...... نمبر پر لگی ہوئی ٹیکسی کے ڈرائیور نے زوچی سے پوچھا۔

''کسی بھی اچھے سے ہوٹل لے چلو''...... زوچی نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔

''او کے مس۔ بیٹھیئے۔ کنگ ہوٹل اولان بتور کا سب سے اچھا ہوٹل ہے۔ میں آپ کو وہاں لئے چلتا ہوں''...... ٹیکسی ڈرائیور نے کاروباری مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھولنے لگا۔ جیسے اس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ایک دھماکہ ہوا اور اس کی چیخ بلند ہوئی جبکہ دھماکے کی آواز سنتے ہی زوچی اچھل کر دور جا گری اور اس نے دو تین قلابازیاں کھائیں۔ اس ایک دھماکے کے بعد اور بھی دھماکے ہونے لگے۔ زوچی پر مسلسل فائرنگ ہونے لگی اور وہ خود کو بچانے کے لئے پھرکی کی مانند گھوم رہی تھی۔ پھر اچانک ہی اسے محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے دل میں اتر گئی ہو۔ اس کے حلق سے بے اختیار ایک تیز چیخ نکلی اور وہ سڑک پر گر کر تڑپنے لگی۔

''آج تک جو کام نہیں ہو سکا۔ وہ کام ہم کریں گے۔ چنگیز خان کا مقبرہ ہماری ہی وجہ سے دنیا والوں کی نظروں میں آئے گا''...... عمران نے جوشیلے لہجے میں کہا۔ اس وقت وہ چیس ہوٹل کے ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سوائے جوزف کے وہ سبھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ کھانے کے برتن ان کی میز پر موجود تھے اور وہ کھانا کھا رہے تھے۔ ان کی میز کے قریب ہی لی پو اور اس کے دو ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ہوچن نے ان کے بارے میں بتا دیا تھا لی پو کے ساتھیوں کا نام لی تانگ اور چن چو تھا۔ وہ بھی اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔

''ہاں رچرڈ صاحب۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں ہزاروں سال پرانی تین کتابیں مل گئی ہیں اور ان میں واضح اشارے موجود ہیں۔ بس اب چنگیز خان کا مقبرہ دریافت ہو ہی جائے گا''۔ صفدر

نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے عمران سے کہا جس نے اپنا نام رچرڈ بتایا تھا۔

''اس سے زیادہ خوش قسمتی کی بات یہ ہے مسٹر پیٹر کہ ہمیں باگاچن مل گیا جو ان قدیم زبانوں کو پڑھ سکتا ہے۔ اگر وہ نہ ملتا تو یہ کتابیں بھی ہمارے لئے بیکار تھیں''...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مس لیانا۔ واقعی باگاچن کا ملنا ہماری خوش قسمتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میں تو بہت ایکسائٹڈ ہو رہا ہوں لیکن تم لوگ نجانے کیوں دیر کئے جا رہے ہو۔ ہمیں تو اب تک اپنے مطلوبہ مقام تک پہنچ جانا چاہئے تھا''...... تنویر نے بے چین لہجے میں کہا۔

''تھوڑا سا انتظار اور کرو مسٹر جان۔ اس سلسلے میں ہمیں ایک مشین کی ضرورت ہے اور وہ مشین ایکریمیا سے آنی ہے۔ میں نے فون کر دیا ہے۔ کل تک وہ مشین آ جائے گی اور پھر ہم اپنی مہم پر نکلیں گے اور ہم دوسرے لوگوں کی طرح ناکام نہیں ہوں گے اس لئے ہمیں اطمینان سے اپنا کام کرنا ہو گا''...... عمران نے تسلی دینے والے انداز میں تنویر سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس گفتگو کا مقصد لی پو کو اپنی طرف متوجہ کرنا تھا اور وہ سو فیصد اپنے مقصد میں کامیاب رہے تھے۔ انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ لی پو اور اس کے ساتھی ان کی باتوں میں دلچسپی لے رہے تھے۔ پھر اس

قسم کی باتوں کے دوران انہوں نے کھانا کھا لیا۔ کھانے کے بعد عمران نے بل ادا کیا اور پھر وہ ہال سے باہر آ گئے۔ پارکنگ میں ان کی ڈبل کیبن گاڑی موجود تھی۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر جبکہ جولیا اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ صفدر اور تنویر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے جبکہ جوزف گاڑی کے اوپن حصے میں سوار ہو گیا۔ جلد ہی ان کی گاڑی روڈ پر آ کر ڈن کالونی کی طرف بڑھنے لگی۔

"تم کس فضول چکر میں پڑ گئے ہو۔ میں تو بور ہو گیا ہوں۔ لی پو گروپ کو پکڑ کر ان کا خاتمہ کرو اور رانگ وے کی جڑیں کاٹنے کے لئے شوگران چلو"...... تنویر نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے عمران۔ ہم واقعی فضول چکر میں پڑے ہوئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ فضول چکر نہیں ہے۔ ہوچن نے مجھ سے مدد کی درخواست کی اس لئے میں اس کے اطمینان کے لئے یہاں آ گیا۔ اب ہم نے رانگ وے کے چند آدمیوں کو ٹریس کر لیا ہے بلکہ لی پو تو رانگ وے کا سیکنڈ چیف ہے۔ ہم اس سے رانگ وے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں گے اور پھر شوگران جا کر رانگ وے کی جڑیں کاٹ دیں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں عمران صاحب اس سے قبل منگولیا نہیں آئے۔ اب انہیں موقع اور بہانہ ملا تو یہ اپنے جدامجد کا ملک دیکھنے کے لئے آ گئے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صفدر کی یہ بات دل کو لگ رہی ہے"...... جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ جوزف اور میں پہلے بھی منگولیا آ چکے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دنیا کا کوئی کونہ ایسا بھی ہے جہاں تمہارے سبز قدم نہ پڑے ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک تمہارا دل ہے جہاں تک میری رسائی نہیں ہو سکی"۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا دل مرد کا دل ہے کسی حسینہ کا نہیں کہ وہاں تک تمہاری رسائی ہو"...... تنویر نے بدستور منہ بناتے ہوئے کہا۔ تنویر کے انداز اور بات پر جولیا اور صفدر کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی تو تنویر جھینپ سا گیا۔

"کیا بات ہے۔ تم کیوں اس طرح ہنس رہے ہو"...... تنویر نے یکدم ہی غصیلے لہجے میں صفدر اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ تنویر کے اس انداز پر صفدر نے تو قہقہہ لگایا جبکہ جولیا بھی زور زور سے ہنسنے لگی۔

"لگتا ہے تم دونوں کا دماغ چل گیا ہے"...... تنویر نے ایک مرتبہ پھر منہ بناتے ہوئے کہا اور اسی لمحے انہیں گاڑی رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ انہوں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ڈن کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔ تنویر کی باتوں کی وجہ سے انہیں

وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔ جیسے ہی عمران نے گاڑی روکی جوزف اچھل کر گاڑی سے نیچے اترا اور اس نے گیٹ پر لگا ہوا تالا کھول کر گیٹ بھی کھول دیا اور عمران گاڑی اندر لے آیا۔

''باس۔ نیلے رنگ کی ایک کار پیس ہوٹل سے ہی ہمارے پیچھے آ رہی ہے''...... عمران گاڑی سے نیچے اترا تو جوزف نے کہا۔

''شب دیجور کی اولاد۔ اسے پیچھے لگانے کے لئے ہی تو ہم پیس ہوٹل گئے تھے''...... عمران نے جوزف سے کہا اور پھر وہ سب ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئے لیکن ابھی وہ صوفوں پر بیٹھے ہی تھے کہ ڈور بیل کی آواز سنائی دی۔

''جوزف۔ تعاقب کرنے والے مہمان آئے ہیں۔ انہیں ساتھ لے آؤ''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ باہر چلا گیا۔

''بس اس سے اسی قسم کی فضول باتیں سن لو۔ اس نے کبھی کام کی بات بھی کی ہے''...... تنویر نے کہا مگر عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا کیونکہ جوزف، لی پو کے ساتھ کسی بھی لمحے اندر آ سکتا تھا اور پھر ایک ہی منٹ بعد جوزف، لی پو اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اندر آ گیا۔ لی پو اور اس کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کیا۔ عمران نے ان کے سلام کا جواب دیا۔

''بیٹھئے''...... عمران نے ان سے کہا تو وہ تینوں صوفوں پر بیٹھ

گئے جبکہ جوزف ان کے پیچھے مستعد انداز میں کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے ایک نظر جوزف کو دیکھا اور پھر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ کیا ہم پہلے بھی کبھی ملے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ہماری پہلی ملاقات ہے۔ میرا نام لی پو ہے۔ یہ میرا ساتھی لی تانگ ہے اور یہ چن چو ہے''...... لی پو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آپ کی آمد کا مقصد''...... عمران نے لی پو سے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہم شوگران سے آئے ہیں اور مہم جو ہیں۔ ہم چنگیز خان کے مقبرے کی تلاش کی مہم پر آئے ہیں اور ہم نے ہوٹل پیس میں آپ کی باتیں سنی ہیں۔ آپ بھی اسی سلسلے میں آئے ہوئے ہیں کیوں نہ ہم مشترکہ طور پر چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کریں''...... لی پو نے کہا۔

''جبکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم رانگ وے سمیت تمہارا مقبرہ بھی اسی طرح گمنام بنائیں کہ دنیا کو تمہارا مقبرہ کبھی نہ ملے''...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا تو وہ تینوں حیرت کی شدت سے اچھل پڑے اور اسی اچھلنے کے دوران ہی ان کے ہاتھ اپنی جیبوں میں بھی گئے لیکن ان کے ہاتھ جیب سے باہر نہ نکل سکے۔ تنویر نے ان سے

زیادہ پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا۔ تین دھماکے ہوئے۔ لی پو کے ساتھیوں کے تو ماتھے میں سوراخ ہو گئے جبکہ لی پو کے اس ہاتھ گولی لگی جو جیب میں تھا۔ ان تینوں کے منہ سے چیخیں نکلیں۔ لی پو کے ساتھی لی تانگ اور چن چو تو فرش پر گر کر تڑپنے لگے جبکہ لی پو نے اپنا زخمی ہاتھ دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیا اور وہ دوہرا ہو کر انہیں گھورنے لگا۔ تنویر نے فائرنگ کرنے میں کمال مہارت کا مظاہرہ کیا تھا۔ لی پو دوہرا ہوا تو تنویر آگے بڑھا۔ اس نے لی پو کی جیب سے ریوالور نکال لیا۔ ابھی اس نے لی پو کی جیب سے ریوالور نکالا ہی تھا کہ لی پو کا دوسرا ہاتھ تنویر کے سینے پر پڑا اور تنویر اچھل کر دور جا گرا۔

''تنویر۔ تم یہ کیوں بھول گئے تھے کہ شوگرائی مارشل آرٹ کے ماہر ہوتے ہیں''...... عمران نے تنویر سے کہا۔

''میں اس کا سارا مارشل آرٹ اس کی ناک کے راستے نکال دوں گا''...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جمپ لیا اور لی پو پر جا پڑا۔ لی پو نے اس سے بچنے کی کوشش تو کی لیکن اس کی کوشش رائیگاں گئی۔ وہ تنویر سمیت فرش پر گرا۔ فرش پر گرتے ہی اس نے ایک مرتبہ پھر تنویر کو مکا مارنے کی کوشش کی لیکن تنویر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اگلے ہی لمحے کٹاک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور لی پو کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ لی پو کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

''رانگ وے کے بارے میں تفصیل بتاؤ''...... تنویر نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''مم۔ میں کچھ نہیں جانتا''...... لی پو نے ہکلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ایک اور چیخ نکل گئی کیونکہ تنویر نے اس کی کہنی کی ہڈی بھی توڑ دی تھی۔

''میں ایک ایک کر کے تمہاری ساری ہڈیاں توڑ ڈالوں گا''۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں معلوم۔ مجھے کچھ نہیں معلوم۔ نہیں بتاؤں گا۔ کچھ نہیں بتاؤں گا''...... لی پو نے درد کی شدت سے چلاتے ہوئے کہا

''میں دیکھتا ہوں کہ تم میں کتنی قوت برداشت ہے''...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ایک انگلی سیدھی کی اور لی پو کی آنکھ میں مار دی۔ اس کی انگلی نے خنجر کا سا کام دکھایا اور لی پو کی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل کر فرش پر جا گرا اور لی پو ماہی بے آب کی مانند تڑپنے لگا۔ اس کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔

''ابھی سے مت چیخو بزدل انسان۔ ابھی تو تمہاری دوسری آنکھ سلامت ہے۔ جب میں یہ دوسری آنکھ بھی نکالوں گا تو تب چیخنا''۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے لی پو کی زخمی آنکھ پر ہاتھ مارا تو لی پو کا تڑپنا اور تیز ہو گیا۔ تنویر نے اس کے سینے پر اپنا ایک گھٹنا رکھا اور ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ لیا۔

''نہ بتاؤ۔ میں تمہاری دوسری آنکھ بھی نکالنے لگا ہوں۔ اس کے بعد میں تمہاری روح سے سب کچھ پوچھ لوں گا''...... تنویر نے کسی درندے کی مانند غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی انگلی اس کی دوسری آنکھ کی طرف بڑھائی۔ اس کی اکلوتی آنکھ میں خوف کی پرچھائیاں چھا گئیں۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بب۔ بتاتا ہوں''...... لی پو نے بدستور ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''رانگ وے کا چیف کون ہے''...... تنویر نے اس سے پوچھا۔

''چیف کا اصل نام وانگ لی ہے اور کوڈ نام چیف وے۔ وہ اگر تنظیم کے کارکنوں سے بھی ملتا ہے تو میک اپ میں۔ سوائے میرے اس کی اصلیت سے کوئی واقف نہیں۔ وانگ لی کی حیثیت سے وہ شوگران کی معزز شخصیت ہے''...... لی پو نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

''رانگ وے کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''...... تنویر نے لی پو سے پوچھا۔

''رانگ وے کا ہیڈکوارٹر شوگران کے دارالحکومت میں ہلز روڈ پر ہے۔ اسی روڈ پر وانگ لی کی کوٹھی اور بزنس آفس بھی ہے۔ وہ گولڈ کا بہت بڑا بزنس مین ہے''...... لی پو نے تنویر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شوگرانی مسلمانوں کے خلاف رانگ وے کا کیا پراجیکٹ

ہے''...... تنویر نے لی پو سے پوچھا۔

''کافرستان نے رانگ وے کو پراجیکٹ دیا ہے کہ وہ شوگرانی مسلمان گھرانوں کا خاتمہ کر دے اور رانگ وے کا ریڈ سیکشن اس پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ وہ سو سے زیادہ مسلمان گھرانوں کا خاتمہ کر چکا ہے اور ان واقعات کو حادثات کا رنگ دیا جاتا ہے''۔ لی پو نے کہا تو تنویر نے اس سے مزید سوال کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اس نے لی پو کی گردن کو پکڑ کر ایک جھٹکا دیا تو اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ تڑپنے لگا۔ تنویر اس کے اوپر سے نیچے اتر آیا۔ اس کے چہرے پر لی پو کے لئے نفرت کے تاثرات تھے۔ اس نے عمران کی طرف دیکھا اور اسی لمحے ان سب کے سر بری طرح چکرائے اور وہ سب فرش پر گرتے چلے گئے۔

تانگ فو کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ اب تک اسے واپس آ جانا چاہئے تھا لیکن وہ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ وانگ لی کی نظریں بار بار وال کلاک کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ پھر جب اس سے مزید انتظار نہ ہو سکا تو اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اپنی پی اے کا نمبر پریس کیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے فوراً ہی رسیور اٹھایا گیا اور پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سیکورٹی کے تیز ترین آدمی کو میرے پاس بھیج دو''...... وانگ لی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''او کے چیف''...... پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وانگ لی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر ایک منٹ ہی گزرا تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر آ گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز

میں وانگ لی کو سلام کیا اور نظریں جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... وانگ لی نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میرا نام راچنگ ہے''...... آنے والے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

''تانگ فو کو جانتے ہو''...... وانگ لی نے بدستور کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ تانگ فو صاحب میرے انچارج ہیں۔ میں پہلے فائٹر گروپ میں تھا، پھر لی پو صاحب نے مجھے ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی میں ٹرانسفر کر دیا''...... راچنگ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لی پو کی دوست لڑکی زوچی کا فلیٹ تم نے دیکھا ہوا ہے''۔ وانگ لی نے پوچھا۔

''یس چیف''...... راچنگ نے کہا۔

''تانگ فو، زوچی کے فلیٹ پر گیا ہوا ہے۔ تم بھی فوراً زوچی کے فلیٹ پر جاؤ اور وہاں کی صورت حال دیکھ کر مجھے فون پر بتاؤ۔ ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں ہونی چاہئے''...... وانگ لی نے سخت لہجے میں کہا تو راچنگ نے مؤدبانہ انداز میں اپنا سر جھکا دیا۔

''او کے چیف''...... راچنگ نے کہا اور پھر وہ وانگ لی کے آفس سے باہر نکل گیا۔

''تانگ فو نے اتنی دیر کیوں لگا دی''...... وانگ لی سوچنے لگا۔

لیکن ظاہری بات ہے کہ اس سوال کا جواب فی الحال اس کے پاس نہیں تھا۔ راچنگ ہی بتا سکتا تھا کہ تانگ فو نے اتنی دیر کیوں لگا دی ہے۔ وہ راچنگ کی کال کا انتظار کرنے لگا اور پھر پندرہ منٹ بعد انٹرکام کی بیل بجی تو اس نے فوراً ہی رسیور اٹھا لیا۔

"چیف۔ راچنگ کی کال ہے"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ بات کراؤ"...... وانگ لی نے کہا اور انٹرکام کا رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور رکھا ہی تھا کہ سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف وے سپیکنگ"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ غضب ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے راچنگ کی وحشت زدہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا تمہیں کوئی بھوت نظر آ گیا ہے"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ تانگ فو صاحب قتل ہو چکے ہیں۔ پولیس ان کی ڈیڈ باڈی لے گئی ہے اور زوچی غائب ہے"...... راچنگ کی بدستور وحشت زدہ آواز سنائی دی تو وانگ لی اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم"...... وانگ لی نے غراتے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ زوچی تانگ فو صاحب کو قتل کر کے فرار ہو گئی ہے"...... راچنگ کی آواز سنائی دی۔ وانگ لی واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ تانگ فو کے قتل کی خبر سن کر فوری طور پر جو شاک لگا تھا اب وہ اس کے اثر سے باہر نکل آیا تھا۔

"زوچی منگولیا فرار ہونے کی کوشش کرے گی۔ تم فوراً ایئر پورٹ پر چلے جاؤ اور وہاں سے معلومات حاصل کرو"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں راچنگ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے چیف۔ میں ابھی ایئر پورٹ جا رہا ہوں"...... دوسری طرف سے راچنگ کی آواز سنائی دی تو وانگ لی نے رسیور رکھ دیا۔ یہ رانگ وے کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا تھا کہ رانگ وے کا اتنا اہم ممبر قتل ہو گیا تھا۔

"زوچی میرے سامنے آ جائے تو میں اس کی بوٹی بوٹی کر دوں"...... وانگ لی نے غراتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد انٹرکام کی بیل بجی تو اس نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... وانگ لی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ راچنگ کی کال ہے"...... دوسری طرف سے پی اے کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ وانگ لی کا کرخت لہجہ سننے کی تو عادی تھی لیکن اس طرح سرد اور غراتا ہوا لہجہ اس نے کبھی نہیں سنا تھا۔ اسی لئے وہ سہم گئی تھی۔

"اوکے۔ کراؤ بات"...... وانگ لی نے بدستور غراتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ دوسرے لمحے سفید رنگ کے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"چیف۔ راچنگ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے راچنگ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"نام بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مقصد کی بات کرو"۔ وانگ لی نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف۔ زوچی شوگران سے نکل چکی ہے۔ بیس منٹ بعد اس کا طیارہ اولان بتور کے ایئر پورٹ پر لینڈ کرے گا"...... راچنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔تم واپس آ جاؤ"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے چند لمحوں کے لئے کچھ سوچا اور پھر اس نے سبز رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ میو کنگ سپیکنگ"...... رابطہ ملنے پر دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"چیف وے بول رہا ہوں میو کنگ"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔حکم چیف"...... دوسری طرف سے میو کنگ کا لہجہ فوراً ہی مؤدبانہ ہو گیا۔ میو کنگ اولان بتور میں کنگ کلب کا

مالک اور مینجر تھا اور رانگ وے کا ایجنٹ۔

"بیس منٹ بعد زوچی نامی ایک لڑکی شوگران سے منگولیا پہنچ رہی ہے۔ اسے ایئر پورٹ کے قریب ہی ختم ہو جانا چاہئے۔لڑکی کا حلیہ نوٹ کر لو"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے زوچی کا حلیہ بتا دیا۔

"اوکے چیف۔لڑکی کا نام اور حلیہ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اب یہ لڑکی اولان بتورسٹی میں زندہ داخل نہیں ہو سکے گی"۔ دوسری طرف سے میو کنگ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اولان بتور کے پیس ہوٹل میں لی پو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹھہرا ہوا ہے۔تم نے اس کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ اسے بھی پتہ نہ چلے۔ اگر وہ کسی وقت کسی مشکل میں پھنس جائے تو تم نے اس کی مدد کرنی ہے"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں میو کنگ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ لی پو صاحب کو یہاں کچھ نہیں ہو گا"...... میو کنگ نے کہا۔

"تم نے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ہے کہ کوئی پارٹی لی پو اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی تو نہیں کر رہی"...... وانگ لی نے کہا۔

"یس چیف۔ میں سمجھ گیا چیف"...... دوسری طرف سے میو کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"زوچی کا خاتمہ کر کے تم نے فوری طور پر مجھے اطلاع کرنی ہے اور اس کے بعد بھی اگر کوئی اہم بات ہو جائے تو تم نے مجھے راست رپورٹ کرنی ہے۔ ہاں۔ اگر میں اس فون پر موجود نہ ہوا تو پھر تم میری پی اے کو پیغام نوٹ کرا دو گے"...... وانگ لی نے کہا۔

"او کے چیف۔ آپ کی ہدایت کے مطابق عمل ہو گا"۔ دوسری طرف سے میو کنگ نے کہا تو وانگ لی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب وہ کچھ مطمئن نظر آ رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میو کنگ زوچی کا خاتمہ کر دے گا۔ میو کنگ، رانگ وے کا ایجنٹ تھا جو پچھلے دو سال سے منگولیا کے دارالحکومت اولان بتور میں رہ رہا تھا۔ فوری طور پر اسے ہی زوچی کے خلاف حرکت میں لایا جا سکتا تھا۔ اس کے بعد اس کے بیس بائیس منٹ مصروف ہی گزرے۔ اس نے اس دوران کئی ٹیلی فون اٹنڈ کئے اور کئی ٹیلی فون کالز اسے خود بھی کرنی پڑیں۔ میو کنگ کو فون کرنے کے آدھ گھنٹے بعد اس کے بڑ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔

"یس۔ چیف [illegible]"...... وانگ لی نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میو کنگ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے میو کنگ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں میو کنگ۔ کیا زوچی تمہیں نظر آئی"...... میو کنگ کی آواز سن کر وانگ لی نے پوچھا۔

"یس چیف۔ زوچی اس وقت ایئر پورٹ روڈ پر پڑی تڑپ رہی ہے"...... میو کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ہم غلط کام پر سزا دیتے ہیں تو اچھے کام پر انعام بھی ملنا چاہئے۔ زوچی کا قصہ تمام ہوا۔ اب تم نے دوسرا کام کرنا ہے اور اس کام میں معمولی سی غفلت بھی نہیں ہونی چاہئے"...... وانگ لی نے کہا۔ اس مرتبہ اس کے لہجے میں کرختگی موجود نہیں تھی۔

"چیف۔ پہلے کبھی غفلت ہوئی ہے جو اب ہو گی۔ آپ بے فکر رہیں"...... میو کنگ نے کہا۔

"او کے۔ وش یو گڈ لک"...... وانگ لی نے نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ زوچی کے قتل کی اطلاع نے اسے مطمئن کر دیا تھا۔

میو کنگ، کنگ کلب میں اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ میو کنگ انتہائی سخت گیر اور ظالم انسان تھا۔ اس کے پاس بدمعاشوں کا پورا گروپ تھا جو لڑائی بھڑائی کے ماہر تھے۔ بدمعاشوں کے اس گروپ کے علاوہ ہوگین اور چن فو رانگ وے کے ایجنٹ تھے اور میو کنگ کے ساتھ رہتے تھے۔ ہوگین اس کا اسسٹنٹ تھا۔ میو کنگ کے سامنے ٹیبل پر انٹرکام اور ٹیلی فون سیٹ رکھے ہوئے تھے۔ اس کی نظریں بار بار ٹیلی فون کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ پھر جیسے ہی بلیک کلر کے فون کی گھنٹی بجی تو اس نے فوراً رسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔

''میو کنگ سپیکنگ''...... میو کنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

''باس۔ ہوگین بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ہوگین کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''تم نے رپورٹ دینے میں اتنی دیر کر دی''...... میو کنگ نے

غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ لی پو صاحب کافی دیر سے ڈن کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس میں موجود ہیں۔ میں ان کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ ابھی تک باہر نہیں آئے''...... ہوگین نے کہا۔

''اوہ۔ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو گئی ہو''...... میو کنگ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں باس۔ میں اور میرے ساتھی تو باہر موجود ہیں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہونہہ۔ تم ایسا کرو کہ اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو اور اس کے بعد اندر جا کر حالات کا جائزہ لو اور پھر مجھے رپورٹ کرو''...... میو کنگ نے ہوگین کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''او کے باس۔ میں چند منٹوں بعد آپ کو فون کرتا ہوں''۔ ہوگین کی آواز سنائی دی تو میو کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر وہ کرسی سے اٹھ کر الماری کی طرف گیا۔ اس نے الماری کھول کر شراب کی بوتل اور ایک گلاس اٹھا لیا۔ وہ خود کو ڈیپریس محسوس کر رہا تھا حالانکہ ڈیپریس ہونے کی کوئی وجہ بھی اسے نظر نہیں آ رہی تھی۔ چیف وے کے حکم پر اس نے زوچی نامی ایک لڑکی کو ایئر پورٹ کی عمارت کے قریب ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا اور چیف اس سے خوش ہوا تھا اور اب وہ چیف کے حکم پر لی پو کی نگرانی کر

رہا تھا۔ اس کے باوجود وہ ڈیپریشن کا شکار ہو رہا تھا اور اسے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے ڈیپریشن کیوں ہو رہی ہے۔ ڈیپریشن کو کم کرنے کے لئے وہ ہمیشہ شراب کا سہارا لیتا تھا اور اب بھی اس نے یہی کام کیا تھا۔ شراب کی بوتل اور گلاس اٹھا کر وہ واپس کرسی پر بیٹھا۔ اس نے نصف گلاس شراب سے بھرا اور شراب سپ کرنے لگا۔ تقریباً پانچ چھ منٹ بعد بلیک کلر کے فون کی گھنٹی بجی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''باس۔ ہوگین بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ہوگین کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے۔ تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو''...... میو کنگ نے پریشان لہجے میں کہا۔

''باس۔ غضب ہو گیا ہے''...... دوسری طرف سے ہوگین نے بدستور بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب بک بھی چکو۔ کیا غضب ہو گیا ہے''...... میو کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ یہاں چیف لی پو اور ان کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں''...... ہوگین کی آواز سنائی دی تو میو کنگ اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ اس کے ہاتھ میں موجود شراب کا گلاس چھوٹ کر ٹیبل پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل سے ٹکرایا تو بوتل ٹیبل پر الٹ گئی اور ٹیبل پر رکھی ہوئی چند فائلیں شراب سے خراب ہو گئیں لیکن میو کنگ نے

ان فائلوں پر کوئی توجہ نہ دی۔

''کک۔ کیا بکواس کر رہے ہو''...... میو کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

''باس۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ چیف لی پو کے دونوں ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے جبکہ چیف لی پو کو وحشیانہ تشدد کر کے ہلاک کیا گیا ہے''...... ہوگین کی آواز سنائی دی۔

''کیا بکواس کر رہے ہو۔ ایڈیٹ۔ میں خود وہاں آ رہا ہوں اور اس بکواس پر اپنے ہاتھ سے تمہیں گولی ماروں گا۔ بلڈی فول۔ میرے ساتھ مذاق کرتے ہو''...... میو کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ کلب کی پارکنگ میں پہنچ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے کار کا دروازہ کھولا اور کار میں بیٹھ گیا اور پھر کار انتہائی تیز رفتاری سے روڈ پر آ گئی۔ تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے وہ انتہائی قلیل وقت میں ڈن کالونی پہنچ گیا۔ کوٹھی نمبر پچیس کے گیٹ پر اس کے گروپ کا ایک آدمی کھڑا ہوا تھا۔ جیسے ہی اس کی کار گیٹ کے قریب پہنچی تو اس آدمی نے گیٹ کھول دیا اور میو کنگ کی کار کوٹھی میں داخل ہو کر ایک جھٹکے سے رکی اور میو کنگ کار سے نیچے اترا۔

''کہاں ہے ہوگین ۔ میں اس کے ماتھے پر گولی ماروں گا۔ ایڈیٹ مجھ سے مذاق کرتا ہے''...... کار سے نیچے اترتے ہی میو

کنگ نے جیب سے ریوالور نکال کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ اس کمرے میں لاشیں موجود ہیں''...... اس کے آدمی نے سہمی ہوئی آواز میں کہا تو میو کنگ نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر جس کمرے کی طرف اس آدمی نے اشارہ کیا تھا وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ واقعی وہاں لی پو اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کے علاوہ تین ایکریمین مرد، ایک ایکریمین عورت اور ایک افریقی حبشی مرد بھی بے ہوشی کی حالت میں فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ بے ہوش ہونے کے ساتھ ساتھ وہ پانچوں رسیوں سے بندھے ہوئے بھی تھے۔

''باس۔ میں نے انہیں اچھی طرح رسیوں سے باندھ دیا ہے''۔ ہوگین نے ایک صوفے کے پیچھے سے نکلتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ صوفے کے پیچھے اس لئے چھپ گیا تھا کہ کہیں میو کنگ فوری طور پر ہی اسے گولی نہ مار دے۔ اب چونکہ میو کنگ نے لی پو اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ لی تھیں اس لئے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہوگین نے اس سے جھوٹ نہیں کہا اور نہ ہی اس سے مذاق کیا ہے اس لئے وہ صوفے کے پیچھے سے نکل آیا۔ لاشیں دیکھ کر میو کنگ نے ایک طویل سانس لیا۔

''چیف وے نے چیف لی پو کی نگرانی اور حفاظت کا کام ہمارے ذمہ لگایا تھا۔ ہم چیف لی پو کی حفاظت نہیں کر سکے اور یہ

ہلاک ہو گئے۔ چیف وے تو ہمارے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دے گا۔ چیف لی پو تو رانگ وے میں ریڑھ کی ہڈی سمجھے جاتے تھے''...... میو کنگ نے سنجیدہ لہجے میں کہا مگر ہوگین نے اس کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش رہا اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا رہا۔

''چیف لی پو اور ان کے ساتھیوں کی لاشوں اور ان بے ہوش افراد کو کلب کے تہہ خانہ میں پہنچا دو۔ میں کلب پہنچ کر چیف وے سے بات کرتا ہوں''...... میو کنگ نے تھکے ہوئے انداز میں کہا اور پھر وہ اس کمرے سے باہر نکل آیا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک بار پھر اپنے آفس پہنچ گیا تھا۔ کرسی پر بیٹھنے کے بعد وہ چند لمحوں تک تو اپنا سر پکڑے بیٹھا رہا اور پھر اس نے سفید رنگ کے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور چیف کے ڈائریکٹ نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ چیف وے سپیکنگ''...... رابطہ ملنے پر دوسری طرف سے چیف وے کی کرخت آواز سنائی دی۔

''چیف وے۔ اولان بتور سے میو کنگ بول رہا ہوں''...... میو کنگ نے مردہ سے لہجے میں کہا۔

''کیا بات ہے میو کنگ۔ کہیں تم بیمار تو نہیں ہو گئے''۔ دوسری طرف سے چیف وے نے سخت لہجے میں کہا۔

''چیف وے۔ بیمار ہی نہیں بلکہ میں تو مر چکا ہوں''...... میو کنگ نے شکستہ سے لہجے میں کہا۔

''فضول بکواس مت کرو۔ میرے ساتھ صرف مطلب کی بات کیا کرو''...... دوسری طرف سے چیف کی غصیلی آواز سنائی دی تو میو کنگ کے ہاتھ میں موجود رسیور لرزنے لگا۔

''چیف۔ میں آپ کو بہت ہی بری خبر سنا رہا ہوں۔ چیف لی پو اب اس دنیا میں نہیں رہے''...... میو کنگ کے صرف ہاتھ ہی نہیں لرز رہے تھے بلکہ اس کی زبان بھی لڑکھڑا رہی تھی۔

''کیا بکواس کر رہے ہو تم۔ کہیں تم نے شراب زیادہ تو نہیں پی رکھی''...... چیف وے کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو میو کنگ کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے۔ اس نے ہاتھ سے اپنا ماتھا صاف کیا۔

''چیف لی پو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک ایکریمی مہم جو ٹیم سے ملنے ان کی رہائش گاہ پر گئے۔ ہو گین دو ساتھیوں کے ساتھ چیف لی پو کو واچ کر رہا تھا۔ چیف لی پو تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایکریمی ٹیم کی رہائش گاہ کے اندر چلے گئے جبکہ ہو گین اور اس کے ساتھی باہر رک کر انتظار کرنے لگے۔ جب کافی دیر گزر گئی اور چیف لی پو باہر نہ آئے تو ہو گین نے مجھے فون کیا۔ میں نے اسے ہدایت دی کہ وہ کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرے اور کوٹھی کی صورت حال کا جائزہ لے کر مجھے رپورٹ کرے۔ اس نے مجھے یہی رپورٹ دی کہ چیف لی پو اپنے ساتھیوں سمیت کوٹھی میں مردہ حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ مجھے ہو گین کی بات پر یقین

نہیں آیا اور میں خود ڈن کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس میں پہنچ گیا۔ جہاں واقعی چیف لی پو اور ان کے دد ساتھیوں کی لاشیں فرش پر پڑی ہوئی تھیں۔ چیف لی پو کے ساتھیوں کو تو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا جبکہ چیف لی پو کو وحشیانہ تشدد کر کے ہلاک کیا گیا تھا''...... میو کنگ نے مسلسل لیکن مؤدبانہ انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''اور اس ایکریمی ٹیم کا کیا بنا جس سے ملنے کے لئے لی پو اس کی کوٹھی میں گیا تھا''...... میو کنگ کی بات سن کر چیف وے چند لمحے تو خاموش رہا پھر اس کی نارمل آواز سنائی دی۔

''چیف۔ اس ٹیم میں تین ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت کے علاوہ ایک افریقی حبشی بھی شامل ہے۔ گیس کے اثر کی وجہ سے وہ لوگ بے ہوش ہو گئے تھے اور ہو گین نے انہیں رسیوں سے باندھ دیا۔ اب ہو گین چیف لی پو اور ان کے ساتھیوں کی لاشوں اور ان بے ہوش افراد کو کلب میں لا رہا ہے''...... میو کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ لی پو اور اس کے ساتھیوں کو برقی بھٹی میں ڈال دو اور ان ایکریمیوں کو ہوش میں لا کر ان سے پوچھو کہ انہوں نے لی پو اور اس کے ساتھیوں کو قتل کیوں کیا۔ اس کے بعد انہیں گولی مار کر ہلاک کر دینا اور ان کی لاشوں کو بھی برقی بھٹی میں ڈال دینا''۔ دوسری طرف سے چیف وے نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوکے چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... میو کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے کال منقطع ہو گئی۔ میو کنگ نے بھی رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر اس نے طویل سانس لیا اور اس کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔ اس کا خیال تھا کہ چیف وے، لی پو کی موت کی خبر سن کر اسے بھی موت کی سزا دے دے گا لیکن چیف وے نے اس پر زیادہ غصے کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اس نے تین چار گہرے گہرے سانس لئے اور پھر اسی وقت بلیک کلر کے ٹیلی فون کی بیل بجنے لگی۔

''یس میو کنگ سپیکنگ''...... میو کنگ نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''باس۔ ایکریمی افراد چیف لی پو اور ان کے ساتھیوں کی لاشیں کلب کے تہہ خانے میں پہنچ چکی ہیں''...... دوسری طرف سے ہوگین کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''برقی بھٹی جلا لو۔ چیف لی پو اور ان کے ساتھیوں کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال دو۔ میں کچھ دیر بعد تہہ خانہ میں پہنچ رہا ہوں تم بھی تہہ خانے میں موجود رہنا۔ ہم نے ان افراد سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ راچن کو بھی تہہ خانے میں بلا لینا''...... میو کنگ نے ہوگین سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے چیف''...... ہوگین کی آواز سنائی دی تو میو کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ کرسی سے اٹھ کر الماری کی

طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور الماری میں سے شراب کی بوتل اور گلاس اٹھا لیا۔ اس کی جان بچ گئی تھی۔ وہ اس خوشی میں شراب پینا چاہتا تھا۔ اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس نے گلاس بھرا اور شراب کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگا۔ گلاس ختم کرنے کے بعد اس نے وقت دیکھا۔ اس کے اندازے کے مطابق ہوگین اب تک لی پو اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال چکا ہو گا۔ وہ اٹھا اور تہہ خانے کی طرف بڑھا تا کہ قیدیوں سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد ان کا خاتمہ کر سکے۔

عمران کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک تہہ خانے میں پایا۔ اس کے ہاتھ پشت پر رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ اس نے رسی کی گانٹھیں انگلیوں سے چیک کیں تو گانٹھیں عام سے انداز میں لگائی گئی تھیں۔ اس طرف سے اطمینان کر لینے کے بعد عمران نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ اس کی دائیں طرف جوزف اور بائیں طرف صفدر، تنویر اور جولیا تھے۔ انہیں بھی عمران ہی کی طرح رسیوں سے باندھ کر کرسیوں پر ڈال دیا گیا تھا۔

عمران گانٹھیں کھول رہا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سر کو ایک طرف ڈال دیا۔ پھر اس نے آنکھوں کی جھری سے دیکھا تو سیڑھیوں سے تین افراد نیچے اتر رہے تھے۔ ان میں سے دو افراد مشین گنوں سے مسلح تھے جبکہ تیسرا خالی ہاتھ تھا۔

"الماری سے انجکشن نکال کر انہیں لگاؤ۔ باس آنے ہی والا ہے"...... مسلح افراد میں سے ایک نے کہا تو خالی ہاتھ آدمی ایک طرف بڑھ گیا۔ عمران کی نظریں اس پر مرکوز تھیں وہ ایک الماری کے قریب پہنچا۔ اس نے الماری کھولی اور الماری میں سے سرنج اور انجکشن نکال کر انجکشن تیار کیا اور پھر اس نے عمران کے قریب آ کر انہیں انجکشن لگا دیئے۔ عمران نے بھی خاموشی سے انجکشن لگوا لیا۔

"ہوگین صاحب۔ اب کیا کرنا ہے"...... انجکشن لگانے کے بعد اس آدمی نے مسلح افراد میں سے ایک سے کہا۔

"مافو۔ اب خاردار کوڑا نکال لو۔ باس میو کنگ نے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران خاردار کوڑا ہی کام آئے گا"...... جس آدمی کو ہوگین کے نام سے بلایا گیا تھا اس نے انجکشن لگانے والے سے کہا۔

"اوکے۔ ہوگین صاحب"...... مافو نے کہا اور وہ ایک مرتبہ پھر الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری سے ایک خاردار کوڑا نکالا اور پھر ان کے قریب آ گیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر سیڑھیوں پر آواز پیدا ہوئی اور ان تینوں نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔

"باس آ گئے"...... ہوگین نے کہا تو عمران نے آنکھوں کی جھری سے آنے والے کا جائزہ لیا۔ وہ منگولی خدوخال کا ایک سخت چہرے والا انسان تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور چہرے پر زخموں کے نشانات بھی تھے۔ جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کی

ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں گزری ہے۔ جب وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر آیا تو ان تینوں نے اسے سلام کیا۔ اسی دوران عمران کے ساتھیوں کو بھی ہوش آ گیا تھا اور وہ تہہ خانہ میں موجود افراد کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

''ہونہہ۔ تو انہیں ہوش آ گیا''...... باس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ان سب کو انجکشن لگا دیئے گئے تھے اس لئے یہ ہوش میں آ گئے ہیں''...... ہوگین نے کہا۔

''تم میں سے انچارج کون ہے''...... باس نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''میں انچارج ہوں اور میرا نام پیٹر ہے لیکن تم کون ہو اور تم نے ہمیں باندھ کیوں رکھا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم نے ہمارے چیف اور ان کے ساتھیوں کا قتل کیا ہے اور اس جرم میں ہم تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے''۔ میو کنگ نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''اچھا تو وہ شوگرانی مہم جو تمہارا چیف اور باقی اس کے ساتھی تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اور اب تم یہ بتاؤ کہ تم نے انہیں کیوں قتل کیا''...... میو کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہم بھی مہم جو ہیں۔ ہم ایکریمیا سے چنگیز خان کا مقبرہ تلاش

کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے پاس چند قدیم کتابیں ہیں جن میں چنگیز خان کے مقبرے کے متعلق اشارے موجود ہیں۔ تمہارا چیف جس کا نام لی پو تھا، وہ ہم سے یہ کتابیں چھیننے کے لئے آیا تھا۔ اسی بات پر اس کے اور ہمارے درمیان جھگڑا ہو گیا اور وہ تینوں مارے گئے''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیف لی پو پر تو تم نے وحشیانہ تشدد کیا ہے''...... میو کنگ نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اس نے ہمیں گالیاں دی تھیں اور یہ بات تو تم اچھی طرح جانتے ہو گے کہ ہم اپنے ساتھ گستاخی کرنے والوں کا کیا حشر کرتے ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہارا اس سے بھی زیادہ برا حشر کریں گے۔ ایسا حشر کہ تمہاری روحیں بلبلا اٹھیں گی''...... میو کنگ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مافو''...... عمران سے مخاطب ہونے کے بعد میو کنگ نے اپنے ساتھی کو آواز دی۔

''یس باس''...... مافو نے ایک قدم آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کوڑے مار مار کر ان چاروں مردوں کے جسم کا قیمہ بنا دو۔ البتہ اس عورت کو چھوڑ دو۔ یہ بہت خوبصورت اور نازک ہے۔ یہ

بے چاری تو ایک کوڑا بھی برداشت نہیں کر سکے گی اور میں عورتوں کے معاملے میں تو بہت ہی نرم دل ہوں"...... میو کنگ نے جولیا کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس نازک سی عورت سے فائٹ کرنا پسند کرو گے"۔ تنویر نے سنجیدہ لہجے میں میو کنگ سے کہا۔

"یہ عورت مجھ سے فائٹ کرے گی۔ یہ عورت۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ میو کنگ نے متکبرانہ لہجے میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر تمہیں خود پر ناز ہے تو اس سے مقابلہ کر کے دیکھ لو"۔ تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسے تو میں ایک چٹکی میں مسل دوں گا۔ اگر تمہیں فائٹ کا شوق ہے اور تم خود کو مرد سمجھتے ہو تو تم میرے مقابلہ پر آ جاؤ"۔ میو کنگ نے طنزیہ لہجے میں تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ میو کنگ کی بات سن کر تنویر کرسی پر بیٹھے بیٹھے اچھلا اور میو کنگ سے جا ٹکرایا۔ اس کی ٹکر سے میو کنگ لڑکھڑا کر فرش پر جا گرا جبکہ تنویر میو کنگ کے قریب کھڑے ہوگین پر جا گرا۔ اگلے ہی لمحے ہوگین کی مشین گن تنویر کے ہاتھ میں تھی۔ تنویر نے اس سے مشین گن چھینتے ہی فائر کھول دیا۔

میو کنگ کے علاوہ تینوں افراد گولیوں کی زد میں آئے اور فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔ میو کنگ آنکھیں پھاڑے کبھی اپنے تڑپتے ہوئے ساتھیوں کو دیکھتا اور کبھی تنویر کو۔ اس کے تو وہم و گمان میں

بھی نہیں تھا کہ کسی انسان میں اتنی پھرتی ہو سکتی ہے کہ وہ ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں ساری سچویشن بدل کر رکھ دے گا۔ عمران، صفدر، جولیا اور جوزف بھی کرسیوں سے اٹھ کر اس کے قریب آ گئے۔ میو کنگ ابھی تک حیرت زدہ تھا۔

"ختم کرو تنویر اسے۔ ہم نے شوگران جا کر اس کے چیف وے سے بھی پوچھ گچھ کرنی ہے"...... عمران نے بیزار سے لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو میو کنگ کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا لیکن تنویر نے زیادہ دیر اس کی حیرت برقرار نہ رہنے دی۔ اس نے میو کنگ کے سینے پر مشین گن کی نالی رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ میو کنگ اتنا حیرت زدہ تھا کہ وہ مزاحمت بھی نہ کر سکا اور نہ ہی وہ ان سے رحم کی بھیک مانگ سکا۔ مشین گن کے فائر نے اس کے سینے میں سوراخ کر دیئے اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ اسے تڑپتا چھوڑ کر وہ پانچوں سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور اسی لمحے ان پر فائرنگ ہوئی اور تہہ خانہ چیخوں کی آواز سے گونج اٹھا۔

چوانگ اور لی چن کمرے میں بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے کہ انہیں سیٹی کی تیز آواز سنائی دی۔ یہ آواز سنتے ہی دونوں بری طرح چونک پڑے اور پھر چوانگ تیزی سے اٹھا اور الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور الماری سے ایک ایف ایم ریڈیو سیٹ اٹھا لیا۔ آواز اسی ریڈیو سیٹ سے آ رہی تھی۔ ریڈیو سیٹ اس نے ٹیبل پر رکھ دیا اور ساتھ ہی ایک بٹن بھی پریس کر دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا ایف ایم ریڈیو سیٹ نما جدید لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔

''ہیلو۔ چیف وے کالنگ''...... بٹن دبتے ہی سیٹی کی آواز بند ہوگئی اور چیف وے کی آواز آنے لگی۔

''یس چیف وے۔ چوانگ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چوانگ نے مؤ... لہجے میں کہا۔

''چوانگ کیا تمہیں معلوم ہے کہ لی پو، لی تانگ اور چن چو ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوور''...... چیف وے کی کرخت آواز سنائی دی تو چوانگ اور لی چن حیرت کی زیادتی سے اچھل پڑے اور ان کی زبانیں گنگ ہوگئیں۔

''ہیلو۔ ہیلو چوانگ۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ اوور''۔ جب چند لمحوں تک چوانگ نہ بولا تو چیف وے کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ یس چیف۔ اوور''...... چوانگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''اور ایسا میو کنگ کی غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے اس کے ذمہ لگایا تھا کہ وہ لی پو کی مسلسل نگرانی کرے اور اگر کسی وقت لی پو کو مدد کی ضرورت ہو تو وہ اس کی مدد کرے۔ کیا تم میری بات سن رہے ہو۔ اوور''...... دوسری طرف سے چیف وے کی کرخت آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔ اوور''۔ چوانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اب اس نے خود پر کسی حد تک قابو پا لیا تھا۔ لی چن بھی حیرت کے فوری اثر سے باہر آ گیا تھا۔

''لیکن میو کنگ نے غفلت کی ہے اور اس غفلت کی وجہ سے رانگ وے کو بہت بڑا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ لہٰذا میں نے میو کنگ کی موت کا فیصلہ کیا ہے۔ تم لی چن کے ساتھ گریٹ کلب چلے جاؤ۔ گریٹ کلب کا منیجر تھامسن تمہارا منتظر ہے۔ اس کے آدمی ساتھ لے کر کنگ کلب چلے جانا اور کنگ کلب جا کر میو کنگ اور

اس کے تمام آدمیوں کا خاتمہ کر دو۔ رانگ وے کو ایسے ناکارہ آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور''...... چیف وے کی کرخت آواز سنائی دی۔

''اوکے چیف۔ اوور''...... چوانگ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میو کنگ کا خاتمہ کرنے کے بعد تم نے فوری طور پر مجھے رپورٹ کرنی ہے۔ اوور اینڈ آل''...... چیف وے نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چوانگ اور لی چن فوراً ہی کھڑے ہو گئے۔ چوانگ نے ٹرانسمیٹر جیب میں رکھا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھا۔ الماری میں سے اس نے دو مشین پسٹل نکالے۔ ایک مشین پسٹل اس نے لی چن کو دیا اور دوسرا اپنی دوسری جیب میں رکھ لیا۔ گریٹ کلب اس کا دیکھا ہوا تھا جو وہاں سے صرف تین منٹ کی ڈرائیو پر تھا۔ اسی لئے وہ تین منٹ بعد گریٹ کلب پہنچ گئے۔

''میرا نام چوانگ ہے اور مجھے تھامسن سے ملنا ہے''۔ چوانگ نے کاؤنٹر گرل سے کہا تو اس نے چونک کر چوانگ کو دیکھا۔

''اوہ۔ یس سر۔ آپ کے بارے میں ابھی باس نے ہدایت دی ہے۔ لی۔ ادھر آؤ''...... کاؤنٹر گرل نے پہلے چوانگ اور پھر قریب کھڑے ایک مسلح آدمی کو مخاطب کر کے کہا۔

''یس مس''...... لی نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کاؤنٹر گرل

سے کہا۔

''یہ باس کے مہمان ہیں۔ باس کے آفس تک ان کی رہنمائی کرو''...... کاؤنٹر گرل نے لی سے کہا۔

''آیئے سر''...... لی نے چوانگ اور لی چن سے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف بڑھنے لگا۔ وہ دونوں بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ آدھ منٹ بعد وہ ایک کمرے کے سامنے رک گیا۔ اس کمرے کے دروازے پر ایک مسلح آدمی کھڑا ہوا تھا۔

''یہ باس کے مہمان ہیں''...... لی نے اس مسلح آدمی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ان کے لئے دروازہ کھول دیا۔ چوانگ اور لی چن کمرے میں داخل ہو گئے جبکہ لی واپس چلا گیا۔

''آیئے۔ آیئے۔ چوانگ اور لی چن صاحب۔ مجھے چیف نے آپ کی آمد کے بارے میں بتایا ہے۔ میرا نام تھامسن ہے اور آپ کو دیکھ کر مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے''...... تھامسن نے چوانگ اور لی چن کو دیکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ تھامسن اپنے حلیئے سے ایکریمی معلوم ہو رہا تھا۔

''شکریہ تھامسن صاحب۔ آپ جلدی سے اپنے آدمی ہمارے ساتھ روانہ کیجئے۔ ہم نے فوری طور پر ایک آپریشن کرنا ہے''۔ چوانگ نے تھامسن سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''میں نے اپنے آدمی طلب کر لئے ہیں وہ ابھی آتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں اور بتائیں کہ کیا پئیں گے''...... تھامسن نے

چوانگ سے کہا اور ساتھ ہی اس نے صوفے کی طرف اشارہ کر دیا۔

''نو۔ اس وقت تو بیٹھنے کا وقت بھی نہیں ہے۔ آپریشن کے بعد آپ کے ساتھ بیٹھیں گے اور آپ جو پلائیں گے وہ بھی پئیں گے''...... چوانگ نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اسی وقت تھامسن کے آفس کا دروازہ کھلا اور آٹھ مسلح افراد اندر آ گئے۔ ان سب کے چہروں پر بھی زخموں کے نشان تھے اور وہ اپنی شکل وصورت سے ہی بدمعاش دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے کندھوں پر مشین گنیں اور ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے۔

''یہ چوانگ اور لی چن صاحب ہیں اور کچھ وقت کے لئے یہ تمہارے باس ہیں۔ تم نے ان کے حکم پر جان لڑا دینی ہے کیونکہ یہ میرے بھی باس ہیں۔ انہوں نے ایک جگہ ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے اور انہیں تم سے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے''...... تھامسن نے اپنے مسلح آدمیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے باس۔ ہم ان کے حکم پر اپنی جانیں قربان کر دیں گے''۔ ان آٹھ آدمیوں میں سے ایک نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''اب تم لوگ پچھلے دروازے سے ان کے ساتھ جاؤ''۔ تھامسن نے کہا اور پھر وہ سب تھامسن کے آفس سے باہر نکل آئے۔ کلب کے پچھلے دروازے پر ایک گلی تھی اور اس گلی میں ایک اسٹیشن ویگن کھڑی ہوئی تھی۔ تھامسن کے آدمی ویگن میں بیٹھ گئے جبکہ چوانگ

ڈرائیونگ سیٹ پر اور لی چن اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اسٹیشن ویگن جلد ہی روڈ پر آ گئی اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ کنگ کلب پہنچ گئے۔ چوانگ نے ویگن پارکنگ میں کھڑی کی اور پھر وہ کلب کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال میں موجود مسلح افراد نے انہیں دیکھا تو انہوں نے فوراً ہی اپنی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

''میرا نام چوانگ ہے اور میں میو کنگ کے ہیڈکوارٹر سے آیا ہوں''...... چوانگ نے بلند آواز میں کہا تو کنگ کلب کے تمام مسلح افراد مطمئن ہو گئے۔

''کہاں ہے میو کنگ۔ اس سے میری بات کراؤ''...... چوانگ نے کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے کہا۔

''باس تو تہہ خانے میں قیدیوں سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں''۔ کاؤنٹر گرل نے چوانگ سے کہا۔

''تہہ خانے کا راستہ کہاں ہے''...... چوانگ نے کاؤنٹر گرل سے پوچھا۔

''اس گیلری کے اختتام پر باس کا آفس ہے۔ باس کے آفس میں ہی تہہ خانے کا راستہ ہے''...... کاؤنٹر گرل نے گیلری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو چوانگ نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے گیلری کی طرف قدم بڑھائے اور پھر اس نے اور لی چن نے یکدم ہی کنگ کلب کے مسلح افراد پر فائرنگ کر دی۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے مسلح ساتھیوں نے بھی فائرنگ شروع کر

دی۔ کنگ کلب کے مسلح آدمی مطمئن کھڑے تھے لہٰذا وہ ریت کی دیوار کی مانند گرنے لگے۔

فائرنگ شروع ہوتے ہی ہال میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ لوگ چیختے چلاتے مین گیٹ کی طرف دوڑنے لگے۔ اس افراتفری میں کئی لوگ تو دھکا لگنے سے نیچے گرے اور پھر نہ اٹھ سکے اور کئی افراد گولیاں لگنے سے گرے اور تڑپنے لگے۔ کاؤنٹر گرل نے کاؤنٹر کے نیچے چھپنے کی کوشش کی لیکن چوانگ نے اس پر بھی فائرنگ کر دی۔ گولیاں کاؤنٹر گرل کی گردن میں لگی تھیں اور وہ چیخے بغیر ہی ڈھیر ہو گئی تھی۔ چونکہ کنگ کلب کے مسلح افراد مطمئن ہو گئے تھے اس لئے وہ مار کھا گئے تھے۔ چوانگ اور لی چن نے انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں کنگ کلب کے تمام مسلح افراد کا خاتمہ ہو گیا جبکہ ہال میں موجود بہت سے افراد بھاگ گئے اور کچھ فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے کچھ ختم ہوئے تھے اور کچھ زخمی تھے۔

"دو آدمی ہمارے ساتھ آئیں اور باقی یہاں ہوشیار رہیں"۔ چوانگ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ گیلری کی طرف بڑھا۔ لی چن کے ساتھ ساتھ دو اور افراد بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ دو تین سیکنڈوں میں ہی وہ میو کنگ کے آفس پہنچ گئے اور پھر تہہ خانے کا دروازہ اوپن کرنے میں انہیں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ تہہ خانے کے دروازے سے سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

وہ سیڑھیاں اترنے لگے۔ ابھی وہ چند سیڑھیاں ہی نیچے اترے ہوں گے کہ انہوں نے چند ایکریمیوں کو دیکھا۔ سب سے آگے چوانگ تھا اس لئے اس نے پھرتی سے اپنے مشین پسٹل کا رخ ان ایکریمیوں کی طرف کیا اور فائر کھول دیا۔ تہہ خانے میں فائرنگ کی آواز کے ساتھ ساتھ چیخوں کی آواز بھی گونج اٹھیں۔

عمران اور تنویر نے سیڑھیوں پر چار آدمیوں کو دیکھ لیا تھا۔ سب سے آگے آنے والے نے تو انتہائی پھرتی سے اپنے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کر کے فائر کر دیا تھا۔ اس کی طرف سے فائرنگ ہوتے ہی انہوں نے جمپ لگا کر اپنی جگہ چھوڑی اور جمپ کے دوران ہی عمران نے سیڑھیوں پر موجود آدمیوں پر فائر کھول دیا تھا۔ اس کے مشین پسٹل کی گولیوں نے تین افراد کا سینہ چھلنی کر دیا تھا اور وہ تینوں مردہ ہو کر سیڑھیوں سے نیچے گرتے چلے آئے۔ چوتھے آدمی نے فائرنگ سے بچنے کے لئے جمپ لگایا لیکن وہ خود کو سنبھال نہ سکا اور وہ بھی سیڑھیوں سے پھسلا اور قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے آ گرا۔ اتنی سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے وہ کافی زخمی ہو گیا تھا۔ جیسے ہی وہ نیچے فرش پر پہنچا عمران نے اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر گردن پر دباؤ ڈالا۔ اس کے حلق سے خرخر کی آوازیں نکلنے

لگیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں اس سے پوچھا۔

"پالنگ چو"...... اس نے بمشکل اپنا نام بتایا۔

"تم یہاں کیسے اور کیوں آئے ہو"...... عمران نے اس کی گردن پر دباؤ کم کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں باس تھامسن نے ان دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ انہوں نے یہاں کنگ کلب میں آپریشن کرنا تھا"...... اس آدمی نے عمران کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا باس تھامسن کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پالنگ چو سے پوچھا۔

"گریٹ کلب کا مالک اور منیجر ہے اور کلب میں ہی رہتا ہے"...... پالنگ چو نے کہا۔

"تم کتنے آدمی یہاں آئے ہو"...... عمران نے پالنگ چو سے ایک اور سوال پوچھا۔

"ہم آٹھ افراد اور دو یہ تھے چار یہاں آ گئے اور چھ اوپر رہ گئے"...... پالنگ چو نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے پاؤں کو جھٹکا دیا۔ جیسے ہی عمران کے پاؤں کو جھٹکا لگا ویسے ہی پالنگ چو کے جسم کو بھی جھٹکا لگا اور اس کا جسم تڑپنے لگا۔ عمران نے اس کے جسم کو تڑپتا ہوا چھوڑا اور وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ اس

کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چلنے لگے۔ وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ اوپر سپاٹ دیوار آ گئی۔ دیوار میں ایک جگہ ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ عمران نے وہ بٹن پریس کیا تو دیوار میں خلا پیدا ہو گیا اور وہ اس خلا کے دوسری طرف آ گئے۔ یہ آفس کے انداز میں بنا ہوا کمرہ تھا۔ وہ نہایت خاموشی اور احتیاط کے ساتھ چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ہال کے قریب پہنچے اور پھر انہوں نے مشین پسٹل سے فائرنگ شروع کر دی۔

ہال میں موجود چھ افراد نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا اور انہوں نے بھی تیزی دکھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ چھ افراد ان جیسی تیزی کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہے اور نتیجے کے طور پر چند ہی لمحوں میں وہ فرش پر گر کر تڑپتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ ان سب کو تڑپتا چھوڑ کر مین گیٹ سے باہر نکل آئے۔ باہر پارکنگ میں کئی گاڑیاں موجود تھیں۔ عمران کی نظر ایک جیپ پر پڑی اور اس نے جیپ کا دروازہ کھولا اور پھر اسے سٹارٹ کرنا ان کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں تھا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر اور جولیا اس کے برابر فرنٹ سیٹ پر جبکہ تنویر، صفدر اور جوزف پچھلی سیٹوں پر تھے۔ یہاں پہنچ کر ان سب نے یہاں کا نقشہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیا تھا اس لئے انہیں کوئی علاقہ تلاش کرنے میں مشکل پیش نہیں آ سکتی تھی۔ گریٹ کلب یہاں کا مشہور کلب تھا اور عمران نے اسے نقشے میں دیکھا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہاں کی پولیس بھی ہماری پولیس جیسی ہے"...... صفدر نے عمران سے پوچھا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے آئینے میں صفدر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"گریٹ کلب والوں نے بھی یہاں خوب فائرنگ کی اور تباہی پھیلائی ہے اس کے باوجود پولیس ابھی تک یہاں نہیں پہنچی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ کلب مجرم پیشہ افراد کا کلب ہے اس لئے پولیس چاہتی ہو گی کہ مجرم پیشہ افراد آپس میں ہی لڑ جھگڑ کر مرتے رہیں۔ لہذا وہ ایسی جگہوں پر دیر سے ہی پہنچتی ہو گی"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا۔ اس وقت یہی سوچا جا سکتا تھا۔ تھوڑی ہی دیر کی ڈرائیونگ کے بعد وہ گریٹ کلب پہنچ گئے۔ عمران نے جیپ پارکنگ میں پارک کی اور پھر وہ کاؤنٹر پر پہنچ گئے جہاں ایک لڑکی اخلاق سوز لباس میں ملبوس کھڑی ہوئی تھی۔

"یس سر"...... عمران اس کے قریب پہنچا تو اس نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام براؤن ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں ہم ایکریمیا سے آئے ہیں اور ہم نے مسٹر تھامسن سے ملنا ہے اور بزنس کے لئے ڈان کلب کا نام کافی ہے"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں باس سے پوچھتی ہوں"...... کاؤنٹر گرل نے بدستور

مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے بات کرنے لگی۔ وہ چند سیکنڈ تک بات کرتی رہی۔ پھر اس نے رسیور رکھا اور عمران کی طرف متوجہ ہوئی۔

''سر۔ آپ اور مس، باس کے پاس جا سکتے ہیں۔ باقی ساتھی ہال میں تشریف رکھیں''...... کاؤنٹر گرل نے بھی کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''لی۔ ادھر آؤ''...... کاؤنٹر گرل نے قریب کھڑے ایک مسلح آدمی سے کہا۔

''یس مس''...... مسلح آدمی لی نے مزید کاؤنٹر کے قریب آتے ہوئے کاؤنٹر گرل سے کہا۔

''سر اور مس، باس کے مہمان ہیں۔ انہیں باس کے آفس تک پہنچا دو''...... کاؤنٹر گرل نے لی سے کہا۔

''اوکے مس۔ آیئے سر۔ آیئے مس''...... لی نے پہلے کاؤنٹر گرل سے اور پھر عمران اور جولیا سے کہا۔

''آپ لوگ ہال میں بیٹھیں ہم مسٹر تھامسن سے مل کر آتے ہیں''...... عمران نے صفدر وغیرہ سے کہا تو انہوں نے اثبات کے انداز میں سر ہلائے اور پھر وہ کرسیوں کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران اور جولیا لی کے ساتھ ایک طرف بڑھے۔ دو تین سیکنڈ بعد لی نے انہیں ایک کمرے کے دروازے پر پہنچا دیا۔ اس دروازے پر بھی ایک مسلح آدمی کھڑا ہوا تھا۔

''یہ باس کے مہمان ہیں''...... لی نے مسلح آدمی سے کہا تو اس نے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ عمران اور جولیا کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہو کر انہوں نے سامنے دیکھا تو ایک بڑی سی ٹیبل کے پیچھے ایک ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔

''آیئے مسٹر براؤن''...... عمران اور جولیا کو دیکھ کر اس شخص نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران اس کے قریب پہنچا تو اس نے عمران سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ عمران نے اس سے ہاتھ ملایا۔ عمران کے بعد اس نے جولیا کی طرف بھی ہاتھ بڑھایا۔

''سوری۔ میں مردوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتی''...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا تو تھامسن کا سرخ چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرے لیکن پھر اس نے جلد ہی اپنے غصے پر قابو پا لیا۔

''اوکے۔ آپ ڈان کلب سے آئے ہیں اور میرے مہمان ہیں۔ تشریف رکھیئے''...... تھامسن نے کہا تو عمران اور جولیا اس کے سامنے ہی صوفوں پر بیٹھ گئے۔ وہ بھی واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''آپ کیا پسند کریں گے۔ میرے کلب میں اچھی سے اچھی شراب مل جاتی ہے''...... تھامسن نے کہا۔

''ہم لعنت بھیجتے ہیں شراب پر''...... جولیا نے اب بھی خشک لہجے میں کہا تو تھامسن نے اس کی طرف دیکھا۔

''بس۔ میں نے ڈان کلب کے ریفرنس کا بہت لحاظ کر لیا۔

اب میں یہ لہجہ برداشت نہیں کروں گا۔ بولو۔ تم کس لئے میرے پاس آئے ہو''...... تھامسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف وے سے تمہارا کیا تعلق ہے''...... عمران نے تھامسن سے کہا تو وہ اپنی سیٹ سے اچھل پڑا۔ پھر اسے اپنی سیٹ پر دوبارہ بیٹھنا نصیب نہ ہوا کیونکہ جیسے ہی وہ اچھلا عمران نے فوراً ہی اسے دبوچ لیا اور اسے فرش پر پٹخ دیا۔

''اوہ۔ تمہاری یہ جرأت۔ میرے آفس میں تم مجھ سے غنڈہ گردی کرو''...... تھامسن نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن جیسے ہی وہ اٹھنے لگا عمران نے اس کے سینے میں ٹھوکر مار دی اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا تھامسن ایک بار پھر فرش پر گر گیا۔

''اوہ ایڈیٹ۔ ڈیم فول''...... تھامسن نے غصیلی آواز میں عمران کو گالیاں دیتے ہوئے کہا۔ وہ ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن عمران نے اس کے سر پر ٹھوکر مار دی۔ تھامسن کی ناک فرش سے ٹکرائی اور پھر وہ یکدم ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس مرتبہ عمران نے خود ہی اسے اٹھنے کا موقع دے دیا تھا۔

''عمران۔ چوہے بلی کا یہ کھیل ختم کرو۔ یہ تھامسن بے حیثیت آدمی ہے لہٰذا اسے ختم کرو''...... جولیا نے بیزار لہجے میں عمران سے کہا تو تھامسن نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

''عمران۔ کیا مطلب۔ یہ کیا نام ہے۔ کیا تم ایکریمی نہیں ہو۔

یہ تو ایکریمی نام نہیں ہے''...... تھامسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ایکریمی نام نہیں ہے اور ہم بھی ایکریمی نہیں ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کاؤنٹر گرل نے تو تمہارا نام براؤن بتایا تھا اور کہا تھا کہ تم ایکریمی ہو اور ڈان کلب سے تمہارا تعلق ہے اور تم شکل سے بھی ایکریمی لگتے ہو''...... تھامسن نے بدستور حیرت سے کہا۔

''شکل کا کیا ہے۔ یہ تو پانچ منٹ میں میک اپ سے تبدیل ہو جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔ ابھی عمران کی بات پوری ہی ہوئی تھی کہ تھامسن نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران اس سے غافل نہیں تھا اس لئے جیسے ہی تھامسن اس کے قریب پہنچا اس نے اپنے جسم کو گھمایا اور ساتھ ہی تھامسن کے جسم پر ہلکا سا ہاتھ مارا۔ تھامسن ایک بار پھر فرش پر گر گیا۔

''عمران یہ فضول کام ختم کرو۔ ہمیں اور بہت سے ضروری کام کرنے ہیں''...... جولیا نے عمران سے کہا جبکہ تھامسن نے فرش پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی اور پھر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اٹھتے ہی اس نے اپنی ٹانگ گھمائی عمران نے اپنے جسم ے اوپر والے حصے کو تھوڑا سا پیچھے کیا تو تھامسن کی ٹانگ۔ اس کے قریب سے گزر گئی۔ اس وار کی ناکامی کے بعد تھامسن نے اچھل کر عمران کو ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے فوراً ہی اپنے دونوں ہاتھ

سامنے کیئے اور ہاتھوں کو جھٹکا دیا۔ عمران کے دونوں ہاتھ تھامسن کے ماتھے پر لگے اور وہ ریت کی بوری کی طرح فرش پر گر پڑا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا عمران نے اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھ دیا اور پاؤں کو دبایا۔ تھامسن کے منہ سے خرخر کی آوازیں نکلنے لگیں۔

''اولان بتور میں رانگ وے کا اور کون کون ایجنٹ ہے''۔ عمران نے تھامسن سے پوچھا۔

''مم۔مم۔ میں۔نن۔نہیں جانتا''...... تھامسن نے بمشکل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی گردن پر دباؤ بڑھایا۔

''بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ ابھی گردن کی ہڈی ٹوٹ جائے گی''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ میں س۔ سچ۔ بب۔ بول رہا ہوں۔مم۔ مجھے۔نن نہیں معلوم''...... تھامسن نے کہا۔

''اوکے۔نہیں معلوم تو پھر چھٹی کرو۔ گڈ بائے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاؤں کو جھٹکا دیا تو تھامسن کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اس کا جسم تڑپنے لگا۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔

''تمہارے باس کا حکم ہے کہ اسے پانچ منٹ تک بالکل ڈسٹرب نہ کیا جائے''...... جولیا نے دروازے پر کھڑے مسلح آدمی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ عمران اور جولیا ہال میں آ گئے۔ عمران نے صفدر، جوزف اور تنویر کو اشارہ کیا تو وہ بھی اٹھ کر

گیٹ کی طرف بڑھے۔ پھر چند ہی سیکنڈوں بعد وہ جیپ میں بیٹھ کر روڈ پر آ گئے۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ پانچوں ہوچن کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''شوگران سے رانگ وے کے جتنے بھی آدمی آئے تھے وہ تمام ختم ہو چکے ہیں۔ یہاں اولان بتور میں کنگ کلب اور گریٹ کلب بھی رانگ وے کے کلب ہیں۔ گریٹ اور کنگ کلب کے مالکان کا بھی خاتمہ ہو چکا ہے۔ اگر آپ ان کلبوں میں مزید کارروائی کریں گے تو وہاں سے آپ کو کافی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ جس سے آپ رانگ وے کے بچ جانے والے ایجنٹوں کا بھی خاتمہ کر سکیں گے''...... عمران نے ہوچن سے کہا۔

''اور اب آپ کا کیا پروگرام ہے''...... ہوچن نے عمران سے پوچھا۔

''اب ہم واپس جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے رانگ وے کے چند ایجنٹوں کا خاتمہ کیا ہے۔ رانگ وے تو بہت بڑی تنظیم ہے۔ چند ایجنٹوں کے خاتمے سے رانگ وے کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ رانگ وے کے اور ایجنٹ آ جائیں گے اور اب تو ان کے آنے کی اطلاع بھی نہیں ہو سکے گی کیونکہ ہماری مخبر زوچی کو انہوں نے اولان بتور کے ایئر پورٹ پر قتل کر دیا ہے''...... ہوچن نے کہا۔

''اب ان کے دوسرے ایجنٹ نہ جانے کب آئیں۔ ہم ان

کے انتظار میں یہاں بیٹھ تو نہیں سکتے''...... عمران نے ہوچن سے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ رانگ وے شوگرانی مسلمانوں کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ کیا آپ اس خطرے کو ہمیشہ کے لئے ختم نہیں کریں گے''...... ہوچن نے عمران کو جوش دلاتے ہوئے کہا۔

''شوگرانی شہری۔ چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ ان کے مال و جان کی حفاظت شوگرانی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہم اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ چاہیں تو رانگ وے کا مکمل خاتمہ کر سکتے ہیں''...... اس فیلڈ میں صرف آپ ہی ایسے آدمی ہیں جو رانگ وے سے ٹکر لے سکتے ہیں اور آپ کو اس کے خلاف حرکت میں آنا ہی ہو گا ورنہ یہ رانگ وے شوگرانی مسلمانوں کا خاتمہ کر دے گی''...... ہوچن نے کہا۔

''مسلمانوں کی نسل کشی تو دنیا کے کئی ممالک میں ہو رہی ہے اور اقوام عالم اس پر خاموش تماشائی ہے۔ شوگران میں ایسا ہونے لگ گیا تو کیا ہو جائے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر شوگرانی مسلمان اسی طرح مرتے رہے تو ایک دن ایسا آئے گا کہ ایک بھی شوگرانی مسلمان زندہ نہ رہے گا''...... ہوچن نے کہا۔

''شوگرانی حکومت خود رانگ وے کے خلاف کام کرے گی''۔ عمران نے کہا۔

''آپ نجانے کس دنیا کے باسی ہیں۔ شوگران گورنمنٹ میں اور گورنمنٹ سے باہر رانگ وے کے آدمی موجود ہیں۔ وہ ثابت کر دیں گے کہ یہ سب فرضی باتیں ہیں اور رانگ وے کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو گی''...... ہوچن نے عمران سے کہا۔ وہ چاہتا تھا کہ عمران ہر حال میں رانگ وے کے خلاف کام کرے۔ اسے یقین تھا کہ اگر عمران نے رانگ وے کے خلاف کام کرنے کا ارادہ کر لیا تو رانگ وے کو مکمل تباہی سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

''ہوچن صاحب۔ پھر آپ کیا چاہتے ہیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں تو یہ جانتا ہوں کہ آپ رانگ وے کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور یہی چاہتا ہوں کہ آپ رانگ وے کا مکمل خاتمہ کر دیں تاکہ شوگرانی مسلمان اور ہم اس کے شر سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں''۔ ہوچن نے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ ہوچن، عمران کو جوش دلانے کی کوشش اسی لئے کر رہا تھا کہ رانگ وے کا خاتمہ ہو جائے تاکہ رانگ وے کا پراجیکٹ بھی ختم ہو جائے۔ رانگ وے ایک باوسائل اور طاقتور تنظیم تھی اور اس نے چنگیز خان کے مقبرے کی تلاش کا کام جاری رکھنا تھا اور کیا خبر کہ وہ کسی دن اپنے اس پراجیکٹ میں کامیاب ہو جاتی۔ لہٰذا رانگ وے کا خاتمہ ضروری تھا اور اسی لئے ہوچن شوگرانی مسلمانوں کا نام لے لے کر عمران کو جذباتی کر رہا تھا۔

''ہونہہ۔ اس کے لئے تو مجھے اپنے چیف سے بات کرنا پڑے

گی۔ ان کی اجازت کے بغیر تو ہم کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے“۔ عمران نے اس انداز میں کہا جیسے وہ نیم رضا مند ہو گیا ہو۔

”عمران صاحب۔ آپ کے یہ ساتھی تو چیف کے حکم کے پابند ہوں گے لیکن آپ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہیں۔ آپ تو اپنی مرضی سے کام کر سکتے ہیں“...... ہوچن نے کہا۔

”آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے بارے میں کچھ جانتے ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”صرف اتنا ہی کہ وہ سیکرٹ فیلڈ کی سب سے خطرناک اور پراسرار شخصیت ہیں“...... ہوچن نے کہا۔

”ہوچن صاحب۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ ہمارے درمیان جو باتیں ہو رہی ہیں وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف جناب ایکسٹو سن رہے ہوں۔ ایسی صورت میں آپ کو بہکانے اور مجھے بھکنے کی سزا مل سکتی ہے اور ان کی طرف سے دی جانے والی سزا اذیت ناک موت ہے“...... عمران نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو ہوچن کے چہرے پر بھی خوف کے تاثرات پیدا ہو گئے۔ اس نے ایکسٹو کے بارے میں بہت سی باتیں سن رکھی تھیں اور وہ نفسیاتی طور پر بھی ایکسٹو سے مرعوب تھا۔ عمران کے بارے میں بھی وہ جانتا تھا کہ علی عمران ایک بہادر، دلیر اور ذہین ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ وہ جانتا تھا کہ سیکرٹ فیلڈ میں علی عمران کے نام کا ڈنکا بجتا ہے۔ اسرائیل اور ایکریمی سیکرٹ ایجنسیاں اور اعلیٰ حکام علی عمران کے نام سے

خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور اب وہی علی عمران ایکسٹو کے نام سے خوفزدہ ہو رہا تھا تو یقیناً ایکسٹو انتہائی خطرناک اور پراسرار شخصیت ہی تھی۔

”میرا مقصد آپ کو بہکانا تو نہیں ہے عمران صاحب۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کی دشمن تنظیم کے خلاف کام کریں تاکہ شوگرانی مسلمان اس کی دہشت گردی سے محفوظ رہ سکیں“۔ ہوچن نے اپنے خوف پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ اسے جلد ہی احساس ہو گیا تھا کہ اسے اس طرح خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ خود بھی ایک سیکرٹ ایجنسی کا چیف ہے اور اپنے ملک میں اس کی بھی بہت دہشت ہے لوگ اس کا نام سن کر خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔

”یہ فیصلہ اب ہمارے چیف نے کرنا ہے۔ اگر چیف نے رانگ وے کے خلاف شوگران جا کر کارروائی کا حکم دیا تو ہم شوگران بھی جا سکتے ہیں۔ بصورت دیگر ہم پاکیشیا چلے جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمارا مقصد ابھی ادھورا ہے اور ہم آپ کو مجبور تو نہیں کر سکتے۔ آپ میرے بلانے پر یہاں آئے اور آپ نے رانگ وے کے خلاف بڑی کامیابی حاصل کی۔ ہم شاید اتنا نہ کر سکتے۔ میں آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا احسان مند ہوں“۔ ہوچن نے کہا۔

”آپ نے رانگ وے میں موجود اپنی ایک مخبر لڑکی کے

بارے میں بتایا تھا''...... عمران نے سوالیہ انداز میں کہا۔

''رانگ وے کے چیف کو اس کے بارے میں اطلاع مل گئی تھی جس کی وجہ سے زوچی کو شوگران سے فرار ہو کر منگولیا آنا پڑا لیکن یہاں ایئر پورٹ سے باہر اسے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا''...... ہوچن نے کہا تو عمران نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر اس کے ساتھی اور ہوچن بھی کھڑے ہو گئے۔

''آپ فوراً تو واپس نہیں جا رہے نا''...... ہوچن نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی ہم آپ کی دی ہوئی کوٹھی پر جا رہے ہیں۔ وہاں ہم میک اپ تبدیل کریں گے اور پھر منگولیا سے جانے کا پروگرام بنائیں گے''...... عمران نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ایک بار پھر آپ اور آپ کے ساتھیوں کا شکریہ''۔ ہوچن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کے بعد اس نے عمران کے ساتھیوں سے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ باہر آ گئے۔ ہوچن انہیں ان کی جیپ تک چھوڑنے آیا۔ وہ جیپ میں سوار ہوئے اور ڈن کالونی پہنچ گئے۔

''عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ کا شوگران جانے کا ارادہ نہیں ہے''...... صفدر نے عمران سے پوچھا۔

''شوگران تو جانا ہے لیکن ہوچن کو یہ بتانا ضروری تو نہیں ہے''۔

عمران نے صفدر سے کہا اور اس کے بعد وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تا کہ اپنا موجودہ میک اپ ختم کر دے اور یہ میک اپ صرف سادہ پانی سے صاف کیا جا سکتا تھا۔ عمران میک اپ صاف کر کے آیا تو صفدر میک اپ صاف کرنے چلا گیا۔ پھر تنویر اور جولیا نے بھی اپنا میک اپ صاف کر لیا۔ میک اپ صاف کرنے کے بعد وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ان کے سر چکرانے لگے۔ وہ فوراً ہی اٹھے لیکن اٹھتے ہی وہ لہرا کر گر گئے اور پھر ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

وانگ لی اپنے آفس میں بیٹھا فائل پڑھ رہا تھا کہ انٹرکام کی بیل بجنے لگی۔ اس نے فائل سے نظریں اٹھائیں۔

''یس''...... وانگ لی نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے اپنے مخصوص اور کرخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ منگولیا سے کال ہے۔ تھامسن کے اسسٹنٹ چن ہاؤنگ کی''...... دوسری طرف سے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تھامسن نے خود کال کیوں نہیں کی اور چن ہاؤنگ کو کیسے جرأت ہو گئی کہ وہ ڈائریکٹ مجھے کال کرے''...... وانگ لی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں چیف کہ تھامسن صاحب نے خود کال کیوں نہیں کی''...... دوسری طرف سے پی اے نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''اچھا۔ اب اس نے کال کر لی ہے تو میری بات کراؤ''۔ وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ اگلے ہی لمحے ٹیلی فون کی بیل بجی تو اس نے رسیور اٹھایا۔

''یس۔ چیف وے سپیکنگ''...... وانگ لی نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ چن ہاؤنگ بول رہا ہوں۔ باس تھامسن نے یہ نمبر مجھے دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر کبھی کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو میں اس نمبر پر کال کروں''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ اب کیا ایمرجنسی پیش آ گئی ہے''...... چیف وے نے بدستور کرخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ باس تھامسن کو ان کے آفس میں قتل کر دیا گیا ہے''۔ چن ہاؤنگ کی آواز سنائی دی تو وانگ لی چونک پڑا۔ لی پو اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر کے بعد اسے اب تھامسن کی موت کی خبر مل رہی تھی۔

''کیسے قتل ہوا ہے وہ اور کن لوگوں نے کیا ہے''...... وانگ لی نے کسی قسم کا ردعمل ظاہر کئے بغیر کہا۔

''چیف۔ ان سے ملاقات کے لئے چند ایکریمی لوگ آئے جن میں ایک عورت بھی تھی۔ باس تھامسن نے اس عورت اور اس کے ساتھ ایک مرد کو اپنے آفس میں بلا لیا ان کے چلے جانے کے پانچ

چھ منٹ کے بعد ان کا گارڈ ان کے کمرے میں داخل ہوا تو باس کو مردہ حالت میں پایا"...... چن ہاؤ نگ نے کہا۔

"ہونہہ۔ لی پو اور اس کے ساتھیوں کو بھی اسی ٹیم نے قتل کیا ہے اور ان ایکریمیوں کے ساتھ اور ایک افریقی حبشی بھی تھا"۔ وانگ لی نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ان کے ساتھ بھی ایک افریقی حبشی موجود تھا"...... چن ہاؤ نگ کی آواز سنائی دی۔

"کون ہیں یہ ایکریمی لوگ اور رانگ وے سے ان کی کیا دشمنی ہے اور رانگ وے اب اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ اس کے اہم ترین افراد چار پانچ آدمیوں کے ہاتھوں مارے جا رہے ہیں اور وہ چار پانچ آدمی رانگ وے جیسی طاقتور اور خطرناک تنظیم کے قابو میں ہی نہیں آ رہے"...... وانگ لی غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وانگ لی کی بات سن کر چن ہاؤ نگ نے کوئی جواب نہ دیا تو وانگ لی کو اور زیادہ غصہ آ گیا۔

"تم تک میری آواز نہیں پہنچ رہی"...... وانگ لی نے غصیلے لہجے میں چن ہاؤ نگ سے کہا۔

"چ۔ چیف۔ مم۔ میں سن رہا ہوں۔ لیکن میں کیا جواب دوں"۔ چن ہاؤ نگ کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم نے ان ایکریمیوں کے بارے میں کوئی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی"...... وانگ لی نے کہا۔

"یس چیف۔ ٹاپ ایجنسی میں میرا ایک واقف ہے۔ اس موضوع پر میں نے اس سے بات کی ہے"...... چن ہاؤ نگ نے کہا۔

"اوہ۔ تو ٹاپ ایجنسی ایکریمی ایجنٹ بلوا کر رانگ وے کے خلاف کام کر رہی ہے"...... وانگ لی نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ کارروائی تو یہ ٹاپ ایجنسی ہی کر رہی ہے لیکن یہ ایجنٹ ایکریمی نہیں ہیں بلکہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں"...... دوسری طرف سے چن ہاؤ نگ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وانگ لی حیران ہو گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ"...... وانگ لی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ یہ ایکریمی دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے ایکریمی میک اپ کئے ہوئے ہیں اور چیف ان میں ایک سیکرٹ ایجنٹ ایسا ہے جو سیکرٹ فیلڈ میں انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے اور وہی اس ٹیم کا لیڈر بھی ہے"...... چن ہاؤ نگ کی آواز سنائی دی۔

"ہونہہ۔ کیا اب تک یہ لوگ اولان بتور میں ٹھہرے ہوئے ہیں یا لی پو اور تھامسن وغیرہ کو ہلاک کرنے کے بعد خود کو کامیاب سمجھتے ہوئے واپس چلے گئے ہیں"...... وانگ لی نے پوچھا۔

"چیف۔ فی الحال تو یہ اولان بتور میں ہی ہیں۔ ڈن کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس انہیں ٹاپ ایجنسی نے ہی مہیا کی ہوئی ہے"۔

دوسری طرف سے چن ہاؤ نگ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''چن ہاؤ نگ۔ تمہاری کارکردگی بہت اچھی ہے۔ میں تمہیں گریٹ کلب کا نیا مالک اور منیجر بنا رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ تم اولان بتور میں رانگ وے کے انچارج باس بھی ہو''...... وانگ لی چن ہاؤ نگ سے کہا۔

''تھینک یو چیف۔ میں آپ کے اس اعتماد پر پورا اتروں گا''۔ چن ہاؤ نگ کی خوشی سے معمور آواز سنائی دی۔

''تمہارے پاس کلب میں اس وقت کتنے آدمی موجود ہیں''۔ وانگ لی نے چن ہاؤ نگ سے پوچھا۔

''چیف۔ تقریباً بیس آدمی موجود ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہر قسم کا اسلحہ پہلے سے کلب میں موجود ہے''...... وانگ لی نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ باس تھامسن اپنے پاس ہر قسم کا اسلحہ رکھتے تھے''۔ چن ہاؤ نگ نے کہا۔

''تم بے ہوش کر دینے والی گیس فائر والے پسٹل ڈن کالونی میں ساتھ لے جاؤ۔ تم نے کوٹھی نمبر پچیس پر فائر کرنی ہے اور ان کے بے ہوش ہونے کے بعد وہاں جتنے بھی افراد ہوں انہیں اٹھا کر کلب کے تہہ خانے میں پہنچا کر رسیوں سے باندھ دینا ہے۔ فائر گروپ کے دس آدمی میں اولان بتور بھیج رہا ہوں اور اس کے بعد

میں خود بھی اولان بتور پہنچ رہا ہوں۔ ان پاکیشائی ایجنٹوں کو میں خود ان کے انجام تک پہنچاؤں گا''...... وانگ لی نے چن ہاؤ نگ کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ چیف''...... چن ہاؤ نگ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو وانگ لی نے رسیور رکھ دیا۔ ٹیلی فون کا رسیور رکھنے کے بعد وہ چند لمحوں تک کچھ سوچتا رہا اور پھر اس نے بلیک کلر کے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ وکرم راج سپیکنگ''...... رابطہ ملنے پر دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''وکرم راج۔ چیف وے بول رہا ہوں''...... وانگ لی نے نسبتاً نرم آواز میں کہا۔

''اوہ۔ چیف وے آپ۔ خیریت۔ کوئی مسئلہ تو پیدا نہیں ہو گیا''...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''وکرم راج صاحب۔ ہمارے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا''۔ وانگ لی نے متکبرانہ لہجے میں کہا۔

''چیف وے صاحب۔ میں تو اس لئے چونکا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی بھی آپ نے فون نہیں کیا''...... وکرم راج نے کہا۔

''وکرم راج صاحب۔ آپ پاکیشیا کے علی عمران کو جانتے ہیں''...... وانگ لی نے وکرم راج سے پوچھا۔

''کک۔ کک۔ کیا نام لیا آپ نے''...... وکرم راج کی آواز

اس طرح سنائی دی جیسے اسے کرنٹ لگ گیا ہو۔

"میں نے علی عمران کا نام لیا ہے وکرم صاحب۔ موت کے فرشتے کا نام نہیں لیا"...... وانگ لی نے طنزاً کہا۔

"آپ نے جس شخص کا نام لیا ہے وہ موت کے فرشتے سے کم تو نہیں ہے چیف صاحب"...... وکرم راج نے کہا۔

"اوہ۔ لگتا ہے آپ اس سے بہت زیادہ خوفزدہ ہیں"۔ وانگ لی بدستور طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا علی عمران آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے شوگران پہنچ گیا ہے"...... وکرم راج نے پوچھا۔

"شوگران تو نہیں پہنچا۔ البتہ منگولیا میں اس کی موجودگی کی مجھے اطلاع ملی ہے"...... وانگ لی نے کہا۔

"منگولیا میں کیا وہ آپ کی تنظیم کے خلاف کام کر رہا ہے"۔ وکرم راج نے پوچھا۔

"اگر وہ ہمارے خلاف کام کرنے آیا ہے تو مارا جائے گا"۔ وانگ لی نے متکبرانہ انداز میں کہا۔

"چیف وے صاحب۔ میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ اگر علی عمران منگولیا میں آپ کی تنظیم کے خلاف کام کرنے آیا ہے تو آپ وہاں اپنا تمام سیٹ اپ انڈر گراؤنڈ کر دیں اور جب تک علی عمران منگولیا میں موجود ہے تنظیم کا کوئی آدمی اوپن نہ ہو"...... وکرم راج نے وانگ لی سے کہا۔

"یہ بزدلی کی باتیں آپ کو زیب دیتی ہیں۔ ہمیں نہیں۔ ایسے بزدلانہ مشورے آپ اپنے لوگوں کو تو دیا کریں ہمیں نہیں"۔ وانگ لی نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اوکے۔ ٹیک اٹ ایزی"...... دوسری طرف سے وکرم راج کی آواز سنائی دی۔

"میرا تو ارادہ تھا کہ اسے زندہ ہی جلتی بھٹی میں ڈال دوں لیکن اب میں اسے گولی ماروں گا اور اس کی لاش کا تحفہ آپ کو بھیجوں گا"...... وانگ لی نے کہا۔

"اگر آپ نے علی عمران کی لاش مجھے بھجوا دی تو میں ایکریمیا، اسرائیل اور اپنی حکومتوں سے آپ کو اربوں ڈالرز دلواؤں گا"۔ دوسری طرف سے وکرم راج کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ اب آپ علی عمران کی لاش کا تحفہ وصول کرنے کے لئے تیار رہیں اور میرا انعام بھی تیار رکھیں۔ اگر آپ نے وعدے کے مطابق انعام نہ دیا تو آپ کا انجام علی عمران سے بھی بھیانک ہو گا"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ یہ علی عمران اتنا خطرناک ہے کہ کافرستانی حکام اس سے اس قدر خوفزدہ ہیں لیکن میں اس علی عمران کو چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دوں گا"...... وانگ لی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

چن ہاؤ نگ اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اب وہ گریٹ کلب کا مالک اور منیجر تھا اور گریٹ کلب میں موجود اپنے آفس میں وہ اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ چیف وے کی طرف سے ملنے والے حکم پر اس نے عمل کر دیا تھا۔ علی عمران اور اس کے ساتھی اس وقت گریٹ کلب کے تہہ خانے میں بے ہوشی کی حالت میں موجود تھے۔ وہ بے ہوش تھے لیکن اس کے باوجود چن ہاؤ نگ نے انہیں زنجیروں سے جکڑ دیا تھا۔ اب اسے رانگ وے کے فائٹر گروپ کے افراد اور چیف وے کا انتظار تھا کیونکہ چیف وے نے کہا تھا کہ وہ خود منگولیا آ رہا ہے۔

اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو گولی مار دے لیکن چیف وے کے حکم کے بغیر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ فائٹر گروپ اور چیف وے کے منگولیا پہنچنے میں کچھ

وقت لگ سکتا تھا اور یہ وقت گزارنا اس سے مشکل ہو رہا تھا۔ پھر اس نے کچھ سوچا اور انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اپنی سیکرٹری کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس باس''...... پہلی ہی بیل پر سیکرٹری نے رسیور اٹھا لیا اور اس کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''لیوچی کو میرے پاس بھیج دو''...... چن ہاؤ نگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے باس''...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو اس نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان سی لڑکی اندر آ گئی۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں چن ہاؤ نگ کو سلام کیا۔ چن ہاؤ نگ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور اسے دلچسپ نظروں سے دیکھنے لگا۔ منگولیا اور شوگرانی خدوخال کی مالک یہ لڑکی نہایت ہی خوبصورت تھی اور جب سے وہ کلب میں آئی تھی اسے اچھی لگتی تھی لیکن آتے ہی باس تھامسن کی منظور نظر ہو گئی تھی۔ باس تھامسن کی منظور نظر ہونے کی وجہ سے وہ کبھی بھی اس سے اپنے دل کا حال نہیں کہہ سکا تھا۔ اب وہ گریٹ کلب کا مالک تھا تمام اختیارات اس کے پاس تھے۔ اولان بتور میں وہ رانگ وے کا انچارج تھا اور یہ عہدہ بہت ہی بڑا تھا اس لئے اب وہ جو چاہے کر سکتا تھا۔

''لیوچی۔ تم بہت ہی خوبصورت اور حسین ہو۔ میں تو اب

گریٹ کلب کا مالک بنا ہوں لیکن تم کب سے میرے دل کی مالکہ ہو۔ آؤ۔ میرے سامنے بیٹھ جاؤ تا کہ میں تمہیں دیکھتا رہوں"۔ چن ہاؤ نگ نے رومانٹک لہجے میں کہا تو لیوچی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ چن ہاؤ نگ کے سامنے آ کر بیٹھ گئی اور چن ہاؤ نگ کی نظروں کی تپش کو محسوس کرتے ہوئے اس نے گردن جھکا لی۔

"میں جب سے اس کلب میں آئی ہوں آپ تب سے مجھے چاہتے ہیں باس"...... لیوچی نے نگاہیں جھکاتے ہوئے کہا تو چن ہاؤ نگ حیران ہو گیا کیونکہ اس نے تو یہ بات کسی سے نہیں کہی تھی۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا لیوچی۔ میں نے تو تم سے کبھی اظہار محبت نہیں کیا"...... چن ہاؤ نگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ کوئی نہ بھی بتائے تو عورت میں ایک خاص حس ہوتی ہے جو اسے بتا دیتی ہے"...... لیوچی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ چونکہ میری زندگی تو مار دھاڑ میں گزری ہے اس لئے مجھے ان باتوں کی سمجھ نہیں ہے"...... چن ہاؤ نگ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو لیوچی نے ایک بار پھر نظریں جھکا لیں۔

"لیوچی۔ مجھے اپنے ہاتھوں سے ایک دو جام تو پلا دو"...... چن ہاؤ نگ نے لیوچی سے کہا۔

"اوکے باس"...... لیوچی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کھول کر شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس اٹھایا اور واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

"آپ نیٹ پئیں گے یا سوڈا بھی لاؤں"...... لیوچی نے چن ہاؤ نگ سے پوچھا۔

"میں تو نیٹ پیا کرتا ہوں"...... چن ہاؤ نگ نے کہا تو لیوچی نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا اور پھر اس نے گلاس شراب سے بھرا اور چن ہاؤ نگ کو پیش کر دیا۔

"لیوچی۔ تمہارا آج رات کا کیا پروگرام ہے"...... چن ہاؤ نگ نے شراب سپ کرتے ہوئے پوچھا۔

"باس۔ آپ جو حکم دیں گے میں اس کے مطابق پروگرام بناؤں گی"...... لیوچی نے چن ہاؤ نگ سے کہا۔

"آج رات میں تمہارے ہاتھوں سے جام پی کر سونا چاہتا ہوں"...... چن ہاؤ نگ نے کہا۔

"آپ کی خدمت کرنا میری ڈیوٹی کا حصہ ہے باس"۔ لیوچی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے انٹرکام کی بیل بجی تو چن ہاؤ نگ نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔

"لیس"...... چن ہاؤ نگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ مسٹر چوہانگ آئے ہیں"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ چونکا۔ چیف وے نے اسے بتایا تھا کہ فائٹرز گروپ کے جو افراد منگولیا آ رہے ہیں۔ ان کا انچارج چوہانگ ہو گا۔

"اوہ۔ بھیج دو اسے"...... چن ہاؤ نگ نے کہا اور دوسری طرف

کی بات سن کر ریسیور رکھ دیا۔ چند ہی لمحوں بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر آ گیا۔ چن ہاؤ نگ اسے دیکھ کر اپنی کرسی سے اٹھا اور ٹیبل سے باہر آ کر اس سے ملا۔ گو کہ وہ اولان بتور میں رانگ وے کا انچارج تھا لیکن ہیڈ کوارٹر سے آئے ہوئے عام ایجنٹ سے بھی وہ جونیئر تھا۔

''ویلکم۔ مسٹر چوہانگ ویلکم۔ آیئے تشریف رکھیئے''...... چن ہاؤ نگ نے چوہانگ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے چوہانگ کو کرسی پر بٹھایا۔ چوہانگ نے لیوچی کی طرف دیکھا۔

''یہ پہلے باس تھامسن کی اسسٹنٹ تھی اور اب میری اسسٹنٹ ہے مس لیوچی''...... چن ہاؤ نگ نے کہا۔

''یہ صرف اپنے حسن کی وجہ سے آپ کی اسٹنٹ ہے یا کچھ وفا دار بھی ہے''...... چوہانگ نے کہا۔

''یہ بہت ہی وفادار، فرض شناس اور ذہین لڑکی ہے مسٹر چوہانگ''۔ چن ہاؤ نگ نے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر تو میں اس کی وفاداری کا امتحان لوں گا''۔ چوہانگ نے چن ہاؤ نگ سے کہا۔

''آپ جس طرح چاہیں مس لیوچی کا امتحان لے سکتے ہیں۔ کیوں مس لیوچی''...... چن ہاؤ نگ نے پہلے چوہانگ سے اور پھر لیوچی سے کہا۔

''مالک سے وفاداری تو ہمارے خون میں شامل ہے باس۔

آپ مجھے ہر طرح سے آزما سکتے ہیں''...... لیوچی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو چوہانگ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''گڈ۔ آپ کی بات مجھے پسند آئی۔ میں آپ کا امتحان ضرور لوں گا۔ لیکن پہلے ہم نے وہ کام کرنا ہے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں''...... چوہانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر چوہانگ۔ آپ کے ساتھ نو ساتھیوں نے بھی آنا تھا''۔ چن ہاؤ نگ نے پوچھا۔

''میرے ساتھ میرے ساتھی آئے ہوئے ہیں اور یہاں ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں اگر ان کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں انہیں فوراً طلب کر لوں گا۔ فی الحال تو آپ مجھے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے پاس لے چلیں''...... چوہانگ نے کہا تو چن ہاؤ نگ نے اثبات کے انداز میں سر ہلا دیا۔

''مسٹر چوہانگ۔ آپ کے آتے ہی باتیں شروع ہو گئیں اور ان باتوں کے درمیان میں آپ سے پوچھنا بھول گیا کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... چن ہاؤ نگ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''بس میں یہ بوتل اٹھا لیتا ہوں اور یہ پیتا ہوا چلتا ہوں''۔ چوہانگ نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیبل پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا۔ ایک دو گھونٹ پینے کے بعد اس نے بوتل منہ سے ہٹا لی اور کھڑا ہو گیا۔

''مس لیوچی۔ آپ اپنی سیٹ پر جائیں''...... چن ہاؤ نگ نے

لیوچی سے کہا تو وہ بھی کھڑی ہو گئی جبکہ چن ہاؤ نگ نے ٹیبل کے کنارے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو فوراً ہی ایک مسلح آدمی اندر آ گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں چن ہاؤ نگ اور چوہانگ کو سلام کیا۔

"چن۔ اپنے تین ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ فوراً"...... چن ہاؤ نگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو وہ مسلح آدمی باہر چلا گیا۔ چند سیکنڈ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ مزید تین آدمی تھے جو کہ مشین گنوں سے مسلح تھے۔ ان تینوں نے بھی چن ہاؤ نگ اور چوہانگ کو سلام کیا۔ ان دونوں نے ہی ان کے سلام کو نظر انداز کیا۔ چن ہاؤ نگ بھی اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا اور پھر وہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھا۔ باتھ روم میں داخل ہو کر اس نے سوئچ بورڈ پر موجود بہت سے بٹنوں میں سے دو بٹن ایک ساتھ ہی پریس کئے تو باتھ روم کی ایک دیوار میں خلا پیدا ہو گیا۔ چن ہاؤ نگ اس خلا کی طرف بڑھا۔ چوہانگ کے ساتھ اس کے چاروں مسلح آدمی اس کے پیچھے تھے۔ خلا سے نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ چن ہاؤ نگ اور چوہانگ نے اس سیڑھیوں پر قدم رکھا اور اس کے ساتھ ہی چوہانگ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے بعد وہ سیڑھیاں نیچے اترنے لگے۔ سیڑھیاں نیچے اتر کر وہ تہہ خانے کے فرش پر پہنچ گئے۔ چوہانگ نے دیکھا کہ تین ایشیائی مرد ایک لڑکی اور ایک افریقی حبشی فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کے

ہاتھوں میں زنجیریں نظر آ رہی تھیں۔ زنجیروں میں کلپ لگے ہوئے تھے اور کلپ تالوں سے لاک کر دیئے گئے تھے۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ جنہوں نے رانگ وے سے ٹکرانے کی حماقت کی ہے"...... چوہانگ نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنے مشین پسٹل کا رخ ان پاکیشیائی افراد کی طرف کیا جو بے ہوش تھے۔ وہ چند لمحوں تک بے ہوش افراد کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ٹریگر پر دباؤ ڈال دیا۔ اگلے ہی لمحے تہہ خانہ فائرنگ کی تیز آواز سے گونج اٹھا۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ سا بنا اور پھر یہ نقطہ بڑا ہونے لگا اور پھر اس کا ذہن مکمل روشن ہو گیا۔ ذہن روشن ہوا تو اس کی آنکھیں بھی کھل گئیں۔ اس نے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ وہ تہہ خانے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں زنجیر تھی اور اس زنجیر کے کلپ سے اس کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے اور کلپ کو تالا بھی لگا ہوا تھا۔ زنجیر اور کلپ کا جائزہ لینے کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کا جائزہ لیا۔ وہ چاروں ابھی تک بے ہوش تھے۔ جوزف اس کے بالکل قریب پڑا ہوا تھا۔ عمران اٹھ کر مزید اس کے قریب ہو گیا اور اس نے جوزف کے کان کے قریب منہ کیا۔

”جوزف اٹھو۔ ہم شدید خطرے میں ہیں“...... عمران نے جوزف کے کان میں کہا اور پھر وہ یہی بات دہرانے لگا۔ چند منٹوں کے

بعد ہی جوزف کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ وہ بھی گیس سے بے ہوش ہوئے تھے اور انٹی گیس انجکشن لگنے سے ہی ہوش میں آ سکتے تھے لیکن عمران مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے خود بخود ہوش میں آ گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوزف کے کان میں آواز دے دی تھیں اور چونکہ جوزف کا عمران سے روحانی تعلق تھا اس لئے عمران کی آوازوں نے جوزف کے لاشعور کو جھنجھوڑا اور اس کا لاشعور بیدار ہوا تو لاشعور نے شعور کو بھی بیدار کر دیا جس کی وجہ سے جوزف بھی ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

”باس۔ ہم کہاں ہیں“...... جوزف نے اپنے چاروں طرف دیکھنے کے بعد عمران سے پوچھا۔

”ہم وہاں ہیں جہاں کی ہمیں خبر نہیں“...... عمران نے کہا۔

”میں تمہارا مطلب نہیں سمجھ سکا باس“...... جوزف نے کہا۔

”بے ہوش ہونے کے بعد ہم ہمیشہ دشمنوں کی قید میں ہوتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں باس۔ یہ بات تو تم نے عقل والی کی ہے“...... جوزف نے اثبات کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اچھا یہ بات تو میں نے عقل مندی کی، کی ہے اور باقی باتیں میں بے عقلی کی کرتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”بے عقلی والی بات میں نے تو نہیں کہی باس“...... جوزف نے

معصوم سے لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ غور سے میری بات سن۔ یہ زنجیر بہت ہی مضبوط ہے یہ ہم میں سے کسی سے ٹوٹ نہیں سکتی اور اس پر تالا بھی لگا ہوا ہے۔ تم شاید اسے توڑنے میں کامیاب ہو جاؤ میں نے تمہارے لاشعور کو جھنجھوڑ کر تمہیں اسی لئے ہوش دلایا ہے کہ تم زور لگا کر یہ زنجیر توڑ دو تاکہ دشمن ہم پر وار نہ کر سکیں''...... عمران نے جوزف سے کہا۔

''یہ بڑی بات نہیں ہے باس''...... میں ابھی زنجیر توڑ دیتا ہوں''...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ بھی بلند کر لئے۔

''نہیں۔ ابھی نہیں۔ جب دشمن سامنے آئیں گے تو پھر ہم سچوئیشن کے مطابق حرکت کریں گے۔ جب میں حرکت میں آؤں یا تمہیں اشارہ کروں تو تب تم حرکت میں آنا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہاں خاموشی طاری ہوگئی۔

''باس۔ ایک بات تو بتاؤ''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جوزف نے پوچھا۔

''کیا پوچھنا ہے تم نے یہ کہ گدھے کے سر سے سینگ کیوں غائب ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں باس۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تم نے

میرے لاشعور کو جھنجھوڑا کر مجھے ہوش دلا دیا ہے۔ اسی طرح مس جولیا، صفدر، اور تنویر کو بھی ہوش نہیں دلا سکتے''...... جوزف نے عمران سے پوچھا۔

''ان کا شعور ہو گا تو لاشعور انہیں ہوش میں لائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ یکدم خاموش ہو گیا۔ اس نے جوزف کو اشارہ کیا اور خود فرش پر لیٹ گیا۔ جوزف بھی فوراً ہی فرش پر لیٹ گیا اور ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن اس کی آنکھیں مکمل طور پر بند نہیں تھیں۔ پلکوں میں ایک درز تھی جس سے وہ سیڑھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ یہی پوزیشن عمران کی بھی تھی۔ عمران بھی نیم وا آنکھوں سے سیڑھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جلد ہی اسے سیڑھیوں پر چھ افراد دکھائی دیئے۔ سب سے آگے والا خالی ہاتھ تھا جبکہ اس کے پیچھے والے کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل اور دوسرے کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ ان کے بعد جو چار افراد تھے وہ مشین گنوں سے مسلح تھے۔ جس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی وہ سیڑھیاں اترتے اترتے بھی بوتل کو منہ لگا کر شراب پی رہا تھا۔ چند سیکنڈوں میں وہ سیڑھیاں اتر کر ان کے قریب پہنچ گئے اور انہیں غور سے دیکھنے لگے۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ۔ جنہوں نے رانگ وے سے ٹکرانے کی حماقت کی ہے''...... بوتل والے نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ ان کی

طرف کیا۔ وہ چند لمحوں تک انہیں دیکھتا رہا اور پھر اس نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا۔ جیسے ہی اس نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا عمران اپنے ہاتھوں کے بندھے ہونے کے باوجود اپنی جگہ سے اچھلا اور مشین پسٹل والے کے سینے سے جا ٹکرایا۔ مشین پسٹل سے گولیاں نکل کر چھت سے جا ٹکرائیں کیونکہ مشین پسٹل کا رخ بدل گیا تھا۔ عمران پسٹل والے سے ٹکرایا تو اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل اور شراب کی بوتل دونوں نکل گئے جبکہ وہ خود فرش پر گر گیا۔ عمران اس کے اوپر گرا۔ وہ تڑپ کر عمران کے نیچے سے نکلا اور اس نے عمران کے پیٹ میں مکا بھی رسید کر دیا۔ عمران اس تیزی سے حرکت میں آیا تھا کہ باقی پانچ افراد تو ایک لمحے کے لئے بت بن کر رہ گئے۔ پھر مشین گنوں سے مسلح افراد نے اپنی مشین گنوں کا رخ عمران کی طرف کرنا چاہا لیکن اسی لمحے جوزف اڑتا ہوا ان سے آ ٹکرایا اور ان چاروں کو اپنے ساتھ لیتا ہوا فرش پر آ گرا۔ پھر ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں اس نے ایک آدمی سے مشین گن چھینی اور ان چاروں پر فائر کھول دیا۔

فائرنگ کی تیز آواز کے ساتھ ساتھ ان چاروں افراد کی کربناک چیخیں بھی تہہ خانے میں گونجیں اور وہ تڑپنے لگے۔ پانچواں آدمی جو کہ خالی ہاتھ تھا وہ حیرت سے بت بنا کھڑا تھا اس کے لئے یہ ساری کارروائی حیران کن تھی۔ اتنی سرعت تو بجلی میں بھی نہیں تھی جس سرعت کا مظاہرہ ان دو افراد نے کیا تھا۔ وہ آدمی

ابھی حیرت سے باہر نہیں نکلا تھا کہ اس کے سر پر جوزف کا ہاتھ پڑا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ہتھوڑا مار دیا ہو۔ جوزف کا ہاتھ سر پر پڑتے ہی اس کے ذہن پر اندھیرا چھا گیا اور وہ لہراتا ہوا فرش پر گر پڑا۔ ایک مکا مارنے کے بعد عمران کے مدمقابل نے اسے دوسرا مکا مارنے کی بھی کوشش کی لیکن عمران نے ذرا ہی کروٹ بدلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں حرکت میں آئیں جو کہ مدمقابل کے منہ پر پڑیں اور اس کے کئی دانت ہل گئے۔ جس کی وجہ سے اس کے منہ سے خون بہنے لگا۔

عمران ایک بار پھر اچھل کر کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں پیر اپنے مدمقابل کی گردن پر پڑے مدمقابل نے بچنے کی کوشش تو کی لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ عمران کے دونوں پاؤں کچھ اس انداز میں مدمقابل کی گردن پر پڑے کہ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ گردن کی ہڈی ٹوٹتے ہی اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم مرغ بسمل کی مانند تڑپنے لگا۔ عمران نے جوزف کی طرف دیکھا چار آدمی فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے اور پانچواں بے ہوش ہو چکا تھا۔

"ویل ڈن جوزف"...... عمران نے جوزف کی تعریف کی تو اس کا سیاہ چہرہ چمکنے لگا۔

"باس۔ میں آپ کے ہاتھ کی زنجیر توڑ دوں"...... جوزف نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

"پہلے اس بے ہوش آدمی کی تلاشی لو۔ مجھے امید ہے کہ تالا کی چابیاں اس کی جیب میں ہوں گی"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف بے ہوش آدمی کے پاس بیٹھ کر اس کی تلاشی لینے لگا۔

"یس باس۔ یہ چابیاں اس کی جیب سے نکلی ہیں"...... چند لمحوں بعد جوزف نے کہا اور پھر ایک کی رنگ لے کر عمران کے قریب آ گیا اور اگلے ہی لمحے عمران کے ہاتھوں سے زنجیر اتر چکی تھی۔

"تم صفدر اور تنویر کی زنجیر کھولو"...... عمران نے جوزف سے کہا اور خود الماری کی طرف بڑھا۔ اسے یقین تھا کہ الماری میں اینٹی گیس انجکشن موجود ہوں گے۔ اس نے الماری کھولی تو اس میں واقعی اینٹی گیس انجکشن موجود تھے۔ عمران نے ایک انجکشن اور ایک سرنج اٹھا کر انجکشن تیار کیا اور سب سے پہلے جولیا کو لگایا۔ اس کے بعد اس نے صفدر اور تنویر کو بھی انجکشن لگا دیا جبکہ جوزف صفدر اور تنویر کی زنجیریں کھول چکا تھا۔ انجکشن لگانے کے بعد عمران نے جولیا کی زنجیر بھی کھول دی پھر جلد ہی وہ تینوں ہوش میں آ گئے۔ عمران نے مختصر طور پر انہیں حالات بتائے اور پھر وہ بے ہوش آدمی کی طرف متوجہ ہوا۔

"جوزف۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ ذرا اس سے انٹرویو کر لیں"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"او کے باس۔ یہ ابھی ہوش میں آ جائے گا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش آدمی کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارا اس کے تھپڑ سے بے ہوش آدمی کے جسم کو جھٹکا لگا تو جوزف نے اسے دوسرا تھپڑ بھی مار دیا۔ اس تھپڑ کے لگتے ہی وہ بے ہوش آدمی چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ پہلے تو وہ چند لمحوں تک خالی الذہن رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ اس نے اپنے مردہ ساتھیوں کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات پیدا ہو گئے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"چن ہاؤ نگ"...... اس نے مختصراً جواب دیا۔

"تم نے ہمیں کس خوشی میں بے ہوش کیا اور یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے پوچھا لیکن وہ خاموش رہا۔

"چن ہاؤ نگ۔ تم اس دیو کو دیکھ رہے ہو"...... عمران نے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا تعلق افریقہ کے ایک آدم خور قبیلے سے ہے اس کی پسندیدہ غذا زندہ انسان کا گوشت ہے۔ اگر تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا تو پھر یہ آدم خور تمہارا گوشت کھا جائے گا"...... عمران نے چن ہاؤ نگ سے کہا تو جوزف نے وحشیانہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔ جوزف کی وحشیانہ مسکراہٹ دیکھ کر چن ہاؤ نگ کا دل

زور زور سے دھڑکنے لگا لیکن اس نے عمران کے سوال کا جواب نہ دیا۔ عمران چند لمحوں تک تو اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ نہ بولا۔

"جوزف۔ تمہاری پسندیدہ غذا تمہارے سامنے ہے۔ لہٰذا خوب دعوت اڑاؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا۔ جوزف نے ایک بار پھر چن ہاؤنگ کی طرف وحشیانہ مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا اور پھر اس کے منہ سے ایک جنگلی نعرہ بھی بلند ہوا اور پھر جس طرح بلی اپنے شکار کو قابو کر لیتی ہے اسی طرح جوزف نے بھی اسے قابو کر لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چن ہاؤنگ کی گردن کی پشت پر اپنے دانت مارے۔ جوزف کا انداز اس قدر خوفناک تھا کہ چن ہاؤنگ کے حلق سے بے اختیار خوف زدہ چیخ نکل گئی اور چیخ کی آواز بھی اس ہرنی کی چیخ سے مشابہ تھی جس کے سر پر اچانک ہی شکاری پہنچ گیا ہو۔

"بب۔ بب۔ بتاؤں گا۔ بب۔ بچاؤ"...... چن ہاؤنگ نے خوفزدہ لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ چھوڑ دو اسے"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اسے چھوڑ دیا جبکہ چن ہاؤنگ گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ چند لمحوں تک گہرے سانس لینے کے بعد چن ہاؤنگ نے جوزف کی طرف دیکھا تو جوزف کو اپنی طرف بھوکی نظروں سے دیکھتے ہوئے پایا۔

"ہاں بولو۔ تم نے ہمیں کس خوشی میں بے ہوش کیا تھا اور یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے چن ہاؤنگ سے کہا۔

"یہ گریٹ کلب کا تہہ خانہ ہے"...... چن ہاؤنگ نے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"جس کا مالک اور منیجر تھامسن تھا"...... عمران نے چن ہاؤنگ سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ تو ہمارے ہاتھوں مارا گیا تھا"...... عمران نے چن ہاؤنگ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ گریٹ کلب رانگ وے کی ملکیت ہے۔ تھامسن کی موت کے بعد چیف وے نے مجھے گریٹ کلب کا مالک اور منگولیا میں رانگ وے کا انچارج باس بنا دیا ہے"...... چن ہاؤنگ نے کہا۔

"کیا تھامسن بھی رانگ وے کا انچارج باس تھا"...... عمران نے چن ہاؤنگ سے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ صرف اس کلب کا مالک اور منیجر تھا۔ چیف وے نے مجھے یہ اضافی عہدہ بھی دیا ہے"...... چن ہاؤنگ نے کہا۔

"تم نے ہمیں ٹریس کس طرح کیا"...... عمران نے چن ہاؤنگ سے پوچھا تو وہ ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھے بغیر اسے آواز دی تو چن ہاؤنگ فوراً ہی بول پڑا۔

"بتا تو رہا ہوں۔ بتا تو رہا ہوں"...... چن ہاؤنگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں بتاؤ کہ تم نے ہمیں کس طرح ٹریس کیا"...... عمران نے اپنا سوال دہراتے ہوئے کہا۔

"ٹاپ ایجنسی کے چیف ہوچن کا ایک قریبی ساتھی ہے شی پو۔ میری اس سے دوستی ہے اس نے مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتایا تھا"...... چن ہاؤنگ نے کہا۔

"رانگ وے کے اتنے افراد مارے گئے ہیں تمہارے چیف وے کو اس کا کوئی افسوس نہیں ہے کہ وہ خود ہمارے مقابلے پر نہیں آ رہا"...... عمران نے چن ہاؤنگ سے پوچھا۔

"رانگ وے کے فائٹر گروپ کے دس افراد منگولیا پہنچ چکے ہیں۔ ان میں سے ایک مارا جا چکا ہے۔ یہ چوہانگ یہاں آنے والے فائٹر گروپ کا انچارج بھی تھا اور چیف وے نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے منگولیا پہنچ سکتا ہے"...... چن ہاؤنگ نے کہا۔

"اس کے باقی نو ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے چن ہاؤنگ سے پوچھا۔

"میں نے چوہانگ سے پوچھا تھا اس نے جواب دیا تھا کہ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں یا پرائیویٹ رہائش گاہ پر کیونکہ رانگ وے تو بہت وسیع تنظیم ہے اولان بتور میں ہی اس کے درجنوں کلب، ہوٹل

اور کوٹھیاں ہوں گی"...... چن ہاؤنگ نے کہا۔ عمران اس کے لہجے سے سمجھ گیا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تم رانگ وے کے اولان بتور میں انچارج ہو اور تمہیں اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں چن ہاؤنگ سے کہا۔

"جن معلومات کا تعلق براہ راست ہیڈکوارٹر سے ہوتا ہے ان معاملات کے بارے میں میرا جاننا ضروری نہیں اور جو معاملات اولان بتور سے متعلق ہیں وہ آہستہ آہستہ مجھے معلوم ہوں گے"۔ چن ہاؤنگ نے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ رانگ وے کے معاملات تمہارے سپرد ہو جائیں گے"...... عمران نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں انچارج ہوں اور جو باتیں میرے دائرہ اختیار میں آتی ہیں وہ مجھے تو معلوم ہوں گی"...... چن ہاؤنگ نے اثبات کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر موجود مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

"تم زندہ بچو گے تو رانگ وے کی لیڈر شپ انجوائے کر سکو گے"...... عمران نے طنزاً کہا۔ چن ہاؤنگ نے عمران کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا صرف عمران کے چہرے کو دیکھتا رہا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف کو آواز دی تو وہ یکدم چوکس نظر آنے لگا۔

"یس"...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وحشیانہ مسکراہٹ کے ساتھ چن ہاؤ نگ کی طرف دیکھا۔

"بتایا تو ہے سب کچھ تو بتا دیا ہے اب اور کیا بتاؤں"...... چن ہاؤ نگ نے تیز لہجے میں کہا۔ عمران کچھ نہ بولا جبکہ جوزف آگے بڑھا اور اس نے چن ہاؤ نگ کی گردن پکڑ لی۔ وہ چونکہ نفسیاتی طور پر جوزف سے بری طرح خوفزدہ ہو چکا تھا اس لئے وہ مزاحمت بھی نہ کر سکا۔ جوزف نے اس کا سر پکڑ کر موڑ دیا۔ اس کی گردن کو زور دار جھٹکا لگا اور گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ گردن کی ہڈی ٹوٹتے ہی اس کی کربناک چیخ بلند ہوئی اور وہ تڑپنے لگا۔

"جلدی سے مشین گن اٹھا لو۔ ہمیں کلب میں ڈائریکٹ ایکشن کرنا پڑے گا"...... عمران نے چوہانگ کا گرا ہوا مشین پسٹل اٹھاتے ہوئے کہا تو ڈائریکٹ ایکشن کا سن کر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔

"تم نے چن ہاؤ نگ سے یہ تو پوچھا نہیں کہ کلب میں کتنے افراد موجود ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"سب کو گولی مار دو۔ جو بھی سامنے آئے اڑا دو"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ ہوچن نے کنگ کلب کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی"...... صفدر نے ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"واقعی۔ اس نے کنگ کلب اور گریٹ کلب کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ خیر میں کلب سے باہر نکل کر فون پر اس کی خبر

لے لوں گا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ تنویر، جولیا اور جوزف نے بھی ایک ایک مشین گن اٹھالی تھی اور پھر وہ عمران کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ چند ہی لمحوں میں وہ تہہ خانے سے نکل کر تھامسن کے آفس میں پہنچ گئے۔ عمران نے آفس کا دروازہ کھولا اور باہر نکلا۔ دروازے کے قریب ہی مسلح آدمی کھڑا ہوا تھا اس مسلح آدمی کے علاوہ دو اور افراد بھی گیلری میں موجود تھے۔ جن کے کندھوں پر مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر وہ تینوں افراد بری طرح چونکے اور پھر انہوں نے اپنے کندھوں سے مشین گنیں اتارنے کی کوشش لیکن انہیں اس کا موقع ہی نہیں ملا۔ صرف تنویر کی مشین گن سے فائرنگ ہوئی اور وہ تینوں اچھل کر فرش پر گرے اور گر کر تڑپنے لگے۔

فائرنگ کی آواز سے کلب کے ہال میں بھگدڑ مچ گئی۔ گاہک تو بیرونی دروازے کی طرف بھاگے جبکہ کلب کے مسلح افراد گیلری کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہال کی طرف بڑھ رہے تھے اور کلب کے مسلح آدمی گیلری کی طرف آرہے تھے۔ تنویر اور جوزف نے ان آنے والوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ کئی افراد گولیوں کا شکار ہو کر نیچے گر گئے اور تڑپنے لگے۔ کچھ افراد نے میزوں اور کرسیوں کی آڑ لے لی اور ان پر فائرنگ کرنے لگے۔ وہ سب ہی فرش پہ لیٹ گئے اور محتاط انداز میں فائرنگ

کرنے لگے۔

کلب کا ہال چند ہی سیکنڈوں میں گاہکوں سے خالی ہو گیا تھا۔ لہٰذا اب عمران اور اس کے ساتھی بے فکر ہو کر فائرنگ کر رہے تھے کلب کے مسلح افراد میں آہستہ آہستہ کمی آتی جا رہی تھی۔ پھر جلد ہی ان پر ہونے والی فائرنگ بند ہو گئی۔ انہوں نے ہال میں نظریں دوڑائیں۔ ان کے اندازے کے مطابق اب کوئی آدمی زندہ نہیں بچا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی محتاط انداز میں اٹھے اور پھر چوکنے انداز میں آگے بڑھے۔ اس دوران ان کی نظریں سرچ لائٹ کی طرح تیزی سے ہال میں گھوم رہی تھیں۔ وہ کاؤنٹر کے قریب سے گزرنے لگے تو عمران نے کاؤنٹر کے دوسری طرف جھانک کر دیکھا۔ دوسری طرف کاؤنٹر کے نیچے ایک لڑکی دبکی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں اوپر اٹھی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں پہلے سے ہی خوف کے تاثرات تھے۔ عمران کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اسے اپنی موت کا یقین ہو گیا اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

''تمہیں تو کچھ نہیں کہا جا رہا۔ ڈرو نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کلب کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے ساتھی اس سے آگے بڑھ چکے تھے۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔

ہوچن نے ٹیلی فون کا رسیور رکھا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔ ٹیلی فون کا رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اپنی پی اے کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... پہلی ہی بیل پر رسیور اٹھا لیا گیا اور پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''شی پو کو میرے آفس میں بھیج دو''...... ہوچن نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور شی پو دکھائی دیا۔

''میں اندر آ سکتا ہوں سر''...... شی پو نے مؤدبانہ لہجے میں ہوچن سے پوچھا۔

''آ جاؤ''...... ہوچن نے کرخت لہجے میں کہا تو شی پو اندر داخل ہوا اور پھر ٹیبل کے قریب پہنچ گیا۔ تم کسی چن ہاؤنگ کو جانتے

ہو''...... ہوچن نے بدستور کرخت لہجے میں ہوچن سے پوچھا۔

''سر۔ میرے واقف کاروں میں اس نام کے دو آدمی شامل ہیں''...... شی پو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں اس چن ہاؤنگ کی بات کر رہا ہوں جس کا تعلق گریٹ کلب سے ہے''...... ہوچن نے کہا۔

''یس سر۔ وہ میرے واقف کاروں میں سے ہے''...... شی پو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''دفتری راز اسے دینے کی تم نے کتنی رقم وصول کی ہے''۔ ہوچن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''دف۔ تری راز۔ نن۔ نو سر''...... شی پو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹاپ ایجنسی نے اپنے ایک مشن کے سلسلے میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو مدد کے لئے بلایا ہے۔ کیا اس کے بارے میں معلومات چن ہاؤنگ کو تم نے نہیں دیں''...... ہوچن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نن۔ نو سر۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کسی نے میرے بارے میں آپ کو غلط رپورٹ دی ہے''...... شی پو نے کہا۔

''چن ہاؤنگ نے مرتے وقت خود بتایا ہے۔ کیا میں تمہیں اس کی ویڈیو دکھاؤں''...... ہوچن نے کہا۔ ویڈیو اس کے پاس نہیں تھی۔ اس نے ویسے ہی یہ بات کہہ دی تھی لیکن یہ بات سن کر شی

پو کا چہرہ تاریک پڑ گیا تھا۔ ہوچن کو عمران نے اطلاع دی تھی اور اسے عمران کی بات پر سو فیصد یقین تھا۔ لیکن وہ شی پو کے منہ سے اقرار سننا چاہتا تھا اس لئے وہ شی پو سے یہ باتیں کر رہا تھا۔ ہوچن کی ویڈیو والی بات سن کر اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔ اس کے بدن میں کپکپاہٹ بھی شروع ہو گئی تھی۔

''اگر تم بتا دو کہ تم نے چن ہاؤنگ سے کتنی رقم لی ہے تو تم سے وہ رقم ٹاپ ایجنسی کے فنڈ میں جمع کر لی جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں معافی کا چانس مل جائے''...... ہوچن نے شی پو سے کہا۔

''سس۔ سر۔ ایک لاکھ ایکریمی ڈالرز''...... شی پو نے لرزتے ہوئے لہجے میں ہوچن سے کہا۔ ہوچن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس نے ایک بار پھر اپنی پی اے کے نمبر پریس کئے۔

''یس سر''...... حسب معمول دوسری طرف سے اس کی پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لی زو کو میرے پاس بھیجو''...... ہوچن نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک منٹ بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور لی زو کا چہرہ دکھائی دیا۔

''میں اندر آ سکتا ہوں چیف''...... لی زو نے اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہوئے کہا۔

''یس۔ آ جاؤ''...... ہوچن نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو لی زو اندر آ گیا۔ اس نے ایک نظر شی پو پر ڈالی جس کی حالت خراب ہو رہی

تھی۔ پھر اس نے ہوچن کو سلام کیا اور شی پو کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

''تم کرسی پر بیٹھ جاؤ لی زو''...... ہوچن نے لی زو سے کہا تو وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''شی پو۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ تم نے مجھ سے جو باتیں کی ہیں وہ ریکارڈ ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ تمہارے خلاف میرے پاس اور بھی ثبوت ہیں لہٰذا اب تم تفصیل سے بتاؤ کہ تمہارے اور چن ہاؤ نگ کے درمیان کیا کیا باتیں ہوئیں''...... ہوچن نے کہا۔

''سس۔ سس۔ سر معاف کردیں مجھے''...... شی پو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ تو میں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ تمہیں معافی کا چانس مل سکتا ہے اگر تم نے چن ہاؤ نگ کی دی ہوئی رقم ایک لاکھ ایکریمی ڈالرز ٹاپ ایجنسی کے فنڈ میں جمع کر دی تو۔ لیکن مجھے تفصیل تو معلوم ہونی چاہئے نا''...... ہوچن نے اس مرتبہ نرم لہجے میں شی پو سے کہا۔

''سر۔ چن ہاؤ نگ میرا دوست تھا۔ وہ جانتا تھا کہ میں ٹاپ ایجنسی کا ملازم ہوں۔ کبھی کبھی اس موضوع پر میری اس سے بات بھی ہو جاتی تھی۔ اب اس نے مجھ سے کہا کہ ایک شوگرانی تنظیم ہے جس کا نام رانگ وے ہے۔ آج کل منگولیا میں اس کے ایجنٹ مارے جا رہے ہیں۔ نجانے کیسے۔ اس کی بات سن کر میرے منہ سے نکل گیا کہ یہ ٹاپ ایجنسی کی وجہ سے ہو رہا ہے لیکن جلد ہی

مجھے احساس ہو گیا کہ میں نے غلط بات کہہ دی ہے چن ہاؤ نگ نے پھر مجھ سے تفصیل پوچھنے کی کوشش کی لیکن میں انجان بن گیا اس نے ایک لاکھ ڈالرز دیئے تو میں نے لالچ میں آ کر اسے پوری تفصیلات سے آگاہ کر دیا''...... شی پو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

''چن ہاؤ نگ کو یہ باتیں بتاتے وقت تمہیں احساس نہیں ہوا تھا کہ تم غداری کے مرتکب ہو رہے ہو''...... ہوچن نے ایک مرتبہ پھر سخت لہجے میں کہا تو شی پو خاموش ہو رہا اور اس نے نظریں بھی جھکا لیں۔

''لی زو تمہیں معلوم ہے کہ غداری کی سزا کیا ہوتی ہے''۔ ہوچن نے لی زو سے کہا۔

''یس چیف۔ دنیا بھر میں غداری کی سزا موت ہے اور ہماری سیکرٹ فیلڈ میں تو اس پر سختی سے عمل بھی کیا جاتا ہے کیونکہ اگر ہماری فیلڈ کا کوئی آدمی غداری کرتا ہے تو اس سے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے''...... لی زو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''شی پو۔ لی زو کو تو ٹریننگ کے دوران دیا جانے والا یہ سبق یاد ہے۔ تمہیں کیوں بھول گیا تھا''...... ہوچن نے سخت لہجے میں کہا تو شی پو کا جسم اس طرح کپکپانے لگا جیسے اسے ملیریا ہو گیا ہو۔

''سس۔ سس۔ سر معاف کر دیں''...... شی پو نے بری طرح لرزتے ہوئے کہا۔

”شی پو۔ ٹاپ ایجنسی کے قانون کے مطابق اگر ٹاپ ایجنسی کا کوئی ملازم غداری میں ملوث پایا جائے گا تو اس کے خلاف کوئی پرچہ درج نہیں ہو گا نہ ہی اس کا کیس کسی عدالت میں جائے گا بلکہ ٹاپ ایجنسی کا چیف اس غدار کو اپنے ہاتھوں سے گولی مار دے گا“...... ہوچن نے ایک مرتبہ پھر کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔

”مم۔ مم۔ معاف۔ سس۔ سر“...... شی پو نے لرزتے ہوئے لہجے میں معافی مانگتے ہوئے کہا۔ اسی وقت ایک دھماکہ ہوا اور شی پو کے ماتھے میں سوراخ ہو گیا۔ ہوچن کے ریوالور کی نال سے دھواں نکل رہا تھا۔ جب نالی میں سے دھواں نکلنا بند ہوا تو ہوچن نے ریوالور جیب میں رکھ لیا۔ اس کے بعد اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پی اے کے نمبر پریس کئے۔

”یس سر“...... پہلی ہی بیل پر اس کی پی اے نے رسیور اٹھایا اور مؤدبانہ لہجے میں بولی۔

”میں نے شی پو کو غداری کے جرم میں گولی مار دی ہے۔ سیکورٹی والوں سے کہو کہ وہ میرے آفس سے اس کی لاش اٹھا لیں اور صفائی کرنے والوں کو بھی آفس بھیج دو“...... ہوچن نے اپنی پی اے کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے سر“...... دوسری طرف سے اس کی پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو اس نے رسیور رکھ دیا۔

”لی زو۔ ہم نے گریٹ کلب اور کنگ کلب کے خلاف آپریشن کرنا ہے کیونکہ یہ رانگ وے کی ملکیت ہیں“...... ہوچن نے سخت لہجے میں کہا۔

”اوکے سر۔ ہم ایک منٹ میں تیار ہو جاتے ہیں“...... لی زو نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔

”ہم پہلے ان کلبوں کی تلاشی لیں گے اور پھر انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے گا“...... ہوچن نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا سر“...... لی زو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ہوچن کی طرف دیکھا۔

”اوکے۔ تم جاؤ اور مکمل تیاری کر کے مجھے بتاؤ“...... ہوچن نے لی زو سے کہا۔ لی زو نے ہوچن کو سلام کیا اور پھر وہ آفس سے باہر نکل گیا۔

الف ایم ریڈیو سیٹ سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلی تو پاچنگ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ پاچنگ کو شوگران سے اولان بتور پہنچے بیس منٹ ہوئے تھے۔ پاچنگ رانگ وے کا سینئر رکن تھا۔ اس کا بڑا بھائی تاچنگ بھی رانگ وے کا سینئر رکن تھا لی پو کے بعد چیف وے نے تاچنگ کو رانگ وے کا سیکنڈ چیف مقرر کیا تھا اور پاچنگ کو اولان بتور روانہ کردیا تھا۔ اولان بتور میں رائل ہوٹل بھی رانگ وے کی ملکیت تھا۔

پاچنگ اس ہوٹل میں پہنچا تھا اور پھر ہوٹل کی گاڑی لے کر وہ گریٹ کلب کے سامنے پہنچ گیا تھا۔ اسے گریٹ کلب کی نگرانی کرنی تھی اور آنے جانے والوں پر نظر رکھنی تھی۔ گریٹ کلب کے سامنے ایک ڈرنک کارنر تھا۔ پاچنگ نے اس ڈرنک کارنر سے ایک سافٹ ڈرنک کی بوتل لی تھی اور اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر

وہ بوتل پی ہی رہا تھا کہ ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے الف ایم ریڈیو سیٹ سے ٹوں ٹوں کی آواز آنے لگی۔ اس نے الف ایم ریڈیو سیٹ اٹھایا یہ ریڈیو سیٹ سائز میں موبائل فون سیٹ کے برابر تھا اور انتہائی جدید اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ سیٹ اٹھا کر اس نے بٹن دبایا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ پاچنگ۔ چیف وے کالنگ یو۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر میں سے چیف وے کی آواز ابھری۔

”یس چیف۔ پاچنگ اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... پاچنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تم نے اب تک رپورٹ نہیں دی پاچنگ۔ اوور“...... دوسری طرف سے چیف وے کی کرخت آواز سنائی دی۔

”چیف۔ میں چند لمحے پہلے ہی گریٹ کلب کے سامنے پہنچا ہوں۔ اوور“...... پاچنگ نے کہا۔

”پاچنگ۔ ایک بار پھر سن لو کہ حالات کچھ بھی ہوں تم نے صرف نگرانی کرنی ہے۔ مداخلت بالکل نہیں کرنی۔ فائٹر گروپ کے دس آدمی جن کا انچارج چوہانگ ہے اولان بتور پہنچ چکے ہیں۔ چوہانگ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کرنا ہے اگر وہ ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہوگیا تو ٹھیک ہے ورنہ میں خود اولان بتور پہنچ جاؤں گا۔ اوور“...... چیف وے نے کہا۔

”او کے چیف۔ میں تو آپ کے حکم کا غلام ہوں۔ اوور“۔

پاچنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اگر کوئی اہم بات ہو جائے تو تم نے مجھے رپورٹ کرنی ہے اور میں نے تمہیں بھیجا بھی اسی مقصد کے لئے ہے کہ تم خاموشی سے حالات کو واچ کرتے رہو اور تم اس کام میں ایکسپرٹ ہو۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے چیف وے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر خاموشی طاری ہو گئی۔ پاچنگ نے طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر ڈیش بورڈ پر رکھ دیا اور پھر اسی لمحے وہ اس زور سے اچھلا کہ اس کا سر کار کی چھت سے ٹکرایا جس کی وجہ سے اس کے سر میں ٹیس سی اٹھی تھی لیکن اس وقت ان ٹیسوں کی پرواہ نہیں کی جا سکتی تھی کیونکہ گریٹ کلب کے اندر سے تیز فائرنگ کی آوازیں آنے لگی تھیں۔

پھر اگلے ہی لمحے اس نے بہت سے افراد کو افراتفری کے عالم میں گریٹ کلب سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ یہ افراد جن میں مرد اور عورتیں شامل تھیں انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے۔ ان سب کی کوشش تھی کہ وہ جلد از جلد گریٹ کلب سے دور ہو جائیں۔ یقیناً یہ گریٹ کلب کے ہال میں بیٹھے ہوئے گاہک تھے جو فائرنگ ہوتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ فائرنگ کا سلسلہ جاری تھا لیکن پاچنگ اندر نہیں جاسکتا تھا کیونکہ چیف وے کے حکم کے مطابق اس نے صرف نگرانی کرنی تھی۔ کچھ دیر تک فائرنگ کا سلسلہ جاری رہنے کے بعد بند ہو گیا۔ اب پاچنگ مزید چوکنا ہو گیا۔ اسے

اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ فائرنگ پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے ہوئی ہے اب یا تو پاکیشیائی ایجنٹ مارے جا چکے ہیں یا انہوں نے کلب کے ملازمین کو ہلاک کر دیا ہے جو کچھ بھی تھا۔ چند لمحوں میں اس کا نتیجہ سامنے آنے والا تھا اور پاچنگ اسی نتیجے کا انتظار کرنے لگا۔ پھر بمشکل ایک دو منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اس نے کلب کے ہال گیٹ سے پانچ افراد کو باہر نکلتے دیکھا۔

ان میں سے تین ایشیائی مرد اور ایک افریقی حبشی تھا جبکہ ایک عورت تھی جو اپنے حلیئے سے یورپین لگتی تھی۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی جو تفصیل بتائی گئی تھی وہ تفصیل سو فیصد ان پر فٹ آ رہی تھی۔ انہیں ہال سے نکلتے دیکھ کر پاچنگ نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے باہر آنے کا مطلب یہ تھا کہ انہوں نے کلب ملازمین اور رانگ وے کے اہم آدمیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ہال سے نکل کر وہ پانچوں پارکنگ کی طرف بڑھے۔ پارکنگ میں کئی گاڑیاں موجود تھیں ان میں سے اکثر گاڑیاں گاہکوں کی تھیں جو فائرنگ کی وجہ سے ویسے ہی بھاگ گئے تھے اور انہوں نے اپنی گاڑیوں تک جانے کا بھی رسک نہیں لیا تھا ان پانچوں نے ایک لمحے میں گاڑیوں کا جائزہ لیا پھر وہ ایک بڑی جیپ کی طرف بڑھے۔ وہ جیپ میں سوار ہوئے اور پھر اگلے ہی لمحے جیپ روڈ پر آ کر ایک طرف بڑھی۔ جب جیپ کافی آگے بڑھ گئی تو پاچنگ نے بھی کار آگے بڑھائی۔ کافی فاصلہ رکھ کر وہ اس جیپ کا تعاقب

کرنے لگا۔

تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد اسے جیپ ایک جگہ رکتے ہوئے دکھائی دی تو اس نے بھی کار آہستہ کر لی اور فٹ پاتھ کے قریب کر کے روک لی۔ اس نے ان پانچوں افراد کو جیپ میں سے اترتے دیکھا۔ جیپ میں سے اتر کر ایک پاکیشیائی مرد اور افریقی حبشی ایک ٹیکسی کی طرف بڑھے جبکہ یورپین عورت اور باقی دو مرد الگ ٹیکسی میں سوار ہو گئے اور ٹیکسیاں مختلف سمتوں میں روانہ ہو گئیں۔ پاچنگ ایک دو لمحے تو تذبذب کا شکار رہا کہ وہ کس گروپ کا تعاقب کرے پھر وہ تین افراد کے گروپ کے پیچھے روانہ ہوا۔ اس گروپ میں ایک یورپین عورت اور دو ایشیائی مرد تھے۔ وہ بہت ہی زیادہ فاصلہ دے کر تعاقب کر رہا تھا۔ تقریباً بارہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی ہوٹل آئس لینڈ کے سامنے رک گئی۔ وہ تینوں افراد ٹیکسی سے نیچے اتر کر ہوٹل کی طرف بڑھے۔

ہوٹل کے قریب ہی ایک پارک نظر آ رہا تھا۔ پاچنگ اس پارک کے پارکنگ ایریا میں آ گیا۔ یہاں سے آئس لینڈ ہوٹل کا گیٹ صاف نظر آ رہا تھا۔ کار روک کر پاچنگ نے اپنے چاروں طرف دیکھا کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ اردگرد کا جائزہ لینے کے بعد اس نے ڈرائیونگ سیٹ سے اپنا سر لگایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ چند سیکنڈ وہ اس طرح بیٹھا رہا پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور ڈیش بورڈ پر رکھا ہوا ایک میگزین اٹھایا اور کار سے نیچے اتر کر پارک کے

اندر آ گیا۔ ایک بینچ پر بیٹھ کر اس نے میگزین کھول لیا اور نظریں میگزین پر جما دیں لیکن اس کی ترچھی نظریں ہوٹل کے گیٹ پر ہی تھیں۔

پاکیشیائی ایجنٹوں کے دو گروپ مختلف سمتوں میں گئے تھے۔ لیکن اسے یقین تھا کہ ان دونوں گروپس کی منزل ایک ہی ہو گی اور دوسرا گروپ بھی جلد ہی اسی منزل پر پہنچ جائے گا۔ وہ دوسرے گروپ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ فائنل رپورٹ چیف دے کو دے سکے۔ اسے صرف پانچ منٹ ہی انتظار کرنا پڑا۔ پانچ منٹوں بعد اس نے ایک ٹیکسی کو ہوٹل کے گیٹ کے سامنے رکتے دیکھا۔ اس ٹیکسی میں سے وہی دیوقامت افریقی حبشی اور ایشیائی مرد نیچے اترے۔ انہوں نے کرایہ ادا کیا۔ ٹیکسی آگے بڑھی اور وہ دونوں ہوٹل کے گیٹ کی طرف بڑھے۔

''صاحب۔ چائے پئیں گے۔ کافی پئیں گے یا سوفٹ ڈرنک''۔

اچانک ہی ایک لڑکے نے پاچنگ کے قریب آتے ہوئے پوچھا تو اس نے چونک کر لڑکے کو دیکھا۔ لڑکے کی قمیض پر ایک بیج لگا ہوا تھا جو اسے پارک کینٹین کا ملازم ظاہر کر رہا تھا۔

''ہاں۔ ایک کافی لے آؤ لیکن ڈسپوزیبل کپ میں''۔ پاچنگ نے کہا تو لڑکا واپس چلا گیا اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ ڈسپوزیبل کپ میں کافی لے آیا۔

''یہ لو۔ باقی تم رکھ لینا''...... پاچنگ نے ایک بڑا نوٹ لڑکے

کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ خوش ہو گیا۔

''تھینک یو سر''...... لڑکے نے پاچنگ کا شکریہ ادا کیا لیکن پاچنگ نے اس پر کوئی توجہ نہ دی اور وہ آگے بڑھ گیا وہ اپنی کار کے قریب پہنچا اس نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سیٹ پر بیٹھنے کے بعد اس نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا اور پھر اس نے ڈیش بورڈ پر رکھا ہوا ایف ایم ریڈیو سیٹ نما ٹرانسمیٹر اٹھا لیا ٹرانسمیٹر پر چیف وے کی فریکونسی پہلے سے ہی سیٹ تھی۔ اب اس نے صرف ایک بٹن دبایا اور کال دینے لگا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ پاچنگ کالنگ''...... وہ بار بار یہی الفاظ دہرانے لگا۔

''یس چیف وے اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر چیف وے کی آواز ابھری۔

''چیف۔ پاکیشائی ایجنٹوں نے گریٹ کلب میں موجود افراد کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اوور''...... پاچنگ نے کہا۔

''کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور''...... چیف وے کی کرخت آواز سنائی دی تو پاچنگ نے تفصیل بھی بتا دی۔

''ہونہہ۔ اس سے تو یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ چن ہاؤنگ اور چوہانگ سمیت گریٹ کلب میں موجود ہمارے تمام افراد مارے گئے ہیں۔ اب یہ پاکیشائی ایجنٹ کہاں ہیں۔ اوور''...... چیف وے کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''چیف۔ اب یہ لوگ آئس لینڈ ہوٹل میں آئے ہیں۔ اوور''۔ پاچنگ نے چیف وے کو بتایا۔

''تم ان کے کمروں کے نمبر معلوم کرو اور اس کے بعد بدستور ان کی نگرانی کرو۔ اگر یہ کہیں جائیں تو ان کا تعاقب کرنا۔ اب بھی ان کے کسی کام میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور''۔ چیف وے نے کہا۔

''اوکے۔ چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... پاچنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں اب فوری طور پر منگولیا کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ اولان بتور پہنچ کر میں تم سے رابطہ کروں گا۔ اوور اینڈ آل''۔ دوسری طرف سے چیف وے کی آواز سنائی دی اور پھر ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔ پاچنگ نے سامنے ہوٹل کے گیٹ کی طرف دیکھا پھر اس نے ٹرانسمیٹر جیب میں رکھا اور کار سے نیچے اتر کر اس نے کار کو لاک کیا۔ اس کال کے دوران کافی کچھ حد تک ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اس نے ایک ہی سانس میں کپ خالی کیا اور چونکہ کپ ڈسپوزیبل تھا اسی لئے اس نے ایک کونے میں رکھے ہوئے کوڑے دان میں کپ پھینک دیا اور پھر ہوٹل کی طرف بڑھنے لگا۔ ہال میں داخل ہو کر اس نے ہال کا جائزہ لیا۔ چند میزوں پر لوگ موجود تھے اور زیادہ تر میزیں خالی تھیں۔ ہال کا جائزہ لینے کے بعد پاچنگ نے کاؤنٹر کی طرف دیکھا۔ کاؤنٹر پر دو مقامی لڑکیاں موجود تھیں۔

وہ ان کے قریب پہنچا تو ایک لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

''لیس سر۔ ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں''...... کاؤنٹر گرل نے اس سے پوچھا۔

''میرے ایک ایشیائی اور ایک افریقی دوست نے اولان بتور آنا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ آئس لینڈ ہوٹل میں ٹھہریں گے۔ ان کے بتائے ہوئے وقت کے مطابق تو انہیں اب تک یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ پہنچ چکے ہیں''...... پاچنگ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک پاکیشیائی اور ایک افریقی۔ دونوں ایک ساتھ آئے ہیں سر''...... کاؤنٹر گرل نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ان دونوں نے ایک ساتھ ہی آنا تھا''...... پاچنگ نے کاؤنٹر گرل سے کہا۔

''یس۔ وہ دونوں صاحبان پہنچ چکے ہیں اور کمرہ نمبر دو سو دس میں مقیم ہیں۔ کیا انہیں آپ کے آنے کی اطلاع دی جائے''۔ کاؤنٹر گرل نے پاچنگ سے کہا۔

''نہیں۔ انہوں نے میرے ذمہ ایک کام لگایا تھا۔ میں کام کر لوں پھر ان سے آ کر ملتا ہوں۔ آپ کا شکریہ''...... پاچنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے سر۔ جیسے آپ کی مرضی''...... کاؤنٹر گرل نے بھی بدستور

سکراتے ہوئے کہا۔ پاچنگ نے صرف اثبات کے انداز میں سر لایا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ ہوٹل سے باہر آ کر ہ اپنی کار کے قریب پہنچا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اب اس نے ہوٹل پر نظر رکھنی تھی اور چیف وے کی کال کا انتظار کرنا تھا۔

وانگ لی نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اپنی سیکرٹری کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس چیف"...... اس کی سیکرٹری نے پہلی ہی بیل پر رسیور اٹھایا اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تاچنگ کو میرے پاس بھیج دو"...... وانگ لی نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ایک منٹ بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور تاچنگ کی شکل دکھائی دی۔

"میں اندر آ سکتا ہوں چیف"...... تاچنگ نے اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کم ان"...... وانگ لی نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا تو تاچنگ اندر آ گیا۔ وانگ لی کی ٹیبل کے قریب پہنچ کر اس نے وانگ لی کو سلام کیا۔ وانگ لی نے اس کے سلام کو نظر انداز کیا

اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"رانگ وے کے حالات اتنے خراب پہلے کبھی نہ تھے جتنے کہ اب ہیں"...... وانگ لی نے کہا۔

"چیف۔ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا"...... تاچنگ نے مؤدبانہ لہجے میں وانگ لی سے کہا۔

"معمولی سے چند پاکیشیائی رانگ وے پر بھاری پڑ رہے ہیں۔ اب مجھے رانگ وے ختم کر کے کسی عبادت گاہ میں بیٹھ جانا چاہئے"...... وانگ لی نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ پاکیشیائی ایجنٹ بہت جلد مارے جائیں گے"...... تاچنگ نے کہا۔

"کیسے مارے جائیں گے۔ ان کے خاتمے کے لئے جو بھی جاتا ہے خود مارا جاتا ہے"...... وانگ لی نے غصے سے کہا۔ وانگ لی کی بات سن کر تاچنگ کا چہرہ یکدم سیاہ پڑ گیا کیونکہ اس کا بھائی پاچنگ بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے اولان بتور گیا تھا۔

"تم نہ مرو۔ تمہارے بھائی کو کچھ نہیں ہوا۔ ابھی اس کی کال آئی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ چوہانگ اور چن ہاؤنگ بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ گریٹ کلب میں جتنے بھی ہمارے آدمی تھے وہ ہلاک ہو چکے ہیں"...... وانگ لی نے تاچنگ کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو اس نے گہرا سانس لیا۔

''چیف۔ لگتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی قسمت ان کا ساتھ دے رہی ہے ورنہ اب تک تو وہ مارے جا چکے ہوتے''...... تاچنگ نے کہا۔

''قسمت کی بات نہیں ہے۔ یہ ہماری کمزوری ہے''...... وانگ لی نے بدستور سرد لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ہمیں ان کے خلاف باقاعدہ پلاننگ کرنی چاہئے''۔ تاچنگ نے مؤدبانہ لہجے میں وانگ لی سے کہا۔

''اوہ۔ شٹ اپ یو ایڈیٹ۔ ہم نے کوئی برج تیار کرنا ہے یا کوئی شہر آباد کرنا ہے یا کسی حکومت کا تختہ الٹنا ہے چار پانچ افراد ہیں ان کا خاتمہ کرنا ہے اس کے لئے کیا پلاننگ ہو گی''...... وانگ لی نے غصیلے لہجے میں کہا تو تاچنگ نے نظریں جھکا لیں اور خاموش رہا۔

''تم جانتے ہو کہ میں یہاں ایک دو کاموں میں پھنسا ہوا ہوں اس لئے فوری طور پر شوگران سے نہیں نکل سکتا۔ اگر میں فوری طور پر جا سکتا تو ابھی جا کر ان کا خاتمہ کر دیتا''...... وانگ لی نے کہا۔

''چیف۔ میں اولان بتور چلا جاتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے میرے ہاتھوں سے بچتے ہیں''...... تاچنگ نے کہا تو وانگ لی اسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ چند لمحوں تک اسے دیکھتا رہا۔

''اگر تم بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں مارے گئے تو مجھے نیا سیکنڈ چیف بنانا پڑے گا''...... وانگ لی نے کہا۔

''چیف۔ اب تک ہمارے تمام ساتھیوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف اندھا دھند کارروائی کی ہے۔ میں باقاعدہ سوچ سمجھ کر ان کے خلاف قدم اٹھاؤں گا اور مجھے یقین ہے کہ ان کی موت میرے ہی ہاتھوں لکھی ہے''...... تاچنگ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''تم بھی چلے جاؤ۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم کون سا تیر مار لیتے ہو۔ پاچنگ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی نگرانی کر رہا ہے۔ تم ٹرانسمیٹر پر اس سے رابطہ کر لینا۔ تمہیں پاچنگ کی فریکونسی کا علم ہے نا''۔ وانگ لی نے کہا۔

''یس چیف''...... تاچنگ نے کہا۔

''تم فوراً اولان بتور روانہ ہو جاؤ۔ اگر کوئی فوری فلائٹ نہ ملے تو طیارہ چارٹرڈ کرا کے چلے جاؤ۔ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کی خبر سننے کے لئے بہت بے چین ہوں''...... وانگ لی نے کہا۔

''او کے چیف۔ میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں''...... تاچنگ نے کہا اور پھر وہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں وانگ لی کو سلام کیا اور اس کے آفس سے باہر نکل آیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ہی وہ ایئر پورٹ پر پہنچ گیا۔ آدھ گھنٹے بعد ایک فلائٹ اولان بتور جا رہی تھی اور اس میں سیٹ بھی دستیاب تھی اس لئے اس نے ٹکٹ خرید لیا۔

اولان بتور کے ایئر پورٹ سے باہر آ کر وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھا اور نمبر پر لگی ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔

''لیس سر۔ کہاں جائیں گے''...... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھاتے ہوئے چاچنگ سے پوچھا۔

''بلیک نائٹ کلب''...... تاچنگ نے ڈرائیور سے کہا تو اس نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ٹیکسی ایک بڑی عمارت کے سامنے رکی۔ عمارت پر جہازی سائز بورڈ لگا ہوا تھا۔ جس پر بلیک نائٹ کلب لکھا ہوا تھا۔ تاچنگ ٹیکسی سے نیچے اترا اور اس نے کرایہ ادا کیا ٹیکسی آگے بڑھ گئی جبکہ وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھا۔ ہال میں داخل ہونے کے بعد اس نے ہال کا جائزہ لیا ہال میں عورتوں اور مردوں کی کثیر تعداد موجود تھی اور ہر میز پر شراب کی بوتل رکھی ہوئی تھی۔ ہال کے مختلف حصوں میں مسلح افراد بھی نظر آ رہے تھے۔ جبکہ ایک رقاصہ بھی انتہائی مختصر لباس میں رقص کر رہی تھی۔ وہ میزوں کے درمیان تھرکتی پھر رہی تھی۔ ہال کا جائزہ لینے کے بعد تاچنگ نے کاؤنٹر کی طرف دیکھا۔ کاؤنٹر پر دو نوجوان لڑکیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ ان کے لباس بھی نہایت مختصر سے تھے۔ کاؤنٹر کے قریب بھی دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ کاؤنٹر کا جائزہ لینے کے بعد تاچنگ کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچا تو مسلح آدمیوں نے اسے گھور کر دیکھا لیکن زبان سے انہوں نے کچھ نہ کہا البتہ دونوں لڑکیوں نے کاروباری مسکراہٹ کے ساتھ

اسے دیکھا۔

''لیس سر۔ ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہیں''...... ایک لڑکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بلیک مین کہاں ہے۔ اس سے کہو کہ تاچنگ آیا ہے''۔ تاچنگ نے سرد لہجے میں لڑکی سے کہا تو اس کی مسکراہٹ فوراً غائب ہو گئی اور اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے۔

''مسٹر۔ باس کا نام ادب سے لو''...... کاؤنٹر گرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم اس کا نام ادب سے لو کیونکہ تم اس کی ملازم ہو جبکہ میں سکول کے زمانے سے اس کا دوست ہوں اور وہ سکول کے دور میں میرے ہاتھوں سے مار بھی کھایا کرتا تھا۔ اب جیسے ہی تم اسے بتاؤ گی کہ تاچنگ کاؤنٹر پر آیا ہوا ہے تو وہ دوڑ کر یہاں آئے گا''۔ تاچنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کاؤنٹر گرل اس سے مرعوب ہو گئی۔ اس نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کیا۔

''باس۔ مسٹر تاچنگ کاؤنٹر پر آئے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ کے بچپن کے دوست ہیں''...... کاؤنٹر گرل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دوسری طرف کی بات سننے لگی۔

''باس خود آ رہے ہیں''...... اس نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو تاچنگ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ چند ہی سیکنڈ گزرے تھے کہ بلیک مین وہاں آ گیا اور اس نے نہایت ہی گرمجوشی کے ساتھ

تاچنگ سے مصافحہ کیا۔

کاؤنٹر گرل اور مسلح افراد اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ بلیک مین کبھی بھی کسی سے محبت اور اخلاق سے پیش نہیں آ سکتا۔ وہ ہر وقت ہی غصے میں رہنے والا آدمی تھا اور ملازموں کو بات بات پر گالیاں دینا اس کی عادت تھی۔ تاچنگ سے مصافحہ کرنے اور رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد بلیک مین اسے اپنے آفس میں لے آیا اس کا آفس بہت ہی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ تاچنگ نے آفس کو تعریفی نظروں سے دیکھا۔ بلیک مین نے اسے کرسی پر بٹھایا اور پھر اس نے انٹرکام پر شراب بھجوانے کا حکم دیا۔ چند ہی لمحوں بعد ایک جاپانی لڑکی ٹرے اٹھائے آفس میں داخل ہوئی۔ ٹرے میں شراب کی بوتل، برف اور دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ لڑکی بالکل گڑیا لگ رہی تھی۔ تاچنگ اسے دلچسپ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"اس طرح کیا دیکھ رہے ہو۔ یہ میرا کلب ہے یہاں تمہیں دنیا کے ہر ملک کا حسن ملے گا"...... بلیک مین نے مسکراتے ہوئے کہا تو تاچنگ بھی مسکرانے لگا۔ جبکہ لڑکی شراب، گلاسوں میں ڈالنے لگی۔ اس نے گلاس تیار کئے اور دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے ان دونوں کو گلاس پیش کئے۔ تاچنگ اسے بدستور ہوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"اگر یہ تمہیں اتنی ہی پسند آ گئی ہے تو میں اسے ابھی تمہارے

ساتھ بھیج دیتا ہوں"...... بلیک مین نے کہا۔

"نہیں۔ اتنی جلدی نہیں ہے۔ میں یہاں انتہائی اہم اور فوری کام کے سلسلے میں آیا ہوں۔ اس کام سے فارغ ہو جاؤں تو پھر تمہاری آفر قبول کروں گا"...... تاچنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتاؤ کیا کام ہے۔ چٹکیوں میں تمہارا کام ہو جائے گا"۔ بلیک مین نے کہا تو تاچنگ نے جاپانی لڑکی کی طرف دیکھا تو بلیک مین سمجھ گیا کہ تاچنگ کیا چاہتا ہے۔

"تم باہر جاؤ۔ بلیک مین نے سخت لہجے میں لڑکی سے کہا تو وہ باہر چلی گئی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا بات ہے"...... جیسے ہی لڑکی دروازے سے باہر نکلی بلیک مین نے تاچنگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک ایسی کوٹھی چاہئے جس میں تہہ خانہ بھی موجود ہو اور تشدد کے آلات بھی، اور اس کوٹھی کے بارے میں تمہارے علاوہ کوئی اور جانتا بھی نہ ہو"...... تاچنگ نے بلیک مین سے کہا۔

"بس۔ اتنی سی بات۔ میں تو سمجھا تا کہ تم کوئی بہت بڑا کام کہنے والے ہو"...... بلیک مین نے کہا۔ پھر اس نے میز کی دارز کھولی اور اس میں سے ایک کی رنگ نکال کر تاچنگ کی طرف بڑھایا۔

"روز کالونی، کوٹھی نمبر بی ففٹی۔ اس کے سٹور روم سے تہہ خانے کو راستہ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کوٹھی میں کار بھی موجود ہے

اور کار کی چابی ڈرائینگ روم کی الماری میں موجود ہے اور اس کوٹھی کے بارے میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا''...... بلیک مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو''...... اچھا تم اتنا بتا دو کہ جس کام کے سلسلے میں تم آئے ہو کیا وہ اتنا خفیہ ہے کہ تم اسے مجھ سے بھی پوشیدہ رکھو گے''...... بلیک مین نے تاچنگ سے پوچھا۔

''کام تو واقعی خفیہ ہے لیکن اتنا خفیہ نہیں کہ تم سے بھی پوشیدہ رکھا جائے اور نہ ہی میری کوئی بات تم سے چھپی ہوئی ہے۔ آج کل پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروپ اولان بتور آیا ہوا ہے جو ہماری تنظیم کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس گروپ نے ہمارے بہت سے اہم آدمیوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہے یہاں تک کہ ہماری تنظیم کا سیکنڈ چیف لی پو بھی اپنے کئی ساتھیوں سمیت اس گروپ کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے اور اب تنظیم کا سیکنڈ چیف میں ہوں''۔ تاچنگ نے بلیک مین سے کہا۔

''ارے تم نے بتایا ہی نہیں کہ رانگ وے کے تم سیکنڈ چیف بن چکے ہو''...... بلیک مین نے کہا۔

''مجھے سیکنڈ چیف بنے ایک دو دن ہی ہوئے ہیں اور یہ تمام وقت ایمرجنسی میں ہی گزرا ہے۔ مجھے سر کھجانے کی فرصت تک نہیں ملی۔ تمہیں فون کیسے کرتا''...... تاچنگ نے بلیک مین سے کہا۔

''رانگ وے کے سیکنڈ چیف بننے پر میری طرف سے مبارک

باد قبول کرو اور ساتھ ہی یہ بھی بتاؤ کہ کیا اب تمہیں اپنے چیف کی اصلیت معلوم ہوئی ہے۔ اب تو تم سیکنڈ چیف ہو''۔ بلیک مین نے پر تجسس لہجے میں تاچنگ سے پوچھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''نہیں۔ مجھے اب بھی نہیں معلوم اور میرا خیال ہے کہ لی پو کو بھی یہ بات معلوم نہیں تھی''...... تاچنگ نے کہا۔

''تم میرے سامنے جھوٹ تو نہیں بول رہے''...... بلیک مین نے تاچنگ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم جانتے ہو میں تمہارے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا''۔ تاچنگ نے بلیک مین سے ناراض لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اوکے۔ مجھے تمہاری بات پر یقین ہے۔ تم مجھے ناراض ہو کر مت دکھاؤ''...... بلیک مین نے کہا تو تاچنگ ایک بار پھر مسکرانے لگا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے بھی کھڑا ہو گیا۔

''تم نے باتوں میں میرا بہت سا وقت ضائع کر دیا ہے''۔ تاچنگ نے کہا اور پھر اس نے مصافحے کے لئے بلیک مین کی طرف ہاتھ بڑھایا اور مصافحہ کرنے کے بعد وہ اس کے آفس سے باہر آ گیا۔ ٹیکسی نے اسے دس منٹوں میں روز کالونی کی بی لائن میں پہنچا دیا۔ وہ بی لائن کے آغاز میں ہی ٹیکسی سے اتر گیا جب ٹیکسی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو وہ کوٹھیوں کی طرف بڑھا۔ سب کوٹھیوں پر نمبر لگے ہوئے تھے۔ کوٹھی نمبر پچاس کے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔

اس نے تالا کھولا اور کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ساری کوٹھی کا جائزہ لے چکا تھا۔ کوٹھی کا جائزہ لے کر وہ ڈرائنگ روم میں آ بیٹھا۔ ڈرائنگ روم میں اسے کار کی چابی بھی مل گئی۔ اس نے کار کی چابی جیب میں رکھی اور جیب سے ایک موبائل فون سیٹ نکال لیا۔ یہ موبائل فون سیٹ دراصل جدید ترین ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی سیٹ کی اور کال دینے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بین وی، تاچنگ کالنگ یو۔ اوور"...... وہ بار بار یہ الفاظ دہرانے لگا۔

"یس۔ بین وی اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز ابھری۔

"بین وی۔ چوہانگ کے بعد یہاں فائٹر گروپ کے انچارج تم ہی ہو نا۔ اوور"...... تاچنگ نے کہا۔

"یس باس۔ اب فائٹر گروپ کا انچارج میں ہی ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے بین وی نے کہا۔

"تم چار گروپس میں روز کالونی کی کوٹھی نمبر بی ففٹی میں پہنچ جاؤ اور انتہائی محتاط رہنا۔ تعاقب کا خاص خیال رکھنا۔ اگر کسی گروپ کا تعاقب ہو تو وہ روز کالونی کا رخ نہ کرے۔ پہلے تعاقب کرنے والوں سے پیچھا چھڑائے اور پھر روز کالونی آئے اور اگر تعاقب کرنے والوں سے پیچھا نہ چھڑایا جاسکے۔ تو پھر وہ گروپ واپس رائل ہوٹل چلا جائے اور مجھے کال کرے۔ اوور"...... تاچنگ نے

بین وی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"او کے باس۔ ہم کچھ ہی دیر میں آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اوور"...... بین وی نے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... تاچنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا کر کال کاٹ دی اور پھر وہ پاچنگ کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو پاچنگ۔ تاچنگ کالنگ یو۔ اوور"...... وہ بار بار الفاظ دہرانے لگا۔

"یس تاچنگ۔ پاچنگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد اسے پاچنگ کی آواز سنائی دی۔

"پاچنگ۔ میں اولان بتور پہنچ چکا ہوں۔ تمہاری طرف کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... تاچنگ نے پوچھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ ابھی تک آئس لینڈ ہوٹل میں موجود ہیں اور میں ہوٹل کے گیٹ پر نظریں جمائے ہوئے ہوں۔ اوور"...... تاچنگ کو دوسری طرف سے پاچنگ کی آواز سنائی دی۔

"ان کے کمروں کے کیا نمبر ہیں۔ اوور"...... تاچنگ نے ایک اور سوال کرتے ہوئے کہا۔

"تاچنگ۔ یہ لوگ تین کمروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ایک گروپ کے کمرے کے بارے میں تو میں نے کاؤنٹر گرل سے پوچھ لیا تھا جبکہ باقی کے بارے میں میں نے سروس دینے والے

ویٹر کو رقم دے کر پوچھا ہے۔ وہ لوگ کمرہ نمبر دوسو دو۔ دوسو پانچ اور دو سو میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے پاچنگ کی آواز سنائی دی۔

''پاچنگ۔ میں نے فائٹر گروپ کو اپنے پاس طلب کر لیا ہے۔ وہ میرے پاس پہنچ جائے تو پھر میں سوچتا ہوں کہ ہم نے کس طرح کارروائی کرنی ہے اور پھر میں تم سے دوبارہ رابطہ کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... تاچنگ نے کہا اور پھر اس نے بٹن دبا دیا۔

فائٹر گروپ کو آنے میں ابھی وقت لگ سکتا تھا۔ اس نے ساری کوٹھی کا جائزہ لے لیا تھا لیکن ابھی تہہ خانے کا جائزہ لینا باقی تھا۔ اس نے سوچا کہ فائٹر گروپ کے آنے تک وہ تہہ خانے کا جائزہ بھی لے لے۔ یہ سوچ کر وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ اسے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی تو وہ رک گیا اس کے ٹرانسمیٹر پر کال آ رہی تھی۔ وہ واپس مڑا اور اس نے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

''ہیلو۔ تاچنگ۔ چیف وے کالنگ یو۔ اوور''...... اس نے جیسے ہی بٹن دبایا اسے چیف وے کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ تاچنگ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... تاچنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تاچنگ تم اولان بتور میں رانگ وے کی کسی جگہ پر تو نہیں ٹھہرے ہوئے۔ اوور''...... چیف کی آواز سنائی دی۔

''نو چیف۔ میں نے رانگ وے کے سیٹ اپ سے ہٹ کر اپنی رہائش کا انتظام کیا ہے جو کہ انتہائی خفیہ جگہ ہے۔ اوور''۔ تاچنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے چیف کے اس سوال کی سمجھ نہیں آئی تھی۔

''گڈ۔ تم نے ذہانت سے کام لیا ہے۔ رانگ وے کے ملکیتی کنگ کلب اور گریٹ کلب پر ٹاپ ایجنسی نے آپریشن کیا ہے۔ دونوں کلب سیل کر دیئے گئے ہیں اور ٹاپ ایجنسی نے تمام ریکارڈ اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ ہمارے کئی آدمی مارے گئے ہیں اور کئی گرفتار ہو گئے ہیں۔ اوور''...... چیف وے کی آواز سنائی دی تو تاچنگ کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''یہ کیسے ہوا چیف۔ اوور''...... تاچنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ سب پاکیشیائی ایجنٹوں کی کارستانی ہے۔ ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے نمٹ لیں پھر اس ٹاپ ایجنسی کو ایسا سبق دیں گے کہ منگولی حکمران برسوں بلبلاتے رہیں گے۔ اوور''...... چیف وے نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں چیف۔ ٹاپ ایجنسی کو اس حرکت کی سزا ضرور ملنی چاہئے۔ اوور''...... تاچنگ نے کہا۔

''تم یہ بتاؤ کہ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے کیا سوچا ہے۔ اوور''...... چیف وے نے کہا۔

''چیف۔ آپ کے حکم کے مطابق لمبی چوڑی پلاننگ نہیں کرنی۔

ابھی ابھی میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے۔ جس کمرے میں یہ پاکیشیائی ایجنٹ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کمروں میں انتہائی زہریلی اور زور دار اثر گیس چھوڑ دی جائے۔ زہریلی گیس سے ان کا سو فی صد یقینی خاتمہ ہو جائے گا۔ اوور''...... تاچنگ نے چیف وے سے کہا۔

''ویری گڈ۔ تمہارا آئیڈیا بہت ہی اچھا ہے۔ زہریلی گیس ہے تمہارے پاس۔ اوور''...... چیف وے نے خوش ہو کر کہا۔

''ابھی تو زہریلی گیس میرے پاس موجود نہیں ہے چیف۔ لیکن اسے حاصل کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ اوور''...... تاچنگ نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔ چیف وے نے اس کی تعریف کی تھی اور یہ اس کے لئے خوشی کی بات تھی کیونکہ آج سے پہلے چیف وے نے کبھی کسی کی تعریف نہیں کی تھی۔

''اوکے۔ تم زہریلی گیس حاصل کر کے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر کے رپورٹ دو۔ اس کے علاوہ تم نے کوئی بات کہنی ہے۔ اوور''...... چیف وے کی نرم آواز سنائی دی۔

''چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ اگر میں ٹاپ ایجنسی کے چیف ہوچن کا خاتمہ بھی کر دوں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا۔ اوور''...... تاچنگ نے چیف وے سے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن ہوچن کی موت آسان نہیں ہونی چاہئے۔ تم اسے منگولی حکمرانوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دو

اور ساتھ ہی ان تک یہ اطلاع بھی پہنچا دینا کہ اسے رانگ وے نے عبرت ناک موت مارا ہے۔ اوور''...... چیف نے ایک مرتبہ پھر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے چیف۔ آپ کے حکم کی حرف بہ حرف تعمیل ہو گی۔ ہوچن کی موت اتنی عبرت ناک ہو گی کہ اس کی لاش دیکھنے والے بھی خوف سے کانپ اٹھیں گے۔ اوور''...... تاچنگ نے بھی انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ وش یو گڈ لک۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے چیف وے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔ رابطہ منقطع ہونے کے بعد تاچنگ نے دیوار کی طرف دیکھا جہاں وال کلاک لگا ہوا تھا۔ اس کے اندازے کے مطابق فائٹر گروپ اب یہاں پہنچنے ہی والا تھا اس لئے اس نے فی الحال تہہ خانے کا جائزہ لینے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور پھر اٹھ کر ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔ جو کہ ایک کونے میں ٹیلی فون اسٹینڈ پر رکھا ہوا تھا۔ ٹیلی فون کے قریب پہنچ کر رسیور اٹھانے کے بعد وہ نمبر پریس کرنے لگا۔

''لیس بلیک نائٹ کلب''...... چند ہی لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں تاچنگ بول رہا ہوں۔ بلیک مین سے بات کراؤ''۔ تاچنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کیجئے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"یس۔ بلیک مین سپیکنگ"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک مین کی آواز سنائی دی۔

"تاچنگ بول رہا ہوں"...... تاچنگ نے کہا۔

"اوہ۔ تاچنگ تم۔ خیریت تو ہے"...... دوسری طرف سے بلیک مین کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ خیریت ہی ہے۔ مجھے انتہائی زہریلی اور فی الفور اثر کرنے والی گیس چاہئے۔ جو لمحوں میں جانداروں کا خاتمہ کر دیتی ہو اور ساتھ ہی ایک جدید لیکن چھوٹا سا ویڈیو کیمرہ بھی چاہئے"۔ تاچنگ نے بلیک مین سے کہا۔

"دونوں چیزیں ہی مل جائیں گی۔ کب تک چاہئیں"...... بلیک مین نے اس سے پوچھا۔

"جس قدر بھی جلد ممکن ہو سکے۔ مجھے ان کی فوری ضرورت ہے"...... تاچنگ نے کہا۔

"اوکے۔ آدھ گھنٹے بعد تمہیں زہریلی گیس کا ایک چھوٹا سلنڈر اور ویڈیو کیمرہ مل جائے گا"...... بلیک مین نے کہا۔

"میں انتظار کر رہا ہوں۔ گڈ بائے"...... تاچنگ نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے رسیور رکھا اسے ڈور بیل کی آواز سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ فائٹر گروپ آ چکا ہے۔

لہٰذا وہ ڈرائینگ روم سے نکل کر مین گیٹ کی طرف بڑھا۔ مین گیٹ کے قریب پہنچ کر اس نے احتیاطاً اپنا مشین پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور مین گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھول کر دیکھا۔ گیٹ پر بین وی اور اس کے ساتھ دو افراد تھے۔

"تم گیٹ پر ہی رکو جیسے جیسے تمہارے ساتھی آتے رہے انہیں اندر بھیجتے رہو"...... تاچنگ نے ایک آدمی سے کہا اور خود واپسی کے لئے مڑا۔ بین وی اور دوسرا آدمی اس کے پیچھے آ گئے۔ فائٹر گروپ میں انچارج کے علاوہ باقی افراد کو نمبروں کے حساب سے بلایا جاتا تھا۔ انچارج کے بعد جونیئر ہوتا تھا وہ فائٹر نمبرون کہلاتا تھا۔ پھر فائٹر نمبر ٹو، تھری وغیرہ۔

"بین وی۔ ہم نے آج دو کام کرنے ہیں۔ آئس لینڈ ہوٹل میں پاکیشیائی ایجنٹ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے زہریلی گیس منگوائی ہے ہم نے ان کے کمروں میں زہریلی گیس چھوڑنی ہے تاکہ اس گیس کے اثر سے ان کا خاتمہ ہو جائے"...... ڈرائینگ روم میں بیٹھنے کے بعد تاچنگ نے بین وی سے کہا۔

"اور دوسرا کام کون سا ہے باس"...... بین وی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں کی سرکاری سیکرٹ ایجنسی کا نام ہے۔ ٹاپ ایجنسی اور اس کے چیف کا نام ہوچن ہے ہم نے اس کے چیف کو اغوا کرنا ہے۔ پھر میرا ارادہ ہے کہ اس کی آنکھیں نکال دوں۔ اس کے

ہاتھ اور پیر کاٹ دوں۔ اس کے بعد اسے زندہ حالت میں کسی فٹ پاتھ پر پھینک کر اس پر شکاری کتے چھوڑ دوں۔ تاکہ اس کا یہ بھیانک انجام دیکھ کر منگولی حکام اور ٹاپ ایجنسی کے اہلکاران عبرت حاصل کر سکیں اور آئندہ انہیں رانگ وے کے خلاف کوئی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو“...... تاچنگ نے بین وی سے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”بالکل۔ ایسا ہی ہونا چاہئے باس“...... بین وی نے اثبات کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پھر اسی وقت فائٹر گروپ کے مزید تین فائٹر ڈرائنگ روم اور داخل ہوئے۔ انہوں نے تاچنگ کو سلام کیا تو تاچنگ نے انہیں صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ تینوں صوفوں پر بیٹھ گئے۔

”بین وی۔ ایک اور آدمی مین گیٹ پر بھیج دو۔ اس کے علاوہ دو آدمی چھت پر بھی بھیج دو۔ ان سب کو انتہائی چوکنا رہنا چاہئے“۔ تاچنگ نے بین وی کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے باس۔ نمبر فائیو۔ تم گیٹ پر چلے جاؤ“...... بین وی نے پہلے تاچنگ سے اور پھر اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ بین وی کا حکم سن کر نمبر فائیو اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

”بلیک نائٹ کلب کا ایک آدمی سلنڈر لے کر آئے گا۔ تم نے اس سے سلنڈر لے لینا ہے اور اس آدمی کو گیٹ سے ہی واپس بھیج دینا ہے“...... تاچنگ نے نمبر فائیو سے کہا۔

”اوکے باس“...... نمبر فائیو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔

”نمبر تھری اور سیون۔ تم دونوں چھت پر چلے جاؤ۔ تم نے باس کی ہدایت تو سن ہی لی ہو گی کہ تم لوگوں نے بہت ہی محتاط رہنا ہے“...... بین وی نے اپنے دو مزید آدمیوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا تو وہ بھی باہر چلے گئے۔ اس دوران ان کے تین ساتھی مزید آ گئے۔

”باس۔ جیسا عبرت نام انجام ہوچن کا ہونا ہے ویسا ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا بھی ہونا چاہئے۔ انہوں نے تو رانگ وے کو بہت نقصان پہنچایا ہے“...... بین وی نے کہا۔

”جب یہ پاکیشیائی ایجنٹ گیس سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر ہم ان کی لاشوں کو کسی چوک میں پھینک کر آگ لگا دیں گے اور اس منظر کی ویڈیو بنا کر ایک کاپی یہاں کے حکمرانوں کو اور ایک کاپی کافرستانی حکمرانوں کو اور ایک کاپی پاکیشیائی حکمرانوں کو بھیجیں گے“...... تاچنگ نے کہا۔

”کافرستانی حکمرانوں کو۔ وہ کس لئے باس“...... بین وی نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”کافرستانی حکمران ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے خوفزدہ ہیں اور انہوں نے چیف وے کو مشورہ دیا ہے کہ جب تک یہ ایجنٹ منگولیا میں موجود ہیں رانگ وے کو انڈر گراؤنڈ کر دیا جائے“...... تاچنگ

نے کہا۔

''اوہ۔ کافرستانی حکام کی یہ جرأت کہ وہ ہمیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کریں'' ...... بین وی نے غصے سے کہا۔

''اسی لئے میں نے سوچا ہے کہ ویڈیو کی ایک کاپی انہیں بھی بھیج دی جائے اور چیف وے نے بھی ہدایت کی ہے کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر کے ان کی ویڈیو ضرور بنائی جائے''۔ تاچنگ نے کہا۔

''بالکل باس۔ ایسا ہی ہونا چاہئے'' ...... بین وی نے ایک مرتبہ پھر اثبات کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اسی وقت نمبر فائیو ڈرائینگ روم میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سلنڈر اور ویڈیو کیمرہ تھا۔

''باس۔ بلیک نائٹ کلب کا آدمی سلنڈر کے ساتھ ساتھ یہ ویڈیو کیمرہ بھی دے گیا ہے'' ...... نمبر فائیو نے کہا۔

''یہ دونوں چیزیں ٹیبل پر رکھ دو'' ...... تاچنگ نے نمبر فائیو سے کہا تو اس نے دونوں چیزیں ٹیبل پر رکھ دیں۔

''اب تم گیٹ پر واپس جاؤ'' ...... تاچنگ نے نمبر فائیو سے کہا تو وہ ڈرائینگ روم سے باہر نکل گیا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں ہم نے ہر صورت حاصل کرنی ہیں چاہے اس کے لئے ہمیں ہوٹل کو بموں سے ہی کیوں نہ اڑانا پڑے'' ...... تاچنگ نے بدستور خشک لہجے میں کہا تو بین وی نے

اثبات کے انداز میں سر ہلا دیا۔

''ایسا ہی لگتا ہے باس کہ ہوٹل کو بموں سے اڑانا پڑے گا''۔ بین وی نے کہا۔

''اس کوٹھی میں ایک تہہ خانہ بھی ہے۔ آؤ۔ پہلے تہہ خانے کا جائزہ لے لیں پھر آپریشن کی تیاری کرتے ہیں'' ...... تاچنگ نے بین وی سے کہا اور صوفے سے کھڑا ہوگیا۔ اس کے ساتھ بین وی بھی کھڑا ہوگیا۔ چند منٹوں بعد وہ تہہ خانے میں پہنچ چکے تھے۔ تہہ خانہ کافی کشادہ تھا۔ ایک دیوار کے ساتھ چھ عدد راڈز والی کرسیاں قطار میں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک دیوار پر تشدد کے مختلف آلات بھی نظر آ رہے تھے۔ ایک دیوار میں الماری بھی نظر آ رہی تھی۔ تاچنگ نے الماری کھولی۔ الماری میں رسی کے بنڈل، اسلحہ، میڈیکل باکس اور ایذا رسانی کا دیگر سامان بھی رکھا ہوا تھا۔ تاچنگ نے اسلحے کا جائزہ لیا اسلحے میں ریوالور، مشین پسٹل اور بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والے پسٹل بھی موجود تھے۔ ان گیس پسٹل کے ساتھ اینٹی گیس انجکشن اور سرنجیں بھی موجود تھیں۔ ان پسٹلز کو دیکھ کر اس نے اطمینان کے انداز میں سر ہلایا مشین پسٹلز اور ان کے میگزین تو ان کے پاس بھی موجود تھے لیکن گیس پسٹلز ان کے پاس نہیں تھے۔ اس نے تین گیس پسٹلز اٹھا لئے دو اس نے اپنی جیب میں رکھ لئے اور ایک بین وی کی طرف بڑھایا۔

''یہ رکھ لو۔ یہ ہمارے بہت کام آئے گا'' ...... تاچنگ نے گیس

پسٹل بین وی کو دیتے ہوئے کہا۔

''او کے باس'' ...... بین وی نے کہا اور پھر اس نے گیس پسٹل اپنی جیب میں رکھ لیا جبکہ تاچنگ نے ایک اینٹی گیس انجکشن اور ایک سرنج بھی اٹھا لی۔

''آؤ۔ اب اوپر چل کر آپریشن کی تیاری کرتے ہیں''۔ تاچنگ نے بین وی سے کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس ڈرائینگ روم میں پہنچ کر صوفوں پر بیٹھ گئے۔

''اب تھوڑی ہی دیر میں رات ہونے والی ہے ہم نے یہ آپریشن رات گہری ہونے پر کرنا ہے تاکہ ہال میں بھی گاہک موجود نہ ہوں اور کمروں میں موجود لوگ بھی سو رہے ہوں''۔ تاچنگ نے کہا۔

''باس۔ ہمیں کیا کرنا ہو گا'' ...... بین وی نے تاچنگ سے پوچھا۔

''سب سے پہلے تو ہم خود کو یہ اینٹی گیس انجکشن لگائیں گے تاکہ گیس ہم پر اثر نہ کرے۔ اس کے بعد ہم آئس لینڈ ہوٹل جائیں گے اور ہال میں داخل ہوتے ہی گیس فائر کر دیں گے۔ ہال میں جو بھی افراد موجود ہوں گے وہ بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم ہوٹل کی دوسری منزل کی گیلری میں بھی یہ گیس فائر کر دیں گے۔ اگر کوئی مسافر اس وقت جاگ رہا ہو گا تو وہ اس گیس کے اثر سے بے ہوش ہو جائے گا۔ اسی گیس کے اثر سے

پاکیشیائی ایجنٹ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم ان کے کمروں میں زہریلی گیس بھی چھوڑ دیں گے۔ یوں وہ بے ہوشی کی حالت میں ہی ختم ہو جائیں گے'' ...... تاچنگ نے بین وی کو اپنے پورے پلان سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ان کی لاشوں کو ہوٹل سے کیسے نکالا جائے گا'' ...... بین وی نے تاچنگ سے پوچھا۔

''احمق ہو تم۔ ہوٹل جانے سے پہلے ہمیں وین کا انتظام کرنا پڑے گا۔ وہ وین ہم ہوٹل کے ہال گیٹ کے قریب کھڑی کریں گے اور ان لاشوں کو اٹھا کر وین میں ڈالیں گے اور پھر کسی قریبی چوک میں لاشیں ڈال کر ان پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دیں گے۔ ہوٹل میں داخلے اور لاشوں کو آگ لگنے تک کے تمام واقعے کی تفصیلی ویڈیو بھی بنائیں گے۔ جب لاشوں کو آگ لگ جائے گی تو پھر ہم یہاں کے سیکرٹری خارجہ کو اس کی اطلاع کر دیں گے''۔ تاچنگ نے بین وی سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ یہ انتہائی سادہ اور بے داغ منصوبہ ہے۔ اس منصوبے پر عمل کرنے سے یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے گا''۔ بین وی نے تاچنگ کے غصے کو نظرانداز کرتے ہوئے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میرا تجربہ یہی کہتا ہے کہ ہم جتنا بھی آسان اور سادہ منصوبہ بناتے ہیں کامیابی کے امکانات اتنے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔

جبکہ پیچیدہ منصوبے میں کامیابی کے چانس کم ہوجاتے ہیں''۔ تاچنگ نے کہا۔

''باس۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹ ہوٹل سے ادھر ادھر ہو گئے تو پھر کیا ہو گا''...... بین وی نے کہا۔

''ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کے ادھر ادھر ہونے کی اطلاع ہمیں مل جائے گی کیونکہ پاچنگ ان کی نگرانی کر رہا ہے اور تم جانتے ہو کہ پاچنگ نگرانی اور تعاقب کرنے کا ایکسپرٹ ہے''...... تاچنگ نے بین وی سے کہا تو اس نے اثبات کے انداز میں سر ہلا دیا۔

''میں اب پاچنگ سے رابطہ کر کے اس سے صورتحال بھی معلوم کرلوں اور اسے اپنے پلان سے بھی آگاہ کر دوں''...... تاچنگ نے کہا اور پھر اس نے ٹیبل پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ ٹرانسمیٹر پر پہلے سے ہی پاچنگ کی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے صرف ایک بٹن دبا کر وہ کال دینے لگا۔

''ہیلو۔ ہیلو پاچنگ۔ تاچنگ کالنگ یو۔ اوور''...... وہ بار بار یہ الفاظ دہرانے لگا۔

''یس پاچنگ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند ہی لمحوں بعد انہیں پاچنگ کی آواز سنائی دی۔

''پاچنگ۔ تمہاری طرف کیا صورت حال ہے۔ اوور''۔ تاچنگ نے پاچنگ سے پوچھا۔

پاکیشیائی ایجنٹ ابھی تک اپنے کمروں میں موجود ہیں۔ میں ہال کے بھی دو تین چکر لگا چکا ہوں۔ جیسے ہی ان ایجنٹوں میں سے کوئی باہر نکلے گا میری نظروں میں آجائے گا۔ اوور''...... پاچنگ نے کہا۔

''پاچنگ۔ ہم نے آج رات ان ایجنٹوں کے خلاف آپریشن کرنا ہے۔ اوور''...... تاچنگ نے کہا۔

''تم نے کیا پلان بنایا ہے تاچنگ۔ اوور''...... دوسری طرف سے پاچنگ کی آواز سنائی دی تو تاچنگ نے اسے اپنے پلان سے آگاہ کر دیا۔

''اوکے۔ تم لوگ جب تک آنہیں جاتے میں نگرانی کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔ اوور اینڈ آل''...... تاچنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ کاٹ دیا۔

''باس۔ ہوچن کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے اسے کس وقت اغوا کرنا ہے''...... بین وی نے پوچھا۔

''نصف رات گزرنے کے بعد اور صبح ہونے سے تھوڑی دیر پہلے۔ اس وقت کائنات میں موجود تمام مخلوقات گہری نیند میں ہوتی ہیں۔ محتاط اور چوکنے لوگ بھی اونگھنے لگ جاتے ہیں''...... تاچنگ نے کہا۔

''باس۔ جب پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کی خبر ہوچن تک پہنچے گی تو وہ بھی ان کی لاشوں کو دیکھنے کے لئے آئے گا۔ کیوں نہ اسی دوران اسے اغواء کرلیا جائے''...... بین وی نے کہا۔

"مشورہ تو تمہارا اچھا ہے وہ لوگ یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ہم لاشوں کو آگ لگا کر بھاگ چکے ہیں اس لئے وہ ہماری طرف سے غافل ہوں گے ہم ان کی اس غفلت سے فائدہ اٹھا کر ہوچن کے ساتھ ساتھ چند اور افسران کو بھی اغوا کر سکتے ہیں"...... تاچنگ نے خوش ہو کر بین وی سے کہا۔

"باس۔ آپ سمیت ہم دس افراد ہیں۔ ہم دو حصوں میں تقسیم ہو کر بھی یہ کارروائیاں کر سکتے ہیں"...... بین وی نے کہا۔

"نہیں۔ زیادہ افراد کی ضرورت نہیں ہے۔ ان دونوں کارروائیوں میں ہم صرف چار افراد حصہ لیں گے اور اب میں ذرا وین کا انتظام کر لوں"...... تاچنگ نے کہا اور اٹھ کر ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔

"اب تم کس بات کا انتظار کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔
لہجے میں عمران سے پوچھا۔ اس وقت وہ ہوٹل ایک آدمی موجود ہے
نبر دو سو بیس میں بیٹھے ہوئے تھے اور جوزف کے بارے میں
ی رکے تھے۔ انہوں نے اور چونکہ یہ نگرانی بہت طویل ہو گئی ہے
ں شفٹ ہو گئے تھے کہ وہ اپنے چیف کا انتظار کر رہا ہے۔ تا کہ
ایکس اور دو سو بائیس رے خلاف کارروائی کریں"...... عمران نے کہا
دو سو بیس عمران اور اثبات کے انداز میں سر ہلائے۔
دو سو بیس میں تھے تو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا"...... جولیا نے
"چونکہ" میں کہا۔
"تم لوگ تو اس کمرے میں قید ہو کر بیٹھ گئے ہو۔ باہر نکلو۔
گھومو پھرو۔ دنیا دیکھو تو تمہیں کچھ معلوم بھی ہو"...... عمران نے
کہا۔
"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کمرے میں بند رہنے سے بہتر ہے کہ ہم

دے دیا۔

"وہ نہ آیا تو پھر"...... تنویر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ آئے گا۔ ضرور آئے گا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا"۔ عمران نے رومانٹک اور خوابیدہ لہجے میں کہا۔

"جہنم میں جاؤ۔ سیدھی بات کرنا تو تم نے سیکھا ہی نہیں"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ بات تو سوچنے کی ہے اگر وہ وانگ لی میں ہم صرف چی... یہ منگولیا نہ آیا تو پھر کیا آپ ساری عمر یہیں بیٹھ کر لوں"...... تاچنگ لے ہو "...... صفدر نے کہا۔

۔ کیا چیف وے میرا محبوب

"...... عمران نے کہا۔

وعدہ کیا ہے وہ آئے

ئے کہا۔

ہیں۔ لہذا ہمیں بھی

لہجے میں کہا تو

ازخود معلوم ہو جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم آنکھیں بند رکھتے ہیں"...... جولیا نے یلے لہجے میں کہا۔

"تم ناراض کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے تمہارے بارے میں تو کچھ نہیں کہا۔ صرف اپنے بارے میں ایک بات کہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ بتائیں نا کہ آپ نے یہ بات کس بنا پر کہی ہے۔ کیا آپ کو کوئی اطلاع ملی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہماری نگرانی کے لئے بہت دیر سے باہر ایک آدمی موجود ہے اور اس آدمی نے کاؤنٹر سے میرے اور جوزف کے بارے میں معلومات بھی حاصل کی ہیں اور چونکہ یہ نگرانی بہت طویل ہو گئی ہے اس لئے میرا اندازہ ہے کہ وہ اپنے چیف کا انتظار کر رہا ہے۔ تا کہ وہ آئے اور پھر وہ ہمارے خلاف کارروائی کریں"...... عمران نے کہا تو ان تینوں نے ہی اثبات کے انداز میں سر ہلائے۔

"تم نے ہمیں تو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا"...... جولیا نے شکایتی لہجے میں کہا۔

"تم لوگ تو اس کمرے میں قید ہو کر بیٹھ گئے ہو۔ باہر نکلو۔ گھومو پھرو۔ دنیا دیکھو تو تمہیں کچھ معلوم بھی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کمرے میں بند رہنے سے بہتر ہے کہ ہم

باہر گھوم پھر لیں''...... جولیا نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کھڑی بھی ہو گئی اور اس نے تنویر اور صفدر کی طرف دیکھا۔

''تم دونوں بھی چلو گے''...... جولیا نے صفدر اور تنویر سے پوچھا تو وہ بھی کھڑے ہو گئے۔

''الگ الگ ہو کر جاؤ تو زیادہ بہتر ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ایک ایک منٹ کے وقفے سے باہر نکل گئے۔ ابھی انہیں باہر گئے دو تین منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ عمران کے موبائل فون کی بیل بجنے لگی۔ عمران نے جیب سے فون نکالا اور کال بٹن پریس کر کے کان سے لگایا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ میں ہوچن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ہوچن کی آواز سنائی دی۔

''چھوچھن۔ کیا منگولیا میں بھی چھوچھن پائے جاتے ہیں''۔ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''چھوچھن نہیں عمران صاحب۔ ہوچن۔ دی چیف آف ٹاپ ایجنسی''...... ہوچن نے اپنا عہدہ بھی بتاتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ تو تمہارے ہاں ایجنسیوں میں چھوچھن قسم کے لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''معلوم نہیں کہ آپ کے ہاں چھوچھن کسے کہتے ہیں۔ بہرحال

آپ میرے آفس تشریف لے آئیں۔ انتہائی اہم بات آپ سے ڈسکس کرنی ہے۔ پلیز''...... دوسری طرف سے ہوچن کی آواز سنائی دی۔

''واہ بھئی واہ۔ یہاں تو چھوچھن قسم کے لوگوں کو سرکاری آفس دیئے جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے جناب۔ میں حاضر ہو رہا ہوں''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کال کاٹ دی اور کھڑا ہو گیا۔

''باس۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں''...... جوزف نے عمران سے پوچھا۔

''تاکہ باہر جو نگرانی پر ہے وہ ہمارے ساتھ ساتھ ہوچن کے آفس پہنچ جائے''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ تم میرا بھی میک اپ کر دیا کرو''...... جوزف نے کہا تو عمران مسکرانے لگا۔

''اگر تمہارا میک اپ بھی کر دیا جائے تو تم اپنے قدو قامت کی وجہ سے صاف پہچان لئے جاؤ گے۔ لہٰذا تمہارا میک اپ کرنا ہی بیکار ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ ہوٹل سے انہوں نے دو کاریں بھی کرائے پر حاصل کر لی تھیں۔ عمران ایک کار میں سوار ہو کر ہوچن کے آفس پہنچ گیا۔ ہوچن کے آفس میں ہوچن کے علاوہ ایک مقامی لڑکی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران کو دیکھ کر ہوچن نے اٹھ کر عمران کا استقبال کیا تو وہ

لڑکی بھی عمران کے استقبال کے لئے کھڑی ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ یہ لی بلائن ہے۔ ہوچی اس کی کزن تھی۔ اس کی خالہ زاد جسے رانگ وے نے اولان بتور کے ایئر پورٹ کے قریب قتل کرا دیا تھا"...... ہوچن نے عمران سے لڑکی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ہوچن کے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی چائے کے برتن اٹھائے اندر آ گیا۔ ہوچن نے شاید پہلے سے ہی چائے کا کہہ دیا تھا۔ اس نے ایک ایک کپ تینوں کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

"مجھے آپ کی کزن کی موت کا بہت افسوس ہے"...... عمران نے لی بلائن سے رسمی جملے کہے۔

"مجھے ہوچی سے بہت ہی محبت تھی۔ اس کے مرنے سے میری زندگی میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ ہوچن صاحب۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کو بلا رہے ہیں لیکن یہ تو منگولی ہیں"...... لی بلائن نے پہلے عمران سے اور پھر ہوچن سے کہا۔

"یہ پاکیشیائی ہی ہیں۔ لیکن یہ میک اپ کے ماہر ہیں"۔ ہوچن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے شک یہ میک اپ کے ماہر ہوں گے لیکن یہ ہماری زبان ہماری ہی طرح کیسے بول رہے ہیں"...... لی بلائن ابھی بھی عمران کی طرف سے مطمئن نہیں ہوئی تھی کیونکہ عمران مقامی لب و لہجہ میں بات کر رہا تھا اور لی بلائن کی نظر میں ایسا ممکن نہیں تھا۔

"آپ ہی کیا میں بھی ان کی صلاحیتوں سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوں اس لئے آپ ان باتوں کو رہنے دیں اور آپ جس مقصد کے لئے آئی ہیں آپ اس پر بات کریں"...... ہوچن نے لی بلائن سے خشک لہجے میں کہا تو وہ ایک دو لمحوں کے لئے خاموش ہو گئی۔

"جس دن ہوچی کا مرڈر ہوا تھا اس دن ہوچی نے مجھے ہوچن صاحب کا ٹیلی فون نمبر دیا تھا اور کہا تھا کہ اس کی زندگی شدید خطرے میں ہے اور یہ کہ اگر اس کی موت کے بارے میں مجھے کوئی اہم بات معلوم ہو جائے تو میں ہوچن صاحب سے رابطہ ضرور کروں"...... لی بلائن نے اتنا کہا اور خاموش ہو گئی۔

"تو اب آپ کو ہوچی کی موت کے بارے میں کوئی اہم بات معلوم ہوئی ہے"...... عمران نے لی بلائن سے کہا۔

"عمران صاحب۔ اولان بتور میں ایک کلب ہے جس کا نام بلیک نائٹ کلب ہے اور اس کا مالک بلیک مین کہلاتا ہے۔ میں اس کلب میں کمپیوٹر آپریٹر ہوں اور میں کمپیوٹرز پر سارے کلب کو واچ کرتی ہوں۔ کلب ہال، کلب کے جواء خانے، کلب کے پرائیویٹ رومز اور کلب کے آفس۔ میں ان سب کو ایک کمرے بیٹھ کر دیکھتی رہتی ہوں۔ کمپیوٹر پر ان کی ویڈیو بھی بنتی ہے اگر کوئی اہم بات مجھے نظر آئے تو اس کی ویڈیو میں محفوظ کر لیتی ہوں اور باقی ویڈیوز ضائع کر دیتی ہوں"...... لی بلائن نے کہا۔

"آپ کی ڈیوٹی تو بہت ہی دلچسپ ہوئی"...... عمران نے لی بلائن کے خاموش ہونے پر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج تاچنگ نامی ایک شوگرانی ہمارے باس بلیک مین سے ملا ہے"...... لی بلائن نے عمران کی بات نظرانداز کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ باس کا بچپن کا دوست تھا اور وہ خود کو رانگ وے کا سیکنڈ چیف کہہ رہا تھا"...... لی بلائن نے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جبکہ ہوچن خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کسی قسم کے ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔ جس کا مطلب تھا کہ لی بلائن پہلے ہی اسے سب کچھ بتا چکی تھی۔

"اوہ۔ رانگ وے کا سیکنڈ چیف۔ کیا باتیں ہوئیں ان دونوں کے درمیان"...... عمران نے لی بلائن سے پوچھا۔

"تاچنگ نے باس سے رہائش مانگی۔ چیف نے اسے رہائش مہیا کر دی جو کہ روز کالونی کی کوٹھی نمبر بی ففٹی ہے بعد میں اس نے باس سے زہریلی گیس بھی منگوائی جو باس نے بھجوا دی۔ ان دونوں کی گفتگو کے دوران پاکیشیائی ایجنٹوں کا ذکر بھی آیا اور تاچنگ نے بتایا کہ وہ اب رانگ وے کا سیکنڈ چیف ہے۔ ہوچی چونکہ رانگ وے کے لئے کام کرتی تھی اور رانگ وے کے آدمیوں کے ہاتھوں ماری گئی تھی اس لئے میں نے ان کی باتیں سن کر فیصلہ کرلیا کہ یہ معلومات ہوچن صاحب کو پہنچاؤں گی"...... لی

بلائن نے عمران سے کہا۔

"بلائن۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہاری بیگناہ کزن ہوچی کا انتقام ضرور لیا جائے گا"...... عمران نے لی بلائن سے کہا تو وہ جذباتی ہو گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

"ہوچن۔ ہم روز کالونی کی کوٹھی نمبر بی ففٹی پر ریڈ کرتے ہیں۔ تم بلیک نائٹ کلب کو دیکھ لو"...... عمران نے کہا۔

"میں بلیک نائٹ کلب کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا"...... ہوچن نے کہا۔

"کیوں۔ تم تو بااختیار آفیسر ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں ہوچن سے کہا۔

"بلیک مین یہاں کا کنگ میکر ہے اور میرے پاس اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں۔ اگر میں نے اس پر ہاتھ ڈالا تو مجھے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ جائے گا"...... ہوچن نے کہا۔

"وہ رانگ وے جیسی تنظیم کا مددگار ہے کیا اس کے خلاف کارروائی کے لئے یہ بات کافی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کافی ہے لیکن مجھے پہلے اس کا ثبوت حاصل کرنا پڑے گا"۔ ہوچن نے کہا۔

"ثبوت حاصل کرنے میں تو وقت لگ سکتا ہے اور اس وقت تک وہ لی بلائن کا مرڈر بھی کر سکتے ہیں"...... عمران نے ہوچن سے کہا تو لی بلائن کے چہرے پر خوف کے تاثرات پھیل گئے۔

"یہ خطرہ تو ہے۔ میں لی بلائن کو انڈر گراؤنڈ کر دیتا ہوں۔ اس دوران آپ بلیک مین کے خلاف کارروائی کر لیں۔ آپ کی کارروائی کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا"...... ہوچن نے کہا۔

"او کے۔ بلیک مین کو بھی میں ہی سنبھالتا ہوں۔ رانگ وے کی مدد کرنے والوں کو سزا ضرور ملنی چاہئے"...... عمران نے ہوچن سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"تم فکر نہ کرو لی بلائن۔ بلیک مین اس قابل نہیں رہے گا کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکے"...... عمران نے لی بلائن کو تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہوچن کے آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ ہوٹل آئس لینڈ پہنچ چکا تھا۔ جولیا، صفدر اور تنویر واپس آ چکے تھے اور اپنے کمروں میں تھے۔ جیسے ہی عمران اپنے کمرے میں پہنچا وہ تینوں اس کے کمرے میں آ گئے۔

"تم نے نگرانی کرنے والے کو دیکھ لیا ہے"...... عمران نے ان تینوں سے پوچھا۔

"ہاں۔ دیکھ لیا ہے۔ ہم ایک ایک کر کے اس کے قریب سے بھی گزرے ہیں اور اس احمق کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ جن افراد کی نگرانی کے لئے وہ یہاں موجود ہے وہ افراد اس کے قریب سے گزر رہے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

"اس بے چارے کا کیا قصور ہے۔ تم میک اپ ہی اتنا ماہرانہ

کرتے ہو کہ کوئی بھی تمہیں نہیں پہچان سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر اور صفدر بھی مسکرانے لگے۔ جبکہ جوزف لاتعلق سا بیٹھا رہا۔

"تنویر۔ اب تم جاؤ اور نگرانی کرنے والے کو آف کر دو اور جلد واپس آ ؤ کیونکہ اب تم نے ایک آپریشن میں بھی حصہ لینا ہے"۔ عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر آپریشن کا سن کر خوش ہو گیا۔ پھر وہ اٹھا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"عمران صاحب۔ کہاں آپریشن کرنا ہے"...... تنویر کے جانے کے بعد صفدر نے عمران سے پوچھا۔

"تنویر واپس آ جائے تو پھر بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً تین منٹ بعد ہی تنویر واپس آ گیا اور اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ جس کام سے گیا تھا اسے پورا کر کے آیا ہے جولیا اور صفدر نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"تم تو ایسے خوش ہو رہے ہو جیسے کسی انسان کی بجائے سانپ کو مار کر آ رہے ہو"...... جولیا نے تنویر سے کہا۔

"یہ مجرم لوگ سانپ ہی تو ہوتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ سانپ سے زیادہ خطرناک اور زہریلے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جلد سے جلد ان کا سر کچل دینا چاہئے"...... تنویر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب ان باتوں کو چھوڑو اور اصل بات کی طرف آؤ''۔ صفدر نے تنویر اور جولیا سے کہا۔

''ہاں عمران۔ تم آپریشن کا ذکر کر رہے تھے۔ کہاں کرنا ہے آپریشن''...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''آپریشن ہم نے بیک وقت دو جگہوں پر کرنا ہے۔ ایک جگہ ہے بلیک نائٹ کلب اور دوسری جگہ ہے روز کالونی کی کوٹھی نمبر ففٹی''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصراً انہیں ان دو جگہوں کے متعلق بتا بھی دیا۔

''پھر کیا ہمیں دو گروپس میں یہ آپریشن کرنا پڑے گا''...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''ہاں۔ بلیک نائٹ کلب میں اور جوزف جائیں گے۔ جبکہ روز کالونی تم تینوں جاؤ۔ ہاں اتنا یاد رکھنا کہ مجھے تاچنگ زندہ حالت میں چاہئے۔ تم تاچنگ کو لے کر روز کالونی ہی کی کوٹھی ون ٹو ون اے میں پہنچ جانا۔ میں بلیک مین سے دو باتیں کر کے وہیں آ جاؤں گا''...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا پھر انہوں نے چند منٹوں میں تیاری کی اور اس کے بعد کمرے سے باہر نکل گئے۔

''آؤ جوزف۔ ہم بھی چلیں''...... ان کے جانے کے بعد عمران نے جوزف سے کہا اور وہ دونوں بھی کمرے سے باہر نکل گئے۔

تنویر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا جبکہ صفدر اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا پچھلی سیٹ پر تھی۔

''یہ مشن تو خواہ مخواہ طویل ہوتا جا رہا ہے''...... صفدر نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

''میں تو اسے مشن ہی نہیں مانتا۔ ہم بلاوجہ ہی اولان بتور میں ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''ایسی بھی بات نہیں ہے۔ یہ مشن بہت ہی اہم مشن ہے۔ رانگ وے شوگران سے مسلمانوں کا مکمل خاتمہ کرنا چاہتی ہے اور ہم رانگ وے کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ کیا یہ مشن نہیں ہے''۔ جولیا نے کہا تو تنویر کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات پھیل گئے۔

''ہاں۔ مشن تو یہ ہے لیکن یہ مشن شوگران میں مکمل ہونا ہے جبکہ عمران ہمیں اولان بتور میں بھگائے پھر رہا ہے''...... تنویر نے

جولیا سے کہا۔

''عمران ہمیں بغیر مقصد کے تو یہاں نہیں لایا۔ جس وقت سے ہم یہاں آئے ہیں رانگ وے کے خلاف مصروف عمل ہیں اور میرا خیال ہے کہ جس وقت بھی یہاں رانگ وے کا سیٹ اپ مکمل طور پر ختم ہو گیا ہم شوگران روانہ ہو جائیں گے''۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''یعنی ہم جڑ چھوڑ کر شاخیں کاٹ رہے ہیں''۔۔۔۔۔۔ تنویر نے طنزیہ لہجے میں جولیا سے کہا۔

''رانگ وے کے چیف کا منگولیا آنے کا ارادہ ہے۔ وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتا ہے اور عمران اس کا یہیں انتظار کر رہا ہے۔ اس کی سوچ غالباً یہی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم شوگران پہنچ جائیں اور چیف وے یہاں آ جائے''۔۔۔۔۔۔ جولیا نے تنویر سے کہا۔

''تم کچھ بھی کہتی رہو جولیا۔ میں تو ایک ہی بات جانتا ہوں کہ عمران یہاں اپنے جد امجد کے نام کی وجہ سے آیا ہے''۔۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر اور جولیا کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''تو ٹھیک ہے نا۔ اپنے جد امجد کی عزت کرنی چاہئے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا جد امجد۔ جس نے لاکھوں بے گناہ انسانوں کے خون کی ندیاں بہا دیں''۔۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس بحث کو اب ختم کرو کیونکہ ہم روز کالونی پہنچ چکے

ہیں''۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو کار میں خاموشی طاری ہو گئی۔ تنویر نے کار آہستہ کر لی تھی۔ وہ روز کالونی کی بی لائن سے گزرنے لگے۔ تمام کوٹھیوں کے گیٹ پر نمبر لگے ہوئے تھے۔ وہ ففٹی نمبر سے آگے بڑھ گئے۔ کچھ دور جا کر تنویر نے کار روک لی۔

''ففٹی نمبر کا گیٹ اندر سے بند ہے جبکہ میں نے اس کی چھت پر کسی کی جھلک دیکھی ہے''۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

''جبکہ کوٹھی نمبر فائی نائن کے گیٹ پر تالا لگا ہوا ہے''۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔

''ہاں۔ ہم نے نارمل انداز میں فائی نائن کا تالا کھولنا ہے اور نارمل انداز میں ہی اندر جانا ہے''۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں نے اثبات کے انداز میں سر ہلائے۔ پھر تنویر نے کار موڑی اور کوٹھی نمبر فائی نائن کے گیٹ پر پہنچ کر کار روک دی۔ صفدر کار سے نیچے اترا۔ ماسٹر کی تو ان کے پاس موجود ہی رہتی تھی اس لئے کسی بھی قسم کا تالا کھولنا ان کے لئے مشکل نہیں ہوتا تھا۔ صفدر اس انداز میں تالا کھولنے لگا جیسے وہ اپنے گھر کا تالا کھول رہا ہو۔ اس لائن میں آمد و رفت بھی کم نظر آ رہی تھی۔ رات بھی ہو چکی تھی اور اِکا دُکا جو گاڑیاں گزر رہی تھیں ان کے ڈرائیور اپنی مستی میں مست تھے۔ کسی نے بھی ان پر توجہ نہیں دی تھی۔

صفدر نے باآسانی تالا کھولا اور پھر گیٹ کھول کر کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ تنویر بھی کار سمیت اندر داخل ہو گیا۔ کار کو ایک جگہ روکنے

کے بعد تنویر کار سے نیچے اترا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی کار سے نیچے اتر آئی کیونکہ اس کوٹھی میں کوئی نہیں تھا اس لئے یہاں اندھیرا ہو رہا تھا۔

''میرے خیال میں ہمیں چھت پر جا کر کوٹھی نمبر ففٹی کا جائزہ لینا چاہئے''...... صفدر نے کہا اور پھر تینوں نے کوٹھی کا جائزہ لیا۔ جلد ہی انہیں سیڑھیاں مل گئیں۔ وہ بہت محتاط انداز سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چھت پر پہنچ گئے۔ یہ چھت اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی اور اس پر چار فٹ کی باؤنڈری لگی ہوئی تھی۔ کوٹھی کی ایک سائیڈ کی دیوار کافی بلند تھی اور یہ بلند دیوار کوٹھی نمبر ففٹی کی دیوار سے جڑی ہوئی تھی۔ کوٹھی نمبر ففٹی کی چھت پر مدھم سی روشنی تھی اور اس روشنی میں انہیں دو آدمیوں کی جھلک نظر آ رہی تھی۔

''میں اس دیوار سے کوٹھی نمبر ففٹی کی چھت پر جاتا ہوں اور ان دونوں کو نشانہ بناتا ہوں''...... تنویر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ یہاں خاموشی بھی تھی اس لئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی ہلکی سی آواز بھی دوسری چھت پر موجود رانگ وے کے آدمیوں تک جائے۔

''تم نے مشین پسٹل پر سائیلنسر فٹ کیا ہوا ہے''...... جولیا نے بھی سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرے پاس مشین پسٹل بھی ہے اور ریوالور بھی۔ دونوں پر ہی سائیلنسرڈ ہیں''...... تنویر نے بدستور مدھم آواز میں کہا

پھر وہ رینگتا ہوا چھت سے دیوار پر اتر گیا۔ دیوار پر وہ بلی کی ند چلنے لگا۔ صفدر اور جولیا نے اپنے اپنے مشین پسٹل جیبوں سے ل کر ہاتھ میں تھام لئے تھے اور وہ تنویر کو آگے ہوتے ہوئے ہ رہے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ ان کی نظریں ان دو آدمیوں پر بھی ں جو دوسری چھت پر موجود تھے۔ وہ انہیں سائے کی مانند نظر آ ے تھے جبکہ تنویر انہیں اندھیرے کا ہی ایک حصہ لگ رہا تھا۔ اب دونوں اس کے ریوالور کی رینج میں تھے۔ تنویر نے ایک کے سر کا انہ لیا اور ٹریگر پر دباؤ ڈالا۔ ہلکی سی ٹھک کی آواز سنائی دی اور ا نے ایک آدمی کو چھت پر گرتے دیکھا۔ تنویر کے ریوالور کی گولی ے اس کے سر میں سوراخ کر دیا تھا اور وہ چیخ بھی نہیں مار سکا ا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا''...... تنویر نے ایک آواز سنی اور اس نے وسرا فائر بھی کر دیا۔ دوسرا آدمی جو کہ پہلے آدمی پر جھک رہا تھا وہ ھی چیخ مارے بغیر پہلے آدمی پر گر گیا۔ تنویر کی چلائی ہوئی گولی اس کے سر میں لگی اور ماتھے سے نکل گئی تھی اس لئے وہ بھی چیخ نہیں مار سکا تھا۔ صفدر اور جولیا نے ان دونوں کو ہٹ ہوتے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ بھی آواز پیدا کئے بغیر چھت پر سے دیوار پر آ گئے اور انتہائی محتاط انداز میں چلتے ہوئے دوسری چھت تک آ گئے۔

تنویر ان سے پہلے ہی اس چھت پر پہنچ چکا تھا اور نیچے جھانک رہا تھا۔ جولیا اور صفدر نے چھت پر موجود مدھم روشنی میں ان دونوں

آدمیوں کو دیکھا جو اب مردہ ہو چکے تھے۔ ایک نظر انہیں دیکھنے کے بعد وہ تنویر کی طرف بڑھے اور پھر وہ بھی نیچے جھانکنے لگے۔ یہاں سے صحن اور مین گیٹ نظر آ رہا تھا صحن میں کوئی آدمی نہیں تھا جبکہ گیٹ کے قریب دو مسلح آدمی دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بہت اطمینان سے کھڑے ہوئے تھے۔ انہیں احساس ہی نہیں تھا کہ چھت پر موجود ان کے دو ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ تنویر نے صفدر اور جولیا کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے ریوالور والا ہاتھ گیٹ کی طرف کیا۔ ہلکی سی ٹھک ٹھک کی دو آوازیں سنائی دیں اور گیٹ پر موجود دونوں مسلح آدمی ریت کی دیوار کی طرح گرتے چلے گئے۔ ان دونوں کے دلوں میں گولیاں لگی تھیں اور دلوں میں لگنے والی گولیوں نے انہیں چیخنے کا موقع بھی نہیں دیا تھا۔

”ویل ڈن تنویر۔ تم کمال کے نشانے باز ہو“...... جولیا نے سرگوشی کے انداز میں تنویر کی تعریف کی جولیا کی زبان سے اپنی تعریف سن کر تنویر کا سینہ پھول گیا۔ صفدر نے بھی اس کے شانے پر تھپکی دی۔

”یہ چار تو تھے نگرانی پر۔ لہٰذا ان چاروں میں سے تاچنگ کوئی نہیں ہو سکتا۔ باقی جتنے بھی افراد ہمارے سامنے آئیں گے ان میں سے کوئی تاچنگ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اب کسی کا بھی خاتمہ نہیں کرنا۔ پہلے سب کو بے ہوش کریں گے۔ پھر تاچنگ کی پہچان کرنے کے بعد باقی سب کا خاتمہ کریں گے اور تاچنگ کو اپنے ساتھ لے

ں گے“...... جولیا نے صفدر اور تنویر سے کہا۔ آواز بہت ہی
ا تھی۔

”جولیا پہچان کے چکر کو چھوڑو۔ جو سامنے آئے اسے اڑا
...... تنویر نے جولیا سے کہا۔

”لیڈر جو حکم دیتا ہے اسے ہر حال میں ماننا ہوتا ہے“...... جولیا
تنویر سے کہا تو تنویر نے منہ بنا لیا۔ جولیا سیڑھیوں کی طرف
ھنے لگی۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ محتاط انداز میں
ھیاں اترنے لگی۔ صفدر اور تنویر بھی اس کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں
رنے لگے۔

نیچے اتر کر انہوں نے چوکنے انداز میں چاروں طرف دیکھا۔
ں کوئی بھی نظر نہیں آیا وہ بے آواز قدموں سے چلتے ہوئے
روں کی طرف بڑھے۔ وہ پہلے ہی کمرے کے دروازے پر پہنچے
انہیں اندر سے باتوں کی آواز سنائی دی۔ ان تینوں نے ہی ایک
رے کی طرف دیکھا۔ انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک
رے کو اشارہ کیا اور پھر انہوں نے ایک جھٹکے سے دروازہ
ولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گئے۔

ہینڈز اپ۔ اگر کسی نے معمولی سی حرکت بھی کی تو اس کے
ینے میں سوراخ ہو جائے گا“...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ
کل چھ افراد تھے۔ جولیا، صفدر اور تنویر کے ریوالور کا رخ ان کی
رف تھا۔ تنویر کی آواز سن کر وہ بوکھلا اٹھے اور انہوں نے اپنے

ہاتھ اپنے سروں پر رکھ لئے۔

''تم میں سے تاچنگ کون ہے۔ ہم نے اس سے بات کرنی ہے''...... صفدر نے ان سے پوچھا۔

''میں تاچنگ ہوں۔ لیکن تم کون ہو اور اس طرح اندر کیوں آئے ہو''...... ایک آدمی نے صفدر سے پوچھا۔ اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے جو تاثرات پیدا ہوئے تھے اب وہ ختم ہو چکے تھے۔ ان کے چار مسلح آدمی نگرانی پر تھے اس لئے ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کوئی اجنبی اس طرح ان کے کمرے میں داخل ہو سکتا ہے اس لئے جیسے ہی یہ تینوں اندر داخل ہوئے تھے وہ ان کی اس غیر متوقع آمد سے بوکھلا گئے تھے لیکن اب ان سب نے خود پر قابو پالیا تھا۔ لیکن اس کا انہیں کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا تھا کیونکہ جیسے ہی تاچنگ خاموش ہوا تھا۔ ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور تاچنگ کے علاوہ باقی سب فرش پر گرتے چلے گئے اور فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔ تاچنگ نے اپنے پانچ ساتھیوں کو تڑپتے دیکھا تو وہ گھبرا گیا۔ تنویر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب پہنچا پھر اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ریوالور کا دستہ تاچنگ کے سر کے مخصوص حصے میں لگا اور وہ بھی فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

جوزف ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ عمران کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور دوران سفر ہی اس نے ماسک میک اپ کر لیا تھا۔ اب وہ ایکریمی نظر آ رہا تھا۔ بلیک نائٹ کلب کی پارکنگ میں پہنچ کر جوزف نے کار روک دی۔ پھر وہ جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اترا اور اس نے پچھلا دروازہ کھولا تو عمران بھی کار سے نیچے اتر آیا اور پھر وہ جوزف کے ساتھ ہال میں داخل ہوا۔

اس نے صرف ایک لمحے کے لئے ہال کا جائزہ لیا۔ ہال عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا اور میزوں پر شراب کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ ہال میں موجود تمام مرد اور عورتیں شراب پینے میں مصروف تھے۔ ہال کے مختلف حصوں میں مسلح افراد بھی نظر آ رہے تھے۔ جن کی نظریں سارے ہال میں گھوم رہی تھیں۔ ہال پر ایک نظر ڈالنے کے بعد عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ کاؤنٹر پر دو لڑکیاں کھڑی ہوئی

تھیں۔ جن کے لباس انتہائی مختصر تھے۔ کاؤنٹر سے کچھ فاصلے پر دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔

عمران کاؤنٹر پر پہنچا تو ان مسلح آدمیوں نے عمران اور جوزف کی طرف گھور کر دیکھا۔ وہ گھورنے تک ہی محدود رہے۔ انہوں نے عمران یا جوزف سے کوئی بات نہ کی۔ البتہ مشین گنوں پر ان کی گرفت مضبوط ہوگئی۔ عمران نے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا۔ کاؤنٹر گرل نے عمران کو کاؤنٹر کے قریب دیکھا تو ان کے ہونٹوں پر کاروباری مسکراہٹ آ گئی۔

''یس سر''...... ایک کاؤنٹر گرل نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس کچھ وقت ہو گا''...... عمران نے بھی اسی کے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر۔ یہ تو میرا ڈیوٹی ٹائم ہے۔ ڈیوٹی کے بعد آپ جتنا چاہیں وقت لے لیں''...... کاؤنٹر گرل نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری ڈیوٹی کس وقت آف ہوگی''...... عمران نے لہجے میں بے چینی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''صبح آٹھ بجے تک ہو گی''...... کاؤنٹر گرل نے اب بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ میری قسمت۔ میری تو صبح سات بجے ایکریمیا کی فلائٹ ہے''...... عمران نے مایوس لہجے میں کہا۔

''سر۔ آپ مایوس کیوں ہوتے ہیں۔ آپ اس وقت نائٹ کلب میں موجود ہیں اور اس نائٹ کلب میں آپ کو دنیا بھر کا حسن مل سکتا ہے۔ ایشین، یورپین، ایکریمین، افریقن۔ آپ جس ملک کا نام لیں گے اس ملک کی نوجوان لڑکی آپ کو پیش کر دی جائے گی۔ آپ حکم تو کریں''...... کاؤنٹر گرل نے بدستور کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں پہلے مسٹر بلیک مین سے اپنی ڈیل فائنل کرلوں۔ اس کے بعد آپ کی آفر کے بارے میں سوچوں گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کاؤنٹر گرل نے چونک کر اسے دیکھا۔

''سر۔ آپ باس سے ملنے کے لئے آئے ہیں''...... کاؤنٹر گرل نے چونک کر اس سے پوچھا۔

''ہاں۔ میرا نام ٹائیگر ہے اور پورے ایکریمیا میں میرا کلب بزنس پھیلا ہوا ہے۔ ہنی کلب میری ہی ملکیت ہے۔ میں مسٹر بلیک مین کے ساتھ مل کر منگولیا کے تمام شہروں میں کلب بنانا چاہتا ہوں اور اسی سلسلے میں بلیک مین سے ملنے کے لئے آیا ہوں''...... عمران نے کاؤنٹر گرل سے کہا۔

''سر۔ باس تو اس وقت اپنی کوٹھی پر جا چکے ہیں۔ کلب تو اب وہ کل شام چار بجے آئیں گے''...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''نو پرابلم۔ آپ مجھے ان کی کوٹھی کا ایڈریس بتا دیں۔ میں انہیں وہیں مل لیتا ہوں۔ آخر یہ انہی کے فائدے کی بات ہے''۔

عمران نے کاؤنٹر گرل سے کہا۔

''فلاور سوسائٹی تھرٹی فائیو اے''...... کاؤنٹر گرل نے بلیک مین کا ایڈریس بتاتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو۔ ڈیلنگ کے بعد میں مسٹر بلیک مین سے تمہاری بات بھی کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے ڈیوٹی ٹائم میں سے ہی مجھے کچھ وقت مل جائے گا۔ اگر مسٹر بلیک مین نے تمہیں میرے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا حکم دیا تو تمہیں اعتراض تو نہیں ہوگا''۔ عمران نے کاؤنٹر گرل سے کہا۔

''نو سر۔ باس کا حکم ماننا تو میرا فرض ہے''...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''اچھا۔ تو تم مجبوری کے تحت میرے ساتھ وقت گزارو گی خوشی سے نہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ تو چارمنگ پرسنیلٹی کے مالک ہیں سر۔ آپ کے ساتھ وقت گزارنا تو میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے''...... کاؤنٹر گرل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بھی اسے مسکرا کر دیکھا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھا اور پھر چند ہی سیکنڈ بعد وہ اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اب عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور جوزف اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ پھر جلد ہی وہ فلاور سوسائٹی پہنچ گئے۔ تھرٹی فائیو اے تلاش کرنے میں انہیں زیادہ دیر نہیں لگی۔ بیل کے جواب میں فوراً ہی گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک کرخت صورت

الے مسلح آدمی کی صورت دکھائی دی۔

''یس سر''...... شکل سے تو وہ کرخت دکھائی دیتا تھا لیکن لہجہ س کا مؤدبانہ تھا۔

''میرا نام ٹائیگر ہے۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں اور ہم نے بلیک مین سے ملنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''باس کوٹھی پر تو کسی سے نہیں ملتے۔ آپ نے انہیں ملنا ہے تو کلب میں ملیئے گا''...... گیٹ کھولنے والے مسلح آدمی نے عمران سے کہا۔

''صبح میری فلائٹ ہے اور ہمارا بلیک مین سے ملنا بہت ضروری ہے اگر وہ ہم سے نہ ملا تو اسے لاکھوں ڈالرز کا نقصان ہو جائے گا''...... عمران نے مسلح آدمی سے کہا۔

''سوری سر۔ باس کسی بھی صورت کوٹھی پر کسی سے نہیں ملتے''...... مسلح آدمی نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑنے لگا۔ پھر جیسے ہی اس کا پہلا پاؤں اندر گیا اس کے سر پر ایک دھماکہ سا ہوا۔ جوزف کا ہاتھ کسی بھاری پتھر کی طرح اس کے سر کی پشت پر لگا تھا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف اور عمران برق رفتاری سے اندر داخل ہو گئے۔ گیٹ کے قریب ہی ایک کیبن تھا جس میں تین مسلح افراد موجود تھے۔ اپنے ساتھی کو زمین پر گرتا دیکھ کر وہ اٹھ ہی رہے تھے کہ عمران نے سائیلنسر لگے ریوالور سے ان پر فائر کر دیا۔ ایک لمحے سے بھی کم وقت میں کرسیوں سے اٹھنے کی

کوشش کرتے ہوئے وہ تینوں فرش پر گرے اور تڑپنے لگے۔ ان چار افراد کے علاوہ وہاں کوئی اور نظر نہیں آ رہا تھا۔ ان تینوں کے فرش پر گرتے ہی جوزف نے گیٹ کھولا اور پھر کار کو اندر لے آیا۔ کار کو اندر لانے کے بعد اس نے گیٹ بند بھی کر دیا۔

عمران اس دوران آگے بڑھ گیا تھا۔ جوزف نے اپنا ریوالور نکالا اور وہ عمران کے پیچھے دوڑا۔ عمران کمروں کی تلاشی لے رہا تھا۔ عمران دو کمرے دیکھ چکا تھا۔ دونوں کمرے خالی تھے۔ تیسرا کمرہ اندر سے بند تھا۔ عمران نے ہینڈل پر دباؤ ڈالا تو وہ لاکڈ تھا۔ عمران ایک قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس نے جوزف کو اشارہ کیا۔ عمران کا اشارہ پا کر جوزف دو قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کو کندھے سے ٹکر ماری۔ دروازہ ٹوٹ کر اندر جا گرا اور وہ دونوں اچھل کر کمرے میں داخل ہو گئے۔

کمرے میں کیسٹ پلیئر پر ایکریمین میوزک چل رہا تھا۔ ایک لڑکی کمرے کے درمیان میں کھڑی ہوئی تھی جبکہ ایک آدمی جو کہ یقیناً بلیک مین تھا۔ ایک پلنگ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے شراب کی بوتل اور گلاس رکھا ہوا تھا۔ دروازہ ٹوٹنے کا دھاکہ اور جوزف اور عمران کو دیکھ کر لڑکی خوفزدہ ہو گئی تھی جبکہ بلیک مین کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔ لڑکی غالباً ڈانسر تھی اور بلیک مین اس وقت ڈانس دیکھ رہا تھا۔ کمرے سے باہر انہیں میوزک کی آواز اس لئے سنائی نہیں دی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ جوزف اور عمران کو دیکھ

کر بلیک مین غصے سے اٹھا اور اس نے کیسٹ پلیئر آف کر دیا۔

''کون ہو تم اور اس طرح یہاں کیوں آئے ہو۔ تمہیں سیکورٹی نے روکا کیوں نہیں''...... کیسٹ پلیئر آف کرنے کے بعد بلیک مین نے عمران اور جوزف سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بلیک مین بھلا موت کو بھی کوئی روک سکتا ہے''...... عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ لڑکی کے قریب پہنچا۔ اچانک ہی اس کا بازو گھوما اور لڑکی جو کہ حیران اور خوفزدہ حالت میں کھڑی تھی بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑی۔

''شٹ اپ۔ اب تم زندہ یہاں سے نہیں جا سکو گے''...... بلیک مین نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے بیڈ کی طرف بڑھا لیکن ابھی اس نے ایک ہی قدم اٹھایا تھا کہ عمران کے ریوالور سے بے آواز گولی نکلی اور بلیک مین کی پنڈلی میں جا لگی۔ بلیک مین کے حلق سے ایک چیخ نکل گئی اور اس کا قیمتی قالین اس کے خون سے رنگین ہونے لگا۔ وہ وہیں فرش پر بیٹھ گیا اور کینہ توز نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر پر دباؤ ڈالا پھر ہلکی سی ٹھک کی آواز سنائی دی اور بلیک مین کا ایک کان اڑ گیا۔ اس کے منہ سے ایک اور چیخ نکلی اور اس کا ہاتھ کان پر گیا۔

''اب ایسی نظروں سے مجھے دیکھا تو تمہیں اپنی آنکھیں سلامت نہیں ملیں گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم ہو کون اور کیا چاہتے ہو''...... بلیک مین نے تکلیف کی وجہ

سے کراہتے ہوئے کہا۔

''رانگ وے سے تمہارا کیا تعلق ہے''...... عمران نے اس سے پوچھا تو وہ بری طرح چونکا۔

''میرا۔ میرا رانگ وے سے بھلا کیا تعلق ہو سکتا ہے''...... بلیک مین نے چونکتے ہوئے کہا۔ بلیک مین کا جواب سن کر عمران نے ایک بار پھر ٹریگر پر دباؤ ڈالا۔ ٹھک کی آواز سنائی دی اور بلیک مین کا دوسرا کان بھی اڑ گیا۔ بلیک مین کی ایک اور چیخ سنائی دی۔

''جوزف۔ تمہارے پاس خنجر ہے''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے عمران سے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک خنجر نکال لیا۔

''جب میں تمہیں اشارہ کروں تو تم بلیک مین کی آنکھ نکال دینا''...... عمران نے جوزف سے کہا۔

''اوکے باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے بلیک مین کی طرف اس انداز میں دیکھا جیسے قصاب بکرے کی طرف دیکھتا ہے۔

''بولو بلیک مین۔ تمہارا کوئی تعلق ہے رانگ وے سے''۔ عمران نے ایک بار پھر بلیک مین سے کہا۔

''صرف اتنا تعلق ہے کہ میں نے اسے چند پراجیکٹ دلائے ہیں اور رانگ وے سے کمیشن وصول کیا ہے۔ ان میں سے بڑا

پراجیکٹ شوگرانی مسلمانوں کی نسل کشی کا ہے۔ میں نے رانگ وے اور کافرستانی حکام کا آپس میں رابطہ کرایا اور کافرستانی حکام نے رانگ وے کو یہ پراجیکٹ دیا۔ رانگ وے نے مجھے کمیشن دیا۔ اس کے علاوہ اس سال چار مزید پراجیکٹ بھی میں نے رانگ وے کو دلائے ہیں جو مختلف حکومتوں کی طرف سے ہیں''...... بلیک مین نے ٹیپ کی طرح بولتے ہوئے کہا تو عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''کیا رانگ وے کو پراجیکٹ براہ راست نہیں مل سکتے''۔ عمران نے بلیک مین سے پوچھا۔

''براہ راست بھی اسے بہت سے پراجیکٹ ملتے ہیں لیکن جہاں میرے تعلقات ہوتے ہیں وہاں میں اپنے تعلقات استعمال کر کے پراجیکٹ رانگ وے کے لئے حاصل کر لیتا ہوں۔ اس سے مجھے فری میں لاکھوں ڈالرز کا فائدہ ہو جاتا ہے''...... بلیک مین نے کہا۔

''بلیک مین۔ تمہارے خاتمے کے لئے مجھے کوئی ٹھوس وجہ چاہئے تھی اور اب یہ وجہ کافی ہے کہ تمہاری وجہ سے کئی شوگرانی مسلم گھرانوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ لہٰذا اب تمہیں ہلاک کر کے مجھے خوشی ہو گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ریوالور سے گولی نکلی اور بلیک مین کے ماتھے میں سوراخ ہو گیا۔ وہ فرش پر گرا اور تڑپنے لگا۔ عمران نے اسے تڑپتا ہوا چھوڑا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد عمران اور جوزف

روز کالونی کی کوٹھی نمبر ون ٹو ون اے میں پہنچ چکے تھے۔ جولیا، صفدر اور تنویر اس کوٹھی میں پہلے سے موجود تھے۔

''عمران صاحب۔ یہ ٹرانسمیٹر بھی وہاں موجود تھا۔ ہم یہ بھی لے آئے ہیں''...... مختصراً حالات بتانے کے بعد صفدر نے عمران سے کہا اور ساتھ ہی ایک موبائل فون سیٹ بھی عمران کی طرف بڑھایا۔

''یہ تو موبائل فون ہے''...... عمران نے صفدر سے کہا۔

''ہم نے اسے چیک کیا ہے۔ یہ موبائل فون نہیں بلکہ ٹرانسمیٹر ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اوکے۔ اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ میں اس سے دو دو باتیں کر سکوں''...... عمران نے تاچنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ تنویر اس کے ساتھ ہی فرش پر بیٹھ گیا۔ پھر تنویر نے اس کے منہ پر زور دار تھپڑ مارا۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر تاچنگ کو ہوش آ گیا۔ چند لمحے تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک پیدا ہوئی۔

''تم تاچنگ ہو۔ رانگ وے کے سیکنڈ چیف''...... عمران نے تاچنگ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''رانگ وے۔ کیا یہ کسی سڑک کا نام ہے''...... تاچنگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں کہ رانگ وے کس بلا کا نام

ہے۔ لیکن تم پہلے یہ بتاؤ کہ آئس لینڈ ہوٹل کے باہر جو آدمی پاکیشیائی ایجنٹوں کی نگرانی پر مامور تھا کیا وہ تمہارا بھائی تھا''۔ عمران نے تاچنگ سے کہا تو وہ بری طرح چونکا اور پھر اس نے غور سے عمران کو دیکھا۔

''ہاں۔ وہ میرا بھائی ہے۔ لیکن تم کیسے جانتے ہو''...... تاچنگ نے عمران سے پوچھا۔

''اس کی شکل تم سے بہت ملتی جلتی تھی اس لئے یہ میرا اندازہ تھا''...... عمران نے کہا۔

''تم اس کے لئے لفظ ''تھا'' کیوں استعمال کر رہے ہو''۔ تاچنگ نے پریشان لہجے میں کہا۔

''ابھی چند لمحوں بعد تم اس کے پاس پہنچ جاؤ گے پھر اس سے پوچھ لینا''...... تنویر نے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب ہے تمہارا''...... تاچنگ نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں تنویر سے کہا۔

''مطلب کو چھوڑو۔ منگولیا میں موجود رانگ وے کے ہوٹلز، کلب اور تنظیم کے دیگر افراد کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ صرف اولان بتور میں ہی نہیں بلکہ پورے منگولیا میں جہاں جہاں رانگ وے کا سیٹ اپ ہے۔ سب بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''اولان بتور میں تو پاکیشیائی ایجنٹوں اور ٹاپ ایجنسی نے رانگ وے کا تقریباً تمام سیٹ اپ ختم کر دیا ہے۔ منگولیا کے دیگر

شہروں میں رانگ وے کہاں کہاں موجود ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں''...... تاچنگ نے کہا۔

''تم رانگ وے کے سیکنڈ چیف ہو۔ تمہیں تو سب کچھ معلوم ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''میں ابھی سیکنڈ چیف بنا ہوں۔ حالات نارمل نہیں ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے تنظیم میں ایمرجنسی حالات ہیں۔ حالات ٹھیک ہوں گے تو میں تنظیم کے معاملات دیکھوں گا''۔ تاچنگ نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم ہمارے لئے بیکار ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پلیز۔ مجھے پاچنگ کے بارے میں بتاؤ۔ تم کیا کہہ رہے تھے''...... تاچنگ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس کا بھی خاتمہ کر دیا ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو تاچنگ نے اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن تنویر کا بازو گھوما اور تاچنگ ایک بار پھر فرش پر نظر آنے لگا۔

''اسے آف کر دو''...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا سر پکڑا اور اسے گھما دیا۔ اگلے ہی لمحے تاچنگ تڑپتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اسی وقت کمرے میں ٹوں ٹوں کی آواز بھی سنائی دی۔ عمران نے چونک کر آواز کی سمت دیکھا

تاچنگ کا ٹرانسمیٹر ٹیبل پر رکھا ہوا تھا اور ٹوں ٹوں کی آواز اس میں سے آ رہی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو تاچنگ۔ چیف وے کالنگ یو۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ تاچنگ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے تاچنگ کی آواز میں کہا۔

''تم نے اب تک پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں رپورٹ نہیں دی۔ کیا وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور''...... چیف وے نے کہا۔

''چیف۔ ان کے لیڈر علی عمران کے علاوہ باقی تمام لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ علی عمران کو میں نے رسیوں سے باندھ کر راڈز والی کرسی سے جکڑا ہوا ہے۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ علی عمران اور ہوچن نے رانگ وے کے خلاف کوئی خطرناک منصوبہ بنایا ہے۔ میں علی عمران سے اس منصوبے کی تفصیلات حاصل کر کے اسے بھی گولی مار دوں گا۔ اوور''...... عمران نے بدستور تاچنگ کی آواز میں کہا۔

''کیا علی عمران تمہیں تفصیلات سے آگاہ کر دے گا''...... دوسری طرف سے بدستور کرخت آواز سنائی دی۔

''چیف۔ علی عمران ابھی بے ہوش ہے۔ اسے ہوش میں لا کر

میں اس کی زبان کھلوا لوں گا۔ میرے سامنے تو پتھر بھی بول پڑتے ہیں۔ یہ علی عمران کیا چیز ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔ عمران کی یہ بات سن کر جولیا، صفدر اور تنویر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''تم اسے ہوش میں مت لاؤ۔ میں اس وقت اولان بتور میں ہی ہوں۔ میں آدھے گھنٹے بعد روز کالونی پہنچ رہا ہوں۔ میں خود اس کی زبان کھلوا لوں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہ زیادہ بہتر رہے گا چیف۔ اوور''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''آؤ۔ مرغا آ رہا ہے۔ اسے ذبح کریں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ بھی کھڑے ہو گئے۔

دانش منزل کے میٹنگ روم میں اس وقت تمام ممبران موجود تھے۔ حسب معمول عمران کی آنکھیں بند تھیں اور وہ خراٹے لے رہا تھا۔ خراٹے بھی ایسے تھے جیسے بھینس بول رہی ہو۔ وہ سب آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ سپیکر آن ہونے کی آواز سنائی دی تو وہ سب یکدم خاموش ہو گئے جبکہ عمران کے خراٹے بدستور جاری رہے۔

''عمران''...... اچانک ایکسٹو کی تیز اور سرد آواز سنائی دی تو عمران ہڑبڑا کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ۔ کیا ہو گیا۔ کیا ہو گیا''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''بیٹھ جاؤ''...... ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی تو عمران یکدم ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران، جولیا، صفدر اور تنویر ایک مشن مکمل کر کے آئے ہیں۔ چونکہ تمام ممبران اس مشن پر نہیں گئے تھے اس لئے تمام ممبران کو مشن کی تفصیلات بتانے کے لئے آج کی میٹنگ کال کی گئی ہے''...... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور ایک دو سیکنڈ کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔

''رانگ وے، شوگران کی ایک مجرم تنظیم تھی جس کی جڑیں تقریباً پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کی مجرمانہ سرگرمیوں سے شوگران گورنمنٹ بھی عاجز تھی۔ لیکن یہ انتہائی خفیہ تنظیم تھی اس لئے شوگران گورنمنٹ اس کے سلسلے میں خاموش تھی۔ اس کی مجرمانہ سرگرمیاں صرف شوگران تک رہتیں تو ہمیں اس کے خلاف حرکت میں آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن مجھے یہ اطلاعات ملیں کہ کافرستانی حکام نے رانگ وے سے ڈیل کی ہے اور اس ڈیل کے تحت رانگ وے شوگران میں موجود مسلم گھرانوں کا خاتمہ کرے گی اور مسلمانوں کی یہ نسل کشی یکدم نہیں ہو گی بلکہ اس میں دس بارہ سال لگ جائیں گے۔ یہ مدت اتنی طویل اس لئے رکھی گئی تاکہ مسلمانوں کی یہ نسل کشی حادثاتی نظر آئے۔ رانگ وے نے کئی مسلم گھرانوں کا خاتمہ اسی انداز میں کیا کہ وہ حادثات ثابت ہوئے کیونکہ یہ کیس سرکاری نہیں تھا اس لئے میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ چند ممبران کو شوگران بھیجا جائے کہ منگولیا کی ٹاپ ایجنسی کے چیف ہوچن صاحب عمران سے مدد لینے کے لئے آ گئے انہیں اطلاع ملی

تھی کہ رانگ وے ان کے جد امجد چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کر کے اس کے خزانے پر قبضہ کرنا چاہتی ہے اور چنگیز خان کی نعش کی بھی بے حرمتی کرنا چاہتی ہے۔ ٹاپ ایجنسی کے مطابق رانگ وے ان کے بس سے باہر کی تنظیم تھی اس لئے انہوں نے مدد لینے کا فیصلہ کیا اور معلومات حاصل کی گئیں تو ان کا انتخاب عمران ٹھہرا کیونکہ سیکرٹ فیلڈ میں عمران کی بہت شہرت ہے اور پھر انہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ عمران چنگیزی ہے۔ سو انہوں نے عمران سے گزارش کی کہ وہ اپنے جد امجد کی عزت کی حفاظت کے لئے رانگ وے کے خلاف حرکت میں آ جائے۔ عمران سے میں شوگرانی مسلمانوں کا معاملہ ڈسکس کر چکا تھا اس لئے عمران نے ہوچن صاحب سے منگولیا آنے کا وعدہ کیا اور پھر عمران اپنے خرچے پر جولیا، تنویر، صفدر اور جوزف کو ساتھ لے کر منگولیا کے کیپٹل سٹی اولان بتور پہنچ گیا۔ جہاں انہوں نے رانگ وے کے خلاف کارروائیاں کیں اور آخر میں عمران نے رانگ وے کے چیف وانگ لی کو اس کے ماتحت کی آواز میں ٹرانسمیٹر پر بات کر کے ایک کوٹھی میں بلایا۔ مجرم کتنا ہی چالاک اور ذہین کیوں نہ ہو وہ بہرحال مجرم ہوتا ہے اور ایک نہ ایک دن اسے اپنے جرائم کی سزا ملنی ہوتی ہے۔ وانگ لی جس نے اپنا تنظیمی نام چیف وے رکھا ہوا تھا۔ عمران کے بلانے پر آنکھیں بند کر کے آ گیا۔ جہاں عمران نے اس پر قابو پا کر رانگ وے کے متعلق تمام معلومات حاصل کر لیں۔ عمران کا ارادہ تو اسے گورنمنٹ آف

شوگران کے حوالے کرنے کا تھا لیکن تنویر نے اسے گولی مار دی اور اب ہم نے رانگ وے کے متعلق تمام معلومات گورنمنٹ آف شوگران کو پہنچا دی ہیں اور گورنمنٹ آف شوگران رانگ وے کے خلاف آپریشن شروع کر چکی ہے۔ لہٰذا اس خوبصورت دنیا سے ایک اور مجرم تنظیم کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو آپ پوچھ سکتے ہیں''...... ایکسٹو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور تمام تفصیلات بتانے کے بعد خاموش ہوا۔

''چیف۔ میں تو سلور سٹون کی خاطر گیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ رانگ وے ہمارے پہنچنے تک چنگیز خان کا مقبرہ تلاش کر لے گی اور ہم اس خزانے میں سے گورنمنٹ آف منگولیا سے سلور سٹون حاصل کر لیں گے لیکن مقبرہ تو ابھی تک دریافت نہیں ہو سکا''۔ عمران نے اٹھ کر کہا۔

''یہ تمہارے جد امجد کی وصیت تھی کہ اس کا مقبرہ بے نام و نشان رہے۔ تمہیں اپنے جد امجد کی وصیت کا احترام کرنا چاہئے''۔ ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

''چیف۔ سلور سٹون ہماری انرجی کے لئے بہت ضروری ہے''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس وقت ہمارے ہی پاس کیا دنیا کے کسی بھی ملک کے پاس سلور سٹون نہیں ہے تو کیا ہماری اور ان کی توانائی کی ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں''...... ایکسٹو کی مخصوص سرد آواز سنائی دی تو عمران منہ

بنا کر بیٹھ گیا۔

''کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہو''...... ایکسٹو کی آواز سنائی دی لیکن کسی نے بھی کوئی سوال نہ پوچھا۔

''اللہ حافظ''...... چند لمحوں بعد ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سپیکر آف ہونے کی آواز بھی سنائی دی۔

ختم شد